وهو الذي جعل لكم النجوم لتهتدوا بها في ظلمات البر والبحر

انوار رحمانیہ

سحر اسود

سید نذیر حسین شاہ رحمانی

مکتبہ آئینہ قسمت لاہور

فہرست

پیش لفظ

اکثر علمائے تاریخ کا خیال ہے کہ انسانی وجود کا ظہور سب سے پہلے جنوب مغربی ایشیا میں ہوا۔ بابل اور نینوا اولین علاقے تھے جہاں تہذیب نے باقاعدہ طور پر پرورش پائی۔ پنسلوینیا یونیورسٹی اور برطانوی عجائب خانہ (برٹش میوزیم) کی مشترکہ مہم اور ڈاکٹر لفیگڈن، ڈاکٹر ڈبلیو جونز، ڈاکٹر کیمبل تھامس اور ڈاکٹر یوتار ڈڈلی کے انکشافات سے اس نظریہ کو اور بھی تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔ بابل اور نینوا کی تہذیبیں اس طرح آپس میں مل ہوئی ہیں کہ ان کے مابین کسی طرح کی حد فاصل قائم نہیں کی جا سکتی۔ فی الحقیقت یہ ایک ہی سرزمین کے دو حصے ہیں۔ جن کی معاشرت، تہذیب و تمدن، مذہب وغیرہ میں غالب حد تک مماثلت ہے۔

تاریخی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلے سحر کی ابتدا بابل اور نینوا

سے ہوئی۔ یہ زمانہ پانچ ہزار سال قبل از مسیح سے بھی پہلے کا تھا۔ ۱۸۴۹ء میں اور اس کے بعد کا نجیک، نینوا کش اور اشور وغیرہ کے شاہی کتب خانوں میں دس سے بارہ ہزار جو خشتی کتبے دستیاب ہوئے ہیں اور اس وقت وہ برطانوی عجائب خانہ میں محفوظ ہیں ان میں سے ۶۶۰ سحر کے متعلق ہیں۔

ان خشتی کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بابلی تمام آلام و امراض کو شیاطین یا دیوتاؤں کی ناراضگی سے وابستہ کرتے تھے۔ درد، بخار اور زخم شیاطین کی طرف منسوب کئے جاتے تھے۔ کسی شخص کی بیماری اس امر کی دلیل ہوتی تھی کہ شیطان اس کے جسم میں حلول کر گیا ہے۔ اس وقت کاہن یا ساحر ہی طبیب ہوا کرتے تھے۔ وہ علاج اس لئے کرتے کہ شیطان کو جسم سے نکال دیں اس مرض کے لئے پرانے منتر ہوتے تھے جو ان لوگوں میں ہزاروں سال تک مروج رہے۔

بالعموم نارودک دیوتا (جو ربّ النّار یعنی آگ کا دیوتا تھا) کی مدح و ثنا کے بعد اس سے التجا کی جاتی کہ وہ دکھ یا بیماری کو دور کر دے۔ ان لوگوں کا عقیدہ تھا کہ منتروں سے نہ صرف مریض کے جسم سے شیطان کو نکال کر مریض یا بیمار کو تندرست کیا جا سکتا تھا بلکہ اس کو حاضر کر کے کسی کے جسم میں داخل کر کے کسی کو مریض یا بیمار بھی کیا جا سکتا تھا۔ کیونکہ ان کا عقیدہ تھا کہ منتروں کی بے پناہ قوت کے سامنے شیطان بھی لاچار ہے۔ انہیں یقین تھا کہ ساحر امراض پیدا کر سکتا ہے، ہری بھری فصل کو تباہ کر سکتا ہے۔ بارش لانے آندھی، طوفان پیدا کر سکتا ہے۔ منتر پڑھ کر یا کسی چیز پر منتر پھونک کر

اور اسے کھلا کر جسے چاہے نقصان پہنچا سکتا ہے۔ وہ ساحر کو مافوق الفطرت قوتوں کا حامل سمجھتے تھے اور اس سے خوف کھاتے تھے۔

قدیم مصر میں جب ہم ساحرانہ ازالہ امراض اور جادوگرانہ علاج کے متعلق تحقیق کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مصر میں سحر نے بہت ترقی کی لیکن بابل اور نینوا کی طرح یہاں بھی ساحر مذہبی پیشوا ہوا کرتے تھے۔ ایک ساحر حد سے زیادہ قدر و منزلت سے دیکھا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ مصر کا قرین ساحر امحوطب جو مصر کے تیسرے شاہی خاندان زولر نامی کا وزیر اعظم اور معمار خاص تھا اسی طرح دیوتا تسلیم کیا جاتا تھا۔ جس طرح یونانی علم الاصنام میں اسقلیبوس۔ مصری اسے نہ صرف انسانوں، بلکہ دیوتاؤں کا بھی رب الشفاء خیال کرتے تھے۔ وہ مریضوں، دکھیاروں کو دکھ درد تکالیف سے رُستگاری بخشتا تھا۔ امحوطب کو سحر میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ مصر کے اکثر شہروں میں اس کے مندر بنے ہوئے تھے جہاں اس کے مجسموں کی پوجا کی جاتی تھی۔ ان میں سب سے بڑا شہر ممفس کا مندر تھا۔ جہاں کے پجاری سحر میں امتیاز خاص رکھتے تھے۔ اس مندر میں ہزاروں مریض علاج کے لئے آتے تھے جن کا علاج جھاڑ پھونک منتر جنتر دواؤں، غرضیکہ سبھی طریقوں سے کیا جاتا تھا۔

امحوطب کے بعد پانچویں شاہی خاندان کے فرعونی ساحر سخت اور راڈڈر نہایت مشہور طبیب اور ماہرین سحر و نیرنجات گزرے ہیں۔ مصر کے قدیم دبے ہوئے شہروں اور مقبروں کی کھدائی سے جو ممیاں یعنی محفوظ کی

ہوئی لاشیں، کتبے، تحریریں، نوشتے اور دیگر بے شمار اشیاء دستیاب ہوئی ہیں اُن سے اس عہد کے مصر کی مدنیت، معاشرے، عمرانیت مذہب علم وادب اور سحر و نیرنجات پر معتد بہ روشنی پڑتی ہے۔

مصریوں کا خیال تھا کہ مرض اور موت لاعلاج ہیں۔ زندگی کی صبح شروع ہونے کے بعد اس کی شام نہیں ہونی چاہیئے تاوقتیکہ کوئی شدید حادثہ پیش نہ آجائے۔ کوئی شخص اپنی موت نہیں مرتا بلکہ کوئی اور فرد یا شے اس کی موت کا باعث بنتی ہے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ امراض کا باعث ارواح خبیثہ ہیں جو جسم میں داخل ہو جاتی ہیں۔ انہیں جسم سے باہر نکالنے کے لئے سارے جتن کئے جاتے تھے جس میں دواؤں کا استعمال بھی شامل تھا۔ صرف جلنے یا زخم وغیرہ کی صورت میں جبکہ تکلیف کی وجہ صاف طور پہ نظر آتی تھی۔ ارواح خبیثہ سے نسبت نہ دی جاتی تھی اور صرف دواؤں پر ہی اکتفا کیا جاتا تھا۔ اس کے برعکس جب امراض کے اسباب کا پتہ نہ چلتا تو صرف سحر سے کام تھا اور ارواح خبیثہ کو جسم سے نکالنے کے لئے جنتر منتر پڑھ کر پھونکے جاتے تھے۔

ان چند صورتوں کے علاوہ سحر اور طب لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے تھے اور ان کا استعمال ساتھ ساتھ ہوتا تھا۔ شاید ہی کوئی ایسا طبی نوشتہ ہوگا جس میں دعائیں اور منتر درج نہ ہوں اور سحر کا بمشکل کوئی نوشتہ ہوگا جس میں نسخے نہ ہوں۔ ان نوشتوں میں نسخوں کی تعریف اور غرض و غایت یہ بتانے کی بجائے کہ ان سے امراض کا استیصال ہوتا ہے یہ تحریر کیا گیا

ہے کہ یہ امراض کو ڈراتے یا بھگاتے ہیں۔ اکثر و بیشتر بابل کی تقلید میں ارواح خبیثہ کو تکلیف پہنچانے والی اشیاء اور ادویہ مثلاً گوبر اور بدبودار دھونیاں اور نہایت بدمزہ دوائیں تجویز کی جاتی تھیں جن کا استعمال بعد میں نسبتاً کم ہو گیا تھا۔

قریباً چار ہزار سال قبل از مسیح میں جب مصر کی تہذیب "کوس لمن الملک" بجا رہی تھی۔ فرعون توروس تھامس نے رع (شمس) دیوتا کا مندر بنایا تھا جہاں مذہبی پیشوا دعاؤں، منتروں اور مذہبی اعمال وغیرہ سے مریضوں کا علاج کرتے تھے۔ مریض رع کے بت کے سامنے سر جھکا کر بیٹھ جاتا۔ کاہن جادوگر کھڑا ہو کر اپنے ہاتھ کو مسلسل حرکت دیتا۔ ناک، کان اور سر کو چھو کر اپنے دل پر ہاتھ رکھتا۔ یوں چھو کر اور زبان سے منتر پڑھ کر علاج کیا جاتا۔

ماہر تاریخ آلانی (جرمنی) کا خیال ہے کہ آٹھ ہزار سال قبل از مسیح مصر میں جادو سے علاج کیا جاتا تھا۔ فراعنہ مصر کے مقبروں کی کھدائی سے بہت سے ایسے پتھر دستیاب ہوئے ہیں جن پر تصویریں بنی ہوئی ہیں۔

ڈاکٹر ایبل نے ایبرز پیپرس کے انگریزی ترجمہ میں لکھا ہے کہ ایک ایسی ننگی تصویر میں کاہن جادوگر اپنا ایک ہاتھ مریض کے پیٹ پر اور دوسرا اس کی پشت پر رکھے ہوئے ہے۔ خیال ہے کہ اس تصویر میں کاہن سحر سے درد کا علاج کر رہا ہے۔

چین کی تہذیب مصری تہذیب جتنی ہی قدیم ہے۔ چینی سحر کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بابلی سحر سے متاثر ہے۔ برطانوی اور امریکی محققین کی

رائے میں یہ بابلی سحر سے بھی قدیم تر ہے لیکن یہ خیال ناواقفیت پر مبنی ہے کیونکہ چین میں سب سے پہلے شہنشاہ ہوونگ ٹی ۲۶۹۷ سال قبل از مسیح نے سحر و ساحری کی ابتدا کی۔ یہ حکمران اس خاندان سے متعلق ہے جو چین کی تاریخ میں پانچ شہنشاہوں کے خاندان کے نام سے موسوم ہے۔ اس خاندان کا بانی شہنشاہ فوہی ۲۸۵۲ قبل از مسیح تھا۔ اس سے قبل چین کی تاریخ میں کسی بادشاہ کا نام نہیں ملتا۔ لیکن اس کے مقابلے میں سحر کی ابتداء بابل میں پانچ ہزار سال قبل از مسیح ہو چکی تھی اور یہ رائے بھی صائب معلوم نہیں ہوتی کہ بابلی سحر جادو ہی چینی علم السحر کا سنگ اساس تھا۔ افراط و تفریط سے بچتے ہوئے یہ امر قرین قیاس ہے کہ چینی سحر نے بابلی سحر سے کم و بیش اثر ضرور لیا۔

چینیوں کا علم السحر دوسری قدیم تہذیبوں سے متفاوت نہیں۔ روحانی طبیب۔ یا ساحر کے پاس جب کوئی مریض یا اہل غرض سائل جاتا تو وہ اسے سامنے بٹھا کر منتر پڑھنا شروع کر دیتا۔ اس کے اثر سے چند ساعتوں کے بعد ہی مریض یا سائل بے خود ہو جاتا اور اسے اپنی سدھ بدھ نہیں رہتی۔ اس حالت میں عامل مریض یا سائل پر بعض خاص اثرات پیدا کر سکتا تھا جس کی وضاحت چینی یوں کرتے ہیں۔

"معمول کی روح نے اپنا جسم چھوڑا اور دوسری روح نے اس میں داخل ہو کر یہ آثار پیدا کئے ہیں"

اس عمل کے بعد مریض اکثر تندرست ہو جاتا تھا۔ یہ کیفیت ہو بہو تنویم کی سی ہے۔ چینی طب اور شاہی دربار میں آخر تک سحر کا اثر رہا ہے۔

یونان میں باقاعدہ و باضابطہ سحر کی ابتداء اسقلیبوس نے کی۔ عوام میں اس کے سحر انگیز معالجات کی بڑی شہرت ہوئی۔ امیر ابو خانے مختار الحکم میں تحریر کیا ہے کہ اسقلیبوس حضرت ادریس علیہ السلام کا شاگرد تھا۔ اس نے نوّے برس عمر پائی۔ اس کی موت کے متعلق یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ فرشتے احکامِ الٰہی کی تعمیل میں اسے ایک آتشی ستون پر بٹھا کر عالم بالا کو لے گئے۔

اسقلیبوس کے بعد دوسرے ساحروں نے وقتاً فوقتاً شہرت حاصل کی لیکن سحر کی تدوین کا سہرا حکیم دوالیس اسکندرونی کے سر رہا۔ دوالیس اسقلیبوس کی انیسویں پشت سے تھا۔ اس سے قبل سحر اسقلیبوس کی وصیت کے مطابق صرف اس کے خاندان تک محدود تھی۔ دوالیس کا دوسرا احسان یہ ہے کہ اس نے سحر کے اصول و قواعد مرتب کرنے کے علاوہ اسے صرف اپنے ہی خاندان تک محدود نہ رکھا بلکہ عام کر دیا۔ اس کے بعد مختلف ساحروں نے فنِ سحر میں متنوع اضافے کئے۔ یہاں تک کہ حکیم جالینوس (۹۵ء) نے فنِ سحر کو یونان میں ایک باقاعدہ پیشے کے طور پر رائج کیا۔

قدیم ہندوستان اور قدیم ایران دونوں کا ماخذ آریہ تہذیب ہے قدیم آریہ مناظرِ قدرت، آگ، پانی، ہوا، مٹی عناصرِ اربعہ کی پرستش کرتے اور ان کے ذریعے قسم قسم کے اعمالِ سحر بھی عمل میں لاتے۔ قدیم ہندو آریہ برہمن تانترک اور قدیم ایرانی آریہ دساتیر جادوگر ماہرین فن سحر میں ید طولیٰ رکھتے تھے جو اپنی امراض اور دیگر حوادث کا علاج سحر و ساحری کے ذریعہ

کیا کرتے تھے۔

اہل ایران نے کیانیوں کے دور میں بھی فن سحر میں حیرت انگیز طور پر ترقی کی۔ چنانچہ جندی شاپور کا مشہور طبی مدرسہ اس کی سب سے بڑی شہادت ہے۔ جہاں فن سحر کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی تھی۔

روم میں بھی ابتدائے سحر سے شفائے امراض کا کام لیا جاتا تھا۔ روم کا مشہور شہنشاہ کلاڈیو فن سحر میں یگانہ روزگار تھا۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے وہ صرف چھو کر لوگوں کا مرض دور کر دیا کرتا تھا۔

سحر و ساحری کے سلسلے میں بہت سی غیر تاریخی روایات بھی مشہور ہیں جن میں سے بعض کی تصدیق سامی النسل مذاہب کی الہامی کتب توریت زبور، انجیل اور قرآن بھی کرتی ہیں۔ مثلاً ہاروت ماروت کی شخصیت کو کلام پاک نے بھی بیان فرمایا ہے۔ اسی طرح اصحاب کہف والرقیم کا قصہ ہے

بعض لوگ جادو کی واقفیت سے منکر ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے بعض واقعات ایسے ہیں جو جادو کے مؤثر ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ مثل مشہور ہے جادو برحق ہے لیکن کرنے والا کافر ہے۔ یہ اس لئے کہ جادو کے اعمال میں غیر اللہ سے استمداد کرنا پڑتا ہے جو قطعی طور پر کفر ہے۔ جادو کے اعمال کا تجربہ کریں تو وہ کوئی ایسی برائی پر مبنی نہیں۔ جادو سے مراد ایسے اعمال کو معرض وجود میں لانا ہے جو کہ خوارق عادت ہوں اور اس کے لئے بالعموم قوت ارادی کو کام میں لایا جاتا ہے۔ قوت ارادی کو ایک نقطہ پر مرکوز کرنے کے لئے کسی مادی یا

روحانی مرکز قوت کا انحصار نہایت ضروری ہے چونکہ انسان تساہل پسند ہے لہٰذا وہ اپنی تساہل پسندی کے باعث اپنی قوت متخیلہ پر زیادہ زور نہیں دیتا اور کسی مادی شخصیت پر اپنی قوت ارادی کو مرکوز کر کے اس سے استمداد کرتے ہوئے اعمال سحر سرانجام دیتا ہے۔ بعض اس سے ذرا اوپر اٹھ کر عظیم مظاہر قدرت سیارگان عناصر اربعہ کو اپنی قوت ارادی کا مرکز بناتے ہیں لیکن وہ بھی استمداد من غیر اللہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کے اعمال بھی سحر اسود پر مشتمل ہوتے ہیں۔ لہٰذا وہ اہل حق جو منبع کل مرکز موجودات۔ نورٌ علیٰ نور کو اپنی قوت ارادی کا مرکز بناتے ہیں۔ ہرگز ہرگز "سحر اسود" کے مرتکب نہیں ہوتے۔ بلکہ اگر کوئی ان کے اعمال کے مقابلہ میں "سحر اسود" کے اعمال عمل میں لاتا بھی ہے تو وہ اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔

ہماری اس تصنیف میں صرف اعمال "سحر اسود" پر بحث کی گئی ہے، جن میں انسان کو استمداد من غیر اللہ کا مرتکب ہونا پڑتا ہے۔

لوگ آئے دن ہمیں کالے علم کے اعمال کے سلسلے میں تنگ کرتے رہتے تھے۔ ہم انہیں ان اعمال سے منع کرتے ہیں۔ وہ بضد ہوتے ہیں اور پھر اسی کشمکش میں ہمیں ان سے رشتہ مودّت بحالت مجبوری قطع کرنا پڑتا ہے تاکہ ہم ان کے اعمال اسود کی ذمہ داری سے بچ جائیں۔

اس تصنیف میں ہم نے اعمال "سحر اسود" پر سے ان متنوع و متعدد حجابات کو اٹھا دیا ہے جو ہزارہا سال سے علم و حکمت کے اس شعبہ پر پڑے ہوئے تھے۔ ہم نے ان کے حُسن و قبح کو بڑی شرح و

بسط سے بیان کر دیا ہے۔ اب ان کو عمل میں لانا نہ لانا عاملوں کی اپنی مرضی پہ ہے۔

ے من نہ گویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بین و کار آسان کن



باب ا

قانونِ حرکت فی الفضا

عالم وجود کی ہر ایک چیز معدنی ہو، نباتی ہو یا جاندار، فضا میں پیدا ہونے والی کسی تحریک کا نتیجہ ہے۔ یہ مکان، یہ اونچی اونچی سپہر تو اماں عمارات، یہ سرخ و سپید خالی مورتیں، غرضیکہ جملہ موجودات عالم کی تخلیق کسی حرکت کے ذریعہ ہی وقوع پذیر ہوئی ہے۔

اب اس تحریک، اس حرکت بابرکت کا تجزیہ کرتے ہوئے ہم سب سے پہلے سرچشمۂ علوم کلام مجید سے استفادہ کرتے ہیں۔ تبارک و تعالیٰ کا قول حق ہے: "اذا اراد شیئًا ان یقول لہٗ کن فیکون" یعنی جب وہ کسی شے (کی تخلیق) کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ کسی شے کی تخلیق کے لئے ارادہ کی سخت ضرورت

ہے بلکہ اس تسلسل تحریک و تخلیق کا اگر بہ نظر غائر مطالعہ کیا جائے تو ہمیں ارادہ کے علاوہ دیگر کئی قسم کی تحریکات کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ اس تسلسل تحریک کا بیان حسب ذیل ہے۔

تحریک تخیّل

یہ وہ نازک سی تحریک ہے، جو کسی شئے کے عالم وجود میں آنے سے قبل اس کی تخلیق کے متعلق اس کے فاعل کے ذہن میں پیدا ہوتی ہے چنانچہ میں نے جب یہ کتاب تصنیف کرنی شروع کی تو اس سے بہت پہلے ایک دن ہندوستان سے تشریف لانے والے ایک مہایوگی سے باتوں باتوں میں "سحر اسود" یعنی کالے علم کا تذکرہ چھڑ گیا۔ مہایوگی جو میرا معتقد بلکہ مرید ہے، مشورہ دینے لگا کہ میں اس علم پر کوئی کتاب تصنیف کروں یہ تو اشارات سے پیدا ہونے والے تخیّل کا ذکر ہے۔ بعض اوقات تخیّل خود بخود پیدا ہوتا ہے۔ جیسا کہ مسلم اوّل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب مطہر میں توحید کا تخیّل پیدا ہوا۔

تحریک ظن

ظن کو ہم تحریک بھی کہہ سکتے ہیں اور تحریک تخیّل کا ماحصل بھی ظن تخیّل سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تحریک تخیّل پختہ نہ ہو تو ظن کبھی پیدا نہیں ہوتا بلکہ میرے نزدیک ظن تخیّل کی پختگی کا ہی دوسرا نام ہے۔

تحریک ترغیب

تخیل نے انسانی دماغ یا فاعل کی توجیہات کو ظن بخشا۔ اب تحریک ترغیب کے تحت انسان یا فاعل اپنے ظن کو متشکل حالت میں دیکھنے پر کاربند ہو جاتا ہے۔

تحریک ارادہ

ترغیب جب کسی ظن کو شکل وصورت میں ڈھالنے پر کمر ہمت باندھ دیتی ہے تو ارادہ معرض وجود میں آتا ہے۔

فعل

یہ ارادہ کی پختگی کا دوسرا نام ہے۔ انسان یا فاعل ارادہ کی پختگی کے بغیر کسی فعل کو معرض وقوع میں نہیں لا سکتا۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ کسی فعل کے صادر ہونے کے لئے پانچ حرکات کا پیدا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ تخیل۔ ۲۔ ظن۔
۳۔ ترغیب۔ ۴۔ ارادہ۔
۵۔ فعل۔

ان حرکات خمسہ کے ظہور پذیر ہونے سے متعلقہ اصولوں کو ہی قانون

حرکت فی الفضاء کہتے ہیں۔

یہ بات یاد رہے کہ ان پانچوں حرکات کا تسلسل تبھی قائم رہ سکتا ہے جبکہ ان کو پختگی حاصل ہو اور پختگی ان کو اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے جب یہ ایک دو نہیں بلکہ متعدد بار معرض صدور میں قیام پذیر ہوں۔ اسی تکرار پر ہی ذکات اور اود نقوش کے اصول مبنی ہیں۔ یعنی فلاں ورد یا وظیفہ اتنی بار پڑھنے سے ورد خواں اس وظیفہ کا عامل بن سکتا ہے یہی حال نقوش کا ہے۔

کالا علم یا "سحر اسود" میں اور نورانی علم یا سحر حلال میں بلحاظ اصول کچھ فرق نہیں تفاوت صرف اتنا ہے کہ کالا علم یا "سحر اسود" میں استمداد من غیر اللہ سے نتائج حاصل کئے جاتے ہیں اور نورانی علم میں استمداد من اللہ سے عمل پختہ کیا جاتا ہے۔

قویٰ الٰہیہ چونکہ لامتناہی ہیں۔ لہٰذا ان پر قادر ہونے میں کافی وقت اور مجاہدہ کی ضرورت ہے البتہ غیر الٰہی قوتوں کا حصار چونکہ نہایت محدود ہوتا ہے لہٰذا ان پر غلبہ وتسخیر حاصل کرنے میں مجاہدہ عظیم کی کچھ ایسی ضرورت نہیں۔ مشق سے ہی کام چل سکتا ہے لیکن یاد رکھیں قویٰ الٰہیہ کا عامل و مسخر کنندہ قویٰ غیر اللہ کے عامل سے بدرجہا قوی عامل ہوتا ہے اور اگر کبھی ان دونوں کا مقابلہ ہو جائے تو عامل عملیات نورانی کو ہی غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ صاحب استدراج عامل کا اس کے سامنے بس نہیں چل سکتا۔ جیسا کہ خدا ذوالجلال خود کلام پاک میں فرماتا ہے۔

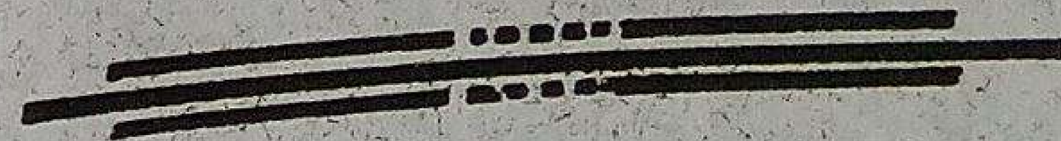
وَجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ؕ

یعنی حق آیا اور باطل بھاگا۔ سچ ہے باطل کو بھاگنا ہی تھا۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ "سحر اسود" اگر قوی باطلہ کا ہی علم ہے تو اسے حاصل کرنا حرام ہے۔ یہ قول قدرے تنگ نظری پر محمول ہے علم چاہے کیسا ہی ہو۔ اس کی طلب فرض ہے اور یہ حکم ہے۔ مخبر صادق سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ البتہ استمداد من غیر اللہ کا جہاں تک سوال ہے۔ اس بات سے پرہیز ہی لازم ہے۔

"سحر اسود" کو حاصل و زیر مشق کرتے ہوئے اگر آپ خدائے واحد و قہار پر اپنا ایمان پختہ رکھیں تو پھر کچھ مضائقہ نہیں۔ یعنی اس علم کے حصول کے ساتھ ایمان پختہ اور یقین کامل کی ضرورت ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو ان ہر دو فیوض باطنی سے بابرکت کرتے ہوئے آپ کی تشنگیٔ علم کو بھی سیراب کرے۔ آمین



باب ۲

روحانی قوّت

حرکات خمسہ تخیل، ظن، ترغیب، ارادہ و فعل کے بہترین و کامیاب نتائج کو عرف عام میں روحانی قوّت کا حصول کہتے ہیں۔ یہ طاقت ایک نعمت غیر مترقبہ ہے جو یکسوئی قلب سے حاصل ہوتی ہے یعنی حرکات خمسہ کی پختگی کو ہم یکسوئی قلب بھی کہہ سکتے ہیں۔ یکسوئی قلب یا حرکات خمسہ کی پختگی تصوّر سے حاصل ہوتی ہے اور تصوّر حاصل ہوتا ہے اجتماع تخیل سے۔ اس طرح یہ تسلسل اپنے آغاز پہ آ کر مرکوز ہو گیا اور یاد رکھیں کہ ان تمام حرکات کا سرچشمہ قلب ہے جو جملہ حرکات بلکہ کائنات کا مرکز ہے۔

قلب اپنی مرضی کا مالک نہیں ہے یہ اپنے مشیروں کا محتاج ہے جو اس کو اپنے اصلی مدعا پر قائم نہیں رہنے دیتے۔ وزیر با تدبیر اس کی

آنکھیں ہیں اور مشیر اس کے کان ہیں جو اس پر ہمیشہ حاوی رہتے ہیں یہ ان سے متاثر رہتا ہے کیونکہ انتشار خیالات اس وقت ہوتا ہے جب کوئی خواہش دل میں پیدا ہوتی ہے۔ تمام خواہشات کا مرکز دل ہے جس میں طرح طرح کی تمنائیں پیدا ہوتی ہیں جن میں ایک تو اس کی اپنی خواہش ہوتی ہے جو اس کو خود بخود پیدا ہوتی ہے اس کا نام اندرونی خواہش ہے۔ دوسری خواہش کا نام بیرونی ہے جو اس کو کانوں سے سن کر پیدا ہوتی ہے مگر یہ اندرونی خواہش پر جلد غالب آجاتی ہے اور یہ اس کا مرید ہو کر آنکھوں سے دیکھنے کا مشتاق ہوتا ہے۔ چونکہ یہ وزیر باتدبیر اس شے کی اصلیت و ماہیت کو اچھی طرح سے دیکھ کر اس کو آگاہ کر دیتا ہے جس کے مشورہ سے اس کو اس کی مقبولیت حاصل ہوتی ہے اگر آپ کو اس میں اعتراض ہے تو تجربہ کیجئے اور دیکھئے۔

آپ اپنے خیال کو ایک طرف لگائیے یعنی کسی چیز کی خواہش دل میں کیجئے جونہی آپ کے کان میں کسی عجیب وغریب خبر کی آواز پہنچے گی۔ فوراً آپ کی پہلی خواہش معدوم ہو کر آپ کا دل اس طرف چلا جائے گا اور آپ کو اس عجیب وغریب واقعہ کے معلوم کرنے اور دیکھنے کی خواہش پیدا ہوگی بس یہی انتشار خیالات ہے جس کے روکنے سے یکسوئی قلب پیدا ہو کر ایک روحانی قوت حاصل ہوتی ہے جس کا تعلق زیادہ تر دل اور آنکھوں میں پایا جاتا ہے۔ دیکھئے جب ہم کسی شخص کی طرف مخاطب ہو کر اس کو کچھ کہنا چاہتے ہیں تو وہ پیشتر ہی ہمارے مطلب کو سمجھ لیتا ہے یہ اس کی یکسوئی قلب کا نتیجہ

ہوتا ہے جس سے وہ قبل از بیان کرنے کے لئے دلی منشاء پر حاوی ہو جاتا ہے اس لئے یکسوئی قلب کا ہونا ہر حالت میں ضروری ہے

یہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ جس طرح حرکات پانچ ہیں اسی طرح قوائے انسانی کی حسوں کی تعداد بھی پانچ ہے پانچوں حواس حسب ذیل ہیں۔

ا۔ دیکھنے کی حس **بصارت** کہلاتی ہے۔
ب۔ سننے کی حس **سماعت** کہلاتی ہے۔
ج۔ چکھنے کی حس **ذائقہ** کہلاتی ہے۔
د۔ سونگھنے کی حس **مشام** کہلاتی ہے۔
ہ۔ چھونے کی حس **لمس** کہلاتی ہے۔

انتشار خیالات کا باعث یہ پانچوں حواس ہوتے ہیں۔ ان پانچوں حواس کو قابو میں لانے کے بعد ہی روحانی قوت حاصل ہوتی ہے اور یہ قابو "یکسوئی قلب" سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

باب ۳

یکسوئی قلب

یکسوئی قلب سے مراد ہے اپنے خیال کو ایک مرکز پر قائم کرنا مگر یہ بغیر استقلال اور یقین کامل کے قائم نہیں ہو سکتا۔ پس جس انسان میں استقلال اور یقین نہیں وہ بے اعتقاد ہے اس کو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور وہ کسی کام میں کامیابی نہیں اٹھا سکتا۔ دیکھئے بعض آدمی جب کوئی کام شروع کرتے ہیں تو بباعث بے اعتقادی اور بے استقلالی کے ان کے خیالات منتشر ہو جاتے ہیں اور ان کا اصلی مدعا حاصل نہیں ہوتا پس ہمارا فرض ہے کہ ہر ایک کام کی ابتداء میں خواہ اس کا نتیجہ نیک ہو یا بد اس میں دلی توجہ سے ہمہ تن مصروف ہو جانا چاہیئے۔ پس مشاغل ہیں، اپنے شغل میں ایسا مستغرق ہونا چاہیئے کہ سوائے اپنے اندرونی مدعا کے بیرونی چیزوں کے سننے اور دیکھنے سے اپنے آپ کو مستثنیٰ کر دے۔ گو ابتدائی

حالت میں ایسی مصروفیت ہونی محال ہے مگر رفتہ رفتہ عادت بدلنے اور خیال کو ایک طرف لگانے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ یکسوئی قلب کے لئے سب سے پہلے تصوّر ہونا چاہیئے جب تک کسی بیرونی اندرونی چیز کا نقشہ دل پر نقش نہ ہو گا تب تک تصوّر کا قائم ہونا سخت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

اہل ہنود نے "یکسوئی قلب" کے لئے سب سے ادنیٰ درجہ مورتی پوجا یعنی بت پرستی کا قائم کیا تاکہ ایک وقت مقررہ پر ایک چیز کی طرف توجہ دینے سے قوت خیالی کو ترقی ہو اور جڑ مورتیوں کے تصوّر کے بعد انسان چیتن مورتیوں کا تصوّر کر کے روحانی طاقت حاصل کرے کیونکہ تصوّر بغیر کسی چیز کو مرکز قائم کرنے کے حاصل نہیں ہو سکتا۔

اہلِ اسلام میں فقراء لوگ سب سے اوّل اپنے مرید کو تصوّر شیخ کی ہدایت کرتے ہیں۔ فرق ان میں اور کفار میں یہ ہے کہ کفار ہنود انسان کی بنائی ہوئی لایعنی اشیاء پر اپنے تصوّر کو مرکوز کر کے "یکسوئی قلب" حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن فقراء و متصوفین کا مرکز تصوّر اہلِ حق اور وابستگان شاہد حقیقت ہوتے ہیں۔

لہٰذا گو یکسوئی قلب ہر دو مراکز سے حاصل ہو جاتی ہے لیکن پہلی صورت میں حاصل ہونے والی "یکسوئی قلب" خامکار اور دوسری حالت میں مستحصلہ یکسوئی قلب پختہ کار و روحانی ترفع لئے ہوئے ہوتی ہے۔

صوفیائے کرام "یکسوئی قلب" کے لئے عشق مجازی کی ہدایت کرتے

ہیں تاکہ دل ایک طرف لگ جائے اور خیالات میں انتشار نہ ہونے پائے
بے شک "یکسوئی قلب" کے لئے عشق مجازی کی لٹک بہت آسان اور نہایت
پر تاثیر ہوتی ہے لیکن یہ بھی یاد رہے کہ یہ بڑی خطرناک
ہے کیونکہ فی صدی ایک آدمی بھی اس کی اصلی غرض سے مستفید نہیں ہوتا
لاکھوں میں کوئی ایک صاحب قسمت نکلتا ہے جو اس گوہر مقصود سے
دامن اُمید بھرتا ہے ورنہ عموماً تمام اس عمیق دریا میں ڈوب کر اپنی زندگی
بھی حرام کر لیتے ہیں۔

عاشقان صادق کے قصہ جات اور حکایات سننے اور پڑھنے سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ جذبہ محبت میں ان کی روحانی طاقتیں کس حد تک بڑھی
ہوئی تھیں اور انہوں نے اس کے ذریعہ وہ کام کئے جو انسانی طاقت سے
بعید تھے۔ فرہاد کا ملکہ شیریں کی صورت دیکھ کر عشق مجازی کا دلدادہ بننا
اور تن تنہا تیشہ سے پہاڑ کاٹ کر نہر چلانا ظاہر میں افسانہ معلوم ہوتا ہے
مگر بنظر غور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ "یکسوئی قلب" اور قوت روحانی
کا ہی کرشمہ ہے۔ مجنوں کا عشق لیلیٰ میں مست و بے خود ہو کر جنگلوں کی
خاک چھاننا اور سوختہ تن کلہاڑے کی ضرب سر پہ کھا کر لیلیٰ کا نام لینا
یہ تصور اور اجتماع خیالات کا ہی نتیجہ ہے مگر افسوس کہ آجکل کے لوگ
ان کی حکایات اور قصہ جات سن کر ان سے نفع نہیں اٹھاتے بلکہ اپنے
خیالات کو پراگندہ کر کے زندگی حرام کر لیتے ہیں۔ جہاں تک دیکھا جاتا
ہے کوئی شخص زمانہ حال میں روحانی مادہ پیدا کرنے کے لئے عشق مجازی کا

پیرو کار نہیں ہوتا بلکہ شہوت پرستی کے بے لگام گھوڑے پر سوار ہو کر
ایسے اندھے کنوئیں میں گرتا ہے کہ جہاں سے پھر اس کا نکلنا مشکل ہو جاتا
ہے۔ تجربہ اس بات کا گواہ ہے کہ جب محبت کا بھوت سر پہ سوار ہو
جاتا ہے تو انسان اپنے جامہ ہستی سے بے خبر ہو کر اپنی زندگی کو تلخ کر
دیتا ہے پس اگر وہ اس جذبہ محبت میں اپنے خیالات کو ناجائز افعال
سے روک کر روحانی افعال میں لگائے تو بلا مبالغہ قدرت ایزدی کے
رازوں سے آگاہ ہو جائے گا مگر اب تو معاملہ دگرگوں ہو رہا ہے۔ لذت
نفسانی اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیتی ہے اور دل کو سیاہ کر دیتی
ہے اور یہ باطنی آنکھوں سے اندھا ہو کر اس بحر ذخار ناپیدا کنار کے بھنور
میں چکر کھا کھا کر غرق آب فنا ہو جاتا ہے۔ پس جس غرض اور مقصد کے
لئے عشق مجازی کا طریقہ تجویز کیا گیا تھا۔ وہ غرض زمانہ حال میں پوری
نہیں ہوتی اور اکثر لوگ بجائے فائدہ کے نقصان اٹھا لیتے ہیں۔ پس جو لوگ
مندرجہ بالا طریقہ سے منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ وہ روحانی طاقت
کے حاصل کرنے کے دیگر وسائل اختیار کریں اور اس کے لئے کسی ست گرو
یا مرشد کامل کا دامن پکڑ لیں۔

باب ۴

تصوّر

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

تصوّر بہت طرح کا ہوتا ہے مگر تصوّر کے دو مقام ہیں آنکھیں اور دل۔ جن میں یہ ظاہر اور پوشیدہ رہتا ہے اس لئے قسمیں بھی اس کی دو ہی ہیں یعنی تصوّر اندرونی اور تصوّر بیرونی۔ مگر جب تک اوّل تصوّر بیرونی نہ ہو تب تک اندرونی تصوّر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب تک ہم کسی چیز کا آنکھوں سے مشاہدہ نہیں کر لیتے تب تک اس کو قبول نہیں کرتے۔ ہاں بعض وقت شنیدہ باتوں کا خیال ضرور ہو جاتا ہے مگر بغیر اس کے دیکھنے کے تصوّر میں لانا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ پس ظاہر تصوّر آنکھوں میں سمایا رہتا ہے اور اگر وہ تصوّر سچا اور دل سے کیا گیا ہے تو وہ ظاہری

آنکھوں سے نکل کر باطنی آنکھوں کے پردوں میں جاکر روشنی پیدا کر دیتا ہے اور ہم اس نورانی روشنی میں مطلوب کی مجسم صورت دیکھتے ہیں۔ اس کی حرکات و سکنات پر حاوی ہو جاتے ہیں اور اس نورانی روشنی میں قدرت ایزدی کے دلچسپ رازوں کا نظارہ کرتے ہیں۔ پس جب تک ظاہری تصوّر نہ ہو باطنی تصوّر کا ہونا مشکل ہے مگر اکثر عاملوں نے اس کے برخلاف پیشتر ہی باطنی تصوّر کے لئے ہدایت کی ہے مگر میں پھر کہوں گا کہ یہ تصوّر کی دوسری منزل ہے۔ اس میں کلام نہیں کہ جن لوگوں کے دل کدورت سے پاک اور صاف ہیں وہ اس منزل پر پہنچ جاتے ہیں مگر پھر بھی جب تک انہوں نے کسی چیز کی شکل نہیں دیکھی وہ ہرگز اس کو تصوّر میں بھی نہیں لا سکتے ایک عامل سے جب ایک دفعہ تصوّر کے متعلق ذکر آیا تو انہوں نے باطنی تصوّر کو ترجیح دے کر فرمایا کہ ہم بالکل ایک آسان ترکیب باطنی تصوّر کی بتلاتے ہیں۔ جس کو انہوں نے یوں بیان کیا۔

رات کو جب سونے لگو تو ہاتھ منہ دھو کر چارپائی جس کا سرہانہ شمال اور پاؤں جنوب کو ہوں۔ چت لیٹ جائیں اور آنکھیں بند کر کے چھوٹے برتن پیالی وغیرہ کا نقش دل میں بٹھائیں اور اس کی گولائی چوڑائی شکل و شباہت کی ایسی تصویر خیالی دل میں بنائیں کہ گویا وہ تمہارے سامنے مجسم پڑی ہوئی ہے۔ اسی خیال میں تم سو جاؤ اور کم از کم ایک ہفتہ تک اس کا تصوّر خوب کرو۔ اس کے بعد کسی بڑی چیز کی طرف توجہ کرو۔ اس طرح ہر روز کیا کریں۔

غرضیکہ اس طرح چھوٹی سے بڑی سات چیزیں اپنے دل میں بٹھالو۔ ان کا تصور تم کو یہاں تک ہو جاتے کہ جب تم کو ذرا بھی اس چیز کا خیال آجائے تو فوراً اس کی مجسم شکل تمہاری آنکھوں کے سامنے کھنچ جائے۔

پس جب مشق کامل ہو جائے تو نصف شب کے وقت اس طرح چت لیٹ کر ہاتھ میں ایک چھڑی بید وغیرہ کی لے لو اور آسمان میں اس چیز کی جو کہ چھڑی مارنے سے آواز بولے خوب تصور کر کے اس کو مجسم اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ۔ جس وقت تم کو پورا یقین ہو جائے کہ درحقیقت وہ شے میرے سامنے رکھی ہے تو وہ چھڑی اس کو مارو۔

تمہارے تصور کی طاقت سے اس وقت تمہارے کانوں میں بلکہ تمہارے اڑوس پڑوس کے لوگوں کو بھی ایک آواز سنائی دے گی پس اس وقت جان لو کہ تمہارا تصور اصلی حد تک پہنچ گیا ہے۔ پس اسی مشق اور تجربہ کے بعد تم جس چیز کا تصوّر کر کے جو حرکت خیالی اس کو دو گے اس کا اثر کامل اس پر پڑے گا۔

اس ترکیب عمل پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے آنکھوں ہی کا تصور نہایت ضروری ہے کیونکہ جس شخص نے آنکھوں سے کوئی چیز نہیں دیکھی وہ کس طرح اس کا تصور کر سکتا ہے۔ کیونکہ بغیر ابتدا سے یعنی ظاہری تصور کر کے اس عمل کا کرنا خواہش پر مبنی ہے اور خواہش دل سے پیدا ہوتی ہے۔

پس جس خواہش کی تصویر ہم نے آنکھوں سے نہیں دیکھی وہ کس طرح ہمارے خیال میں آسکتی ہے۔ اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ خواہش یعنی خیال دل سے پیدا ہوتا ہے اور تصور اس کا آنکھوں میں ہوتا ہے۔

باب ۵

قوتِ خیالی

انسان میں سب سے زیادہ قوت خیالی کا جوہر موجود ہے جس کے بھروسہ پر یہ نیک و بد کام کرتا ہے۔ بعض اوقات یہ اپنے خیال سے بہادر اور جوانمرد بن جاتا ہے اور بعض اوقات بزدل اور خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی یہ کسی دقیق خیال میں پڑ کر اپنے جسم سے بھی بے خبر ہو جاتا ہے اور اس خیال کی عکسی تصویر اس کے دل پر ایسی نقش ہو جاتی ہے کہ گھنٹوں اس میں مست و محو ہو کر وہ اس کے وجود کو قائم کر لیتا ہے بلکہ اس کے ذریعے وہ بہت سی مشکل اور مبہم باتوں کو بھی حل کر لیتا ہے۔

خدائے ذوالجلال والاکرام نے خیالات کا میدان انسان کے لئے ایسا وسیع بنا دیا ہے کہ جس میں وہ دل کے بے لگام گھوڑے پر سوار

ہو کر نیچے اوپر ہوتا ہوا ہر لحظہ و ہر گھڑی چشم زدن میں کروڑوں منزلوں کی مسافت طے کرتا ہوا چلا جاتا ہے اور اس طرح وہ اپنے اصلی مقام پر واپس آ جاتا ہے۔ اس قادر کریم نے اس خیال کو ہمہ صفت موصوف رکھا ہوا ہے کوئی شخص اس کی صفات اصلی سے باخبر نہیں ہو سکتا جب تک وہ قوت ارادی کو کام میں نہیں لاتا اور قوت ارادی وہ جوہر ہے جس کے ذریعہ ہم ایسی چیزوں پر غالب آ جاتے ہیں جو ہماری طاقت سے باہر ہوتی ہیں۔ پس غور سے دیکھنے پر ثابت ہوتا ہے کہ خیالی قوت کی کامیابی کا زینہ قوت ارادی ہے پس جب تک خیال پر قوت ارادی یہاں تک غالب نہ ہو کہ انسان محویت کے عالم میں پڑا ہوا دنیا کے دھندوں سے بے خبر ہو جائے جیسا کہ گہری نیند میں سویا ہوا ہوتا ہے تب تک اصلی غرض سے محروم رہتا ہے۔ تجربہ سے دیکھ لو کہ دونوں باتیں نیند میں موجود رہتی ہیں۔

اس ضمن میں مشہور روایت بیان کرتا ہوں۔

ایک طالب علم کو مدرسہ میں ایک روز استاد نے کچھ لکھنے کو دیا جو اس لڑکے کی علمی طاقت سے باہر تھا۔ لڑکا اس کو دیکھ کر گو چکرا گیا مگر اس کا خیال اس طرف بندھ گیا کہ میں اس کو لکھ لوں گا۔ وہ مسودہ لے کر گھر آیا اور خیال دوڑانے لگا مگر اس کی عقل چکر کھانے لگی اور وہ ایسی حالت میں سو گیا اور کچھ دیر بعد خواب غفلت سے اٹھا اور چراغ روشن کر کے اس نے اس تمام مسودہ کو لکھ کر رکھ دیا اور خود پھر

سوگیا۔ جب صبح اٹھا تو مسودہ اپنا دستی لکھا ہوا دیکھ کر متعجب ہوگیا اور اس خیال میں پڑا ہوا سوچنے لگا کہ میرے دستخطی مسودہ کو کون لکھ گیا اسی خیال میں لڑکا مدرسہ گیا اور اپنے استاد سے رات کی ساری سرگزشت بیان کر کے مسودہ دکھلایا۔ استاد لڑکے کی بات سن کر متعجب ہوا اور اس کو خیال پیدا ہوگیا کہ درحقیقت یہ کوئی عجیب بھید ہے اس کو معلوم کرنا چاہیئے دوسرے روز استاد نے اس سے بھی مشکل مسودہ اس کو دیا، چونکہ لڑکے کا خیال پہلے مسودہ کو دیکھ کر مضبوط ہو رہا تھا۔ اس نے بلا انکار وہ بھی لے لیا اور اسی طرح گھر واپس آیا۔ استاد اس دلچسپ کیفیت کو دیکھنے کے لئے رات کو اس کے گھر میں اسی کوٹھڑی یا کمرے کے اندر ایک کونہ میں بیٹھ گیا۔ لڑکا پھر اسی حالت میں بعد غور و فکر سو گیا اور کچھ دیر کے بعد اٹھا اور بدستور کاغذ قلم لے کر اپنا مسودہ لکھنے لگا اور مسودہ لکھ کر اس کے نیچے اپنے دستخط کر دیئے اور صبح کو جب اٹھا تو مسودہ لکھا پایا۔ لڑکا سکول میں گیا اور استاد کو دکھلا کر کہا کہ میرا تو حال بدستور ہے۔ نہ معلوم میرا مسودہ کون رات کو لکھ کر رکھ جاتا ہے۔

استاد نے لڑکے سے کہا اے عزیز تو اپنی اصلی حالت سے بے خبر ہے یہ سب تیرا ہی کیا ہوا کام ہے۔

کیا آپ اس تمثیل کو پڑھ کر توجہ نہیں کریں گے اور یقین و اعتبار نہیں کریں گے کہ قوت خیال پر قوت ارادی اس قدر غالب ہوئی کہ لڑکے نے بے علمی کی حالت میں اس دقیق سوال کو حل کر کے دکھا دیا۔ ایسی سینکڑوں

باتیں آپ نے دیکھی ہوں گی یا سنی ہوں گی مگر آپ نے کبھی ان پر توجہ نہیں دی ہوگی۔ اگر آپ ان پر توجہ دیں تو بہت جلد آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ درحقیقت قوّت خیالی اور قوت ارادی مبدٔ فیض نے انسان کو ایک جوہر بیش بہا بخشا ہوا ہے جس سے وہ صرف اپنی کم توجہی سے ہی محروم رہ سکتا ہے مگر خیال رہے کہ بعض اوقات اس کا خیال اس کو مغلوب کر کے خطرۂ جان میں بھی ڈال دیتا ہے۔

روایت مشہور ہے کہ کسی سائیں جی کا ایک مرید باصفا گداگری کرنے دوسرے گاؤں میں شام کے وقت جایا کرتا تھا اور ابتدائی تعلیم نے اس کے دل میں بھوت کا وہم غالب رکھا ہوا تھا۔ پس جب رات کو وہ گدائی کر کے واپس آتا تو راستہ میں ایک اندھیری جگہ میں اس کو بھوت کا خیال سما جاتا جس سے اس کی طاقت مغلوب ہو جاتی اور وہ خوف سے بھاگتا مگر اس نے یہ راز کسی کو نہ بتلایا اور دن بدن لاغر ہوتا گیا۔ ایک روز سائیں جی نے اس سے پوچھا:

"تم لاغر کیوں ہوتے جا رہے ہو، تم کو کونسا ایسا فکر لگ گیا ہے، جس سے تمہاری یہ حالت بن رہی ہے؟"

تب اس نے اپنے پیشوا سے عرض کیا کہ "مجھ کو کوئی فکر نہیں مگر جب میں گاؤں سے بھیک مانگ کر واپس آتا ہوں تو فلاں مقام پر ایک سیاہ بھوت مجسم حالت میں مجھے ملتا ہے جس سے مجھ کو کمال خوف آتا ہے۔"

سائیں جی نے کہا۔ "اچھا فکر مت کرو کل ہم تمہارے پیچھے اسم اعظم کا

ورد کریں گے اور تم گاؤں جاتی دفعہ اپنے ایک ہاتھ پر خوب سیاہی لگا لینا اور جب وہ بھوت دکھائی دے تو سب سے پہلے تم فوراً اس کے منہ پر سیاہی مل دینا۔ اس طرح وہ آئندہ کبھی تمہارے سامنے نہ آئے گا۔"

چنانچہ اس مرید نے دوسرے دن اسی طرح کیا اور ہاتھ پہ تیل مل کر خوب سیاہی مل لی۔ جب وہ گاؤں کو پلٹتے وقت رات کو اسی مقام پر آیا تو بھوت نظر آنے لگا۔ اس نے اپنے پیشوا کی ہدایت کے مطابق سیاہی کا ہاتھ اس بھوت کے منہ پر پھیر دیا اور بے خوف و خطر پیر صاحب کے پاس چلا آیا اور تمام ماجرا ان کے گوش گزار کیا۔ تب سائیں جی نے کہا:

"وہ آئینہ اٹھا لاؤ اور اپنا منہ آئینے میں دیکھو۔"

جب مرید نے آئینے میں اپنا منہ دیکھا تو اس کو اپنا چہرہ تمام سیاہ نظر آیا۔ وہ حیران ہوا۔

تب سائیں جی نے ہدایت کی کہ یہ تمہارے ہی خیال کا نتیجہ ہے۔

اس مرید گداگر کو خیال نے ہی بھوت کا وہم ڈالا تھا اور قوت ارادی نے جائے مقررہ پر اس سے علیحدہ ہو کر دل کو مجسم صورت میں اپنا آپ دکھلایا اور بھوت کا نظارہ کرا دیا اور پھر خود ہی اس کے منہ پر سیاہی کا ہاتھ پھیر کر اس کا حوصلہ برقرار اور قائم کر دیا پس قوت خیالی اور قوت ارادی کے جوہر انسان میں موجود ہیں۔ جن کے حاصل کرنے کے لئے ہر وقت اس کو تلاش کرنا لازم ہے کیونکہ قوت خیالی کی طاقت بڑی پر تاثیر اور سریع الاثر ہے۔

آپ کسی تندرست اور مضبوط آدمی کو کہہ دیں کہ "آپ کو کیا ہو گیا ہے دن بدن آپ کا چہرہ مرجھایا جاتا ہے اور بے رونق ہوتا جاتا ہے آپ علاج کیوں نہیں کرتے۔"

پس وہ شخص متفکر ہو کر آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے گا اور دوسروں سے بھی دریافت کرے گا کہ "کیا بہ نسبت پہلے کے میں کمزور ہوں؟"

اس کے کہنے پر دوسرے شخص بھی کہہ دیتے ہیں کچھ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ پس اس کے دل میں خیال پختہ بیٹھ گیا۔ تم دوسرے تیسرے دن اس کو ملنے پر ضرور یاد کرا دو کہ بھائی اپنا علاج کرو۔ اس طرح چند روز کے کہنے پہ وہ شخص خود لاغر اور بیمار ہونا ظاہر کرے گا اور وہ اسی فکر میں پڑ کر حقیقتاً بیمار ہو جائے گا۔

بعض کمزور اور بزدل آدمی تو اسی وہم اور فکر میں مر جاتے ہیں۔ یہ کوئی جادو نہیں صرف خیالی قوت کی ہیبت اس کے دل میں ایسی بیٹھ جاتی ہے کہ وہ مغلوب ہو کر فکر میں پڑ جاتا ہے۔

اور لیجئے کہ جب آپ رات کو سونے لگیں تو اپنا نام لے کر یہ کہیں کہ مجھ کو فلاں وقت بیدار کر دینا۔ پس اسی ٹائم پر آپ کی آنکھ کھل جائے گی۔ یہ تجربہ بارہا کیا گیا ہے اور درست ثابت ہوا ہے۔

پس ان چھوٹے چھوٹے مشاہدوں کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے خیال میں بڑی بھاری طاقت ہے اور یہی وجہ ہے کہ اجتماع خیالات سے تصور اور تصور سے یکسوئی قلب اور اس سے روحانی طاقت اور روشن ضمیری

حاصل ہو جاتی ہے لیکن اس سے پہلے کہ ہم "سحرِ اسود" کے اوراد، وظائف و عملیات بیان کریں۔ ہم اس علم کے طالب کو چند ہدایات پر کار بند رہنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اس طرح وہ جلد از جلد ترقی کرنے میں کامیاب ہو سکے گا۔

سحرِ اسود کے عامل کے لئے کچھ ضروری ہدایات

۱۔ اس علم کو لغو اور شعبدہ بازی مت خیال کرو بلکہ اس علم کو روحانی غذا سمجھ کر اُسے حاصل کرنے کا شوق کرو۔

۲۔ یکسوئی قلب اس علم کا جزو اعظم ہے اس کے بغیر یہ علم حاصل ہونا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

۳۔ یکسوئی قلب کے لئے تصور کا ہونا لازمی ہے جو کسی چیز کی خواہش کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے عمل سے قبل کسی خاص شئے کی خواہش اپنے دل میں پیدا کر لو۔

۴۔ تنہائی اختیار کرو جہاں کسی کی آواز بھی کان میں نہ پہنچے۔ اپنے خیالات کو ایک مرکز پر قائم کرکے اس کے دھیان میں لگ جاؤ اور سوائے اس کے کسی دیگر خیال کو دل میں نہ آنے دو۔

۵۔ مقوی اشیاء استعمال کیا کرو۔ بشرطیکہ تمہارا دماغ ضعیف ہو اور اپنے آپ کو ایسی غذا اور فعل سے جو تمہارے دل و دماغ کو کمزور

کرے جہاں تک ہو سکے بچاؤ۔

۶۔ ایسے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ جو فعل ناجائز کے عادی ہیں اور دوسروں کو بھی ایسی باتیں سنا کر ان کے خیالات کو بگاڑ دیتے ہیں۔

۷۔ سچائی کو ہمیشہ پسند کرو، جھوٹ بولنے سے بچو بلکہ دروغ گو فریبی اور مکّار لوگوں کی صحبت میں بھی نہ جاؤ۔

۸۔ اوّل تو لالچ کو چھوڑ دو ورنہ امر واجبی سے پہلو تہی نہ کرو۔ ہاں غیر واجب لالچ کے لئے ہاتھ نہ پسارو۔ کیونکہ لالچ سب سے زیادہ تمہارے خیالات میں انتشار پیدا کرنے والا ہے۔

۹۔ جو جو باتیں اس علم کے ذریعہ مشاہدہ میں آئیں ان کو شعبدہ سمجھ کر کسی دوسرے پر ظاہر مت کرو۔ کیونکہ موجب نقصان عمل ہوتی ہیں۔

۱۰۔ بوقت عمل دمِ رداں پر توجہ کرو تاکہ تم پر دائمی ورد کا راز کھل جائے۔

۱۱۔ عمل سے قبل اس سے متعلقہ نکات کو اچھی طرح سمجھ لو اور جو اشیاء اس کے دوران میں مطلوب ہوں ان کو مہیا کر کے ہی عمل شروع کرو کیونکہ عمل میں کسی قسم کی رکاوٹ دماغ پر نہایت برا اثر ڈالتی ہے۔

۱۲۔ حُبّ یعنی کسی سے محبت کرنے یا اس کو اپنے بس میں لانے کے لئے قوت اتصال اور بغض یعنی کسی کو تکلیف پہنچانے کے لئے قوت انفصال سے کام لو مگر مؤخر الذکر سے حتی المقدور جہاں تک ہو سکے پرہیز کرو۔

۱۳۔ کسی عمل کو اس وقت تک شروع نہ کرو جب تک اس کے پورا کرنے

کی قوت اپنے اندر محسوس نہ کر لو۔ یاد رکھو کہ ادھورا عمل دماغ اور اعصاب پر بہت برا اثر ڈالتا ہے۔

۱۴۔ جس غرض کے لئے عمل کرو پہلے اس کا جواز قائم کر لو۔ اس طرح تمہارے ارادہ میں پختگی پیدا ہو کر عمل کے پورا اور کامیاب ہونے میں اچھی خاصی مدد ملے گی۔

باب ۶

سحرِ الہنود

منتر و دیا

اہل ہنود نے سحر یا جادو کو تین شعبوں میں تقسیم کر رکھا ہے ۱۔ منتر، ۲۔ جنتر اور ۳۔ تنتر۔ ان کی روحانیت یا سحر و ساحری انہی تینوں شعبوں پر ختم ہے۔

منتر

ہر ایک منتر کی سدھی حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے منتر کو زبانی یاد کر لیا جائے پھر اماوس (بغیر چاند کے) رات کو ”[illegible] سہاگری“ اور گھی پاس رکھ کر آگ روشن کریں۔ جس مقصد کے

آپ منتر جگانے لگیں اسے اچھی طرح ذہن اور تصور میں قائم کر لیں۔ بعد ازاں ایک بار منتر پڑھ کر ایک "آہوتی" تھوڑی سی ساگری اور ایک چمچ گھی آگ میں ڈالیں۔ اسی طرح سات بار کریں۔ آپ اس منتر کے عامل ہو جائیں گے۔

ہر قسم کے روگ درد اور آسیب دور کرنے اور بلندی مراتب حاصل کرنے کے لئے منتر

ایک اونکار ست گورو پرشاد، آگیا سری ست گورو جی کی منتر سری رام جی کا آدھ سکھ انت سکھ، دھن دھورو گرہ منڈل سکھ، تس بلسر، شانت سکھ، جاگتے سوتے چلتے پہرے نہ کال، باٹ گھاٹ راکھے ہر دیال، سنگھ سروپ دشٹ نکٹ نہ آوے، ڈسیا ہوئے سو چھٹ جاوے، تاپ سر نوار ہے نہ مول، دکھ اور چنتا رہے نہ مول، پت وات کچھ روگ نہ لاگے بھوت پریت سب دکھ بھاگے، راجہ پرجا مانے آن، جگ میں نہ ہوئے کسی کی کان، جو آوے سو لاگے پائے، منھا سواس سواس ہر دھیائے، باہر بھبتر ایکو ایک ست گر سوامی راکھے ٹیک، شبد ساچا بند کا چا پھرے منتر شری رام جی کا واچار دیکھوں رے مہابیر تیرے شبد کا تماشہ"۔

ترکیب عمل

اول دردزہ کے لئے پانی پر سات دفعہ منتر پڑھ کر پلائیں۔ بخار کے لئے

بھی ایسا کریں لیکن منتر پڑھنے کے دوران میں پانی کا کٹورہ سامنے رکھ کر اس میں چاقو یا لوہے کی چھری پھیرتے رہیں۔ کم از کم تین روز دن میں دو مرتبہ صبح و شام کریں۔

دوم سر درد یا اور کسی جسمانی درد کے لئے منتر پڑھ کر مقام درد پہ پھونکیں ماریں۔

سوم بہلوں کے گھوم کر مرنے میں آٹا منتر کر کے دیں۔

چہارم "سرنو" یعنی چلتی درد میں مقام ماؤف پر سیاہ اونی دھاگا باندھیں جس کو سات گانٹھیں دے کر ہر گانٹھ پر سات بار منتر پھونکا گیا ہو۔

غرضیکہ ہر مرض کے رفع کرنے کے لئے اپنی عقل سلیم کے مطابق اس گُرمنتر سے کام لیں۔ اعتقاد کامل رکھیں۔ برائے نام معاوضہ لیں شرطیہ شفا ہوا کرے گی۔

۲

آدھا سیسی (درد نیم سر) کو دور کرنے کا منتر

"کاری چڑی چونچی لبس کے انڈہ کھائے، بانک دیت ہنومان جی آدھا سیسی جائے، دوہائی مہابیر کی"۔

ترکیب عمل

منتر پڑھ کر مریض کے سر پہ ماتھے پر سات بار پھونکا جائے۔

۳

بھڑ۔ بچھو کے زہر کو دُور کرنے کا منتر

"کالی بچھی کے جاتی، باندھے چھوڑا اٹھارہ جاتی، چھ کالی چھ پیلی چھ کا مونڈ کاٹ اٹھاون جاتی ندی کنارے رینگی جاہیں، کورا کورا امرت بھریا، اُتر بچھو ٹھکانے آؤ۔ دوہائی مہابیر کی۔"

دیگر

"اُوم بچھو کا وِش دور ہو، آرام بھرپور ہو، ہنومان کی لگے دوہائی، وِش کو کھاٹے کالکا مائی، جاوے! جاوے!! وِش جلدی سے اڑ جا!!!"

ترکیبِ عمل

اگر زہر تمام جسم میں سرایت نہ کر گیا ہو تو جس جگہ تک پہنچا ہو، اس جگہ کو مریض دونوں ہاتھوں سے پکڑے، عامل منتر پڑھ پڑھ کر وہاں سے پھونکیں مارتا ہوا نیچے کی طرف کو لاوے گویا کہ وہ پھونک سے زہر کو اتار رہا ہے (یہ خواہش یکسوئی قلب کے ساتھ دل میں قائم کرے) دو چار بار ایسا کرنے سے زہر اس مقام سے نیچے کو اترتا ہوا محسوس ہوگا۔ پھر مریض اس حصّہ جسم کو ہاتھوں میں پکڑے جہاں زہر پہنچا ہو اور عامل بدستور منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتا رہے۔ یہاں تک کہ زہر ایڑی تک پہنچ کر غائب ہو جائے۔ اگر زہر تمام جسم میں سرایت کر گیا ہو تو عامل کو واجب ہے کہ منتر پڑھ پڑھ کر مریض کے سر کی طرف سے

پھونکیں مارتا ہوا مقام ماؤف (ڈنگ) کی طرف درد کو کھینچ لائے اور پھر بتدریج نیچے کی طرف لے جاتا ہوا زمین میں خارج کر دے۔

۴

دردِ سر دُور کرنے کا منتر

اوم مہاں کالی شِر پیڑا فلاں (یہاں مریض کا نام لو) کی کھوئے میرا روگی کبھی نہ رو دے، سیوک پہ رکھشا کر مات، تجھ پہ چڑھاؤں گڑ کا بھات۔"

ترکیبِ عمل

ماتھے کی دونوں جانب انگوٹھا اور بڑی انگلی رکھے۔ منتر پڑھتا ہوا اور ماتھے کو دباتا ہوا انگلی اور انگوٹھے اور ماتھے کے عین بیچوں بیچ لے آوے اور پھونک مار کر علیحدہ کر دے۔ سات بار ایسا کرے۔ چاہے کیسی ہی درد سر ہو فوراً دور ہوگی۔ درد دُور ہو جانے پر گڑ کا بھات یعنی حلوہ تیار کر لئے اور سات بار مریض کے سر سے چھو کر کالے کتے کو کھلا دے۔

۵

داڑھ یا دانت کا درد دُور کرنے کا منتر

"ساتوں تارے، ساتوں بھائی، ساتوں کی پھرے دوہائی، بانا کیڑا جھاڑوں آئی، شری رام چندر کی پھری دوہائی۔"

ترکیب عمل

مریض چوراہے سے سات کنکر اٹھا لائے۔ عامل ایک ایک کنکر پر سات بار منتر پڑھ کر پھونک مارے اور مریض کو دیتا جائے اور مریض اس کنکر کو دکھتے ہوئے دانت یا داڑھ پر سات بار پھیرتا جائے۔ اسی طرح ساتوں کنکروں سے عمل کیا جائے اور بعدازاں بہتے پانی یا کنویں میں انہیں پھنکوا دے درد کافور ہو گا۔

ھدایت: یہ منتر ہر حالت میں رات کے وقت جب آسمان پر تارے نظر آئیں پڑھنا چاہیئے۔

۶

آنکھ کا درد دور کرنے کا منتر

"سمندر سمندر کنارے، بستی جایا پوت، اکھیاں دکھن بھن ٹھلے گھڑاندے سندا پوت، سرپ اٹھوہاں ناروا سبھے بھسی بھوت، دہاتی مہابیر کی، دہائی مہابیر کی، دہائی مہابیر کی۔"

ترکیب عمل

دکھتی آنکھ پر نیم کے پتوں سے جھاڑا کریں۔ عورت کی چھاتیوں میں دودھ اتر آنے یا کسی باعث سے اگر پستان درد کرتے ہوں تو سات بار منتر پڑھ کر پھونک مارے۔ فوراً آرام ہو گا جہاں نیم کے پتے نہ مل سکتے ہوں وہاں کسی دوسرے سرسبز درخت کے پتوں سے بھی جھاڑا

کیا جا سکتا ہے۔

۷

دردزہ (گربہیڑ) دور کرنے کا منتر

"دھیرے دھیرے ندیا بہے گوراں بیٹھی نہائے، کھو جا کے مہادیو سے دسوں بند کھل جائیں۔"

ترکیب عمل:

پانی پر سات مرتبہ منتر پڑھ کر زچہ کو پلا دے۔ آرام ہو جائے گا۔ یعنی بچہ کی پیدائش میں آسانی ہو گی۔

۸

زہر دور کرنے کا منتر

"السی ارنڈی اور کرباری اور گنگ جمن کے بیچ میں چرے کپلا گائے مہادیو بھی سنگ ہیں اور پاربتی بس لے جائے۔"

ترکیب عمل

اگر کوئی شخص نشیلی چیز یا زہر کے اثر سے بے ہوش ہو تو نیم کی ڈال سے جھاڑا کرے۔ کسی چوپایہ کا زہریلی گھاس کھا کر پیٹ اپھر گیا ہو تو نمک پر سات بار دم کر کے اس جانور کو کھلا دیا جائے۔ فوراً آرام ہو جائے گا۔

۹

بچوں کو نظر بد سے بچانے کا منتر

"ادم ھاکنی، ڈاکنی، سھاری، بھیروں کے چکّر ماری اپنا کھائے بیگانہ تکے تس کو ہنومان کے دھکّے۔"

ترکیب عمل

منتر پڑھ کر پھونک مارے۔

۱۰

فراخی رزق کا سریع الاثر منتر

ڈھانک ڈھکیرا، اُونچے کھبرا، جہاں مہا دیو بوٹی کپاس پاربتی کاتے سوت، تس بین باندھوں آن ٹونا، ڈیٹھ کوٹھ گھر کی باہر کی گلی کوچے کی، نورے سسرے کی لپا لپا دا، گھسا گھسادا کھات بیت تال پر کھے دوہائی رام لچھمن کی، دوہائی چھتیس کروڑ دیوتاؤں کی۔"

ترکیب عمل

زرد رنگ کی مٹھائی پر یہ منتر سات بار پھونک کر سات سفید رنگ کے بیلوں کو کھلا دے۔

۱۱

اسقاطِ حمل روکنے کا منتر

"ادم یاگ بھیروں، یاگ بھیروں، بھیروں لوہا سارا، اپنے تن کے دکھ وڈاروں، گورو نانک رکھن ہار، آدر کھے انت رکھے، دن رکھے رات رکھے، پَون رکھے پانی رکھے رکھے چند سور دھرتی ماتا سدا رکھے کال کنٹک دور، لوہے کا کوٹ، تانبے کے دروازے، جلا شبب کی کھائی، جہاں پڑے تہاں گورو نانک صاحب کی دوہائی، پھرے منتر ایشر واچا! ایشر واچا!! ٹلے نال لونا چماری کے نرک کنڈ میں پڑ کر گلے۔"

ترکیب عمل

زچہ کی ایڑی سے لے کر چوٹی تک لمبا سات رنگ کا دھاگہ لے کر سات گانٹھیں دیں اور ہر ایک گانٹھ پر اس منتر کو سات بار پڑھ کر دم کریں پھر مریضہ کی کمر میں باندھ دیں۔ ہر ایک گانٹھ میں اس منتر کو سات بار پڑھ کر دم کرنا ضروری ہے۔ بعد وضع حمل کے اسے اتار کر چلتے پانی یا کنویں میں ڈال دیں۔

۱۲

چوری کا مال نکالنے کا منتر

"ادم ہرینگ، کلبنک، مدھو گیٹ بھارے ادھا سو رہا!"

ترکیب عمل

دو روپے کے چاول منگا کر ان پر ۱۴ بار اس منتر کو دم کریں ، بعدازاں جن لوگوں پر چوری کا شبہ ہو ان کو دو دو دانہ چاول کھلا دیں ، جو حقیقی چور ہو گا اس کے منہ سے خون بہنے لگے گا ۔

۱۳

سانپ کا زہر دور کرنے کا منتر

بسانن بس کہاں بسے ؟ چوٹی میں اندر بسے ، وہاں بس بسنے نہ پائے بال پوت کنجی تالا شو شنکر !

بس کہاں بسے ؟ ناک نکسیر بسے ، وہاں بس بسنے نہ پائے بال پوت کنجی تالا شو شنکر !

بس کہاں بسے ؟ جیبھ میں سرسوتی بسے ، وہاں بس بسنے نہ پائے بال پوت کنجی تالا شو شنکر !

بس کہاں بسے ؟ چھاتی بسے ، چھاتی میں بل بسے وہاں بس بسنے نہ پائے بال پوت کنجی تالا شو شنکر !

بس کہاں بسے ؟ پیٹ بسے ، پیٹ میں سمندر بسے ، وہاں بس بسنے نہ پائے بال پوت کنجی تالا شو شنکر !

بس کہاں بسے ؟ کوہاں بسے ۔ کوہاں میں پدم بسے ، وہاں بس بسنے نہ پائے ۔ بال پوت کنجی تالا شو شنکر !

بس کہاں بسے ؟ نیرا بسے ، نیرا میں ہنومنت بسے ، وہاں بس بسنے نہ پائے ۔ بال پوت کنجی تالا شو شنکر !

بس کہاں بسے ؟ تروا بسے ۔ تروا میں رام لچھمن بسے وہاں بس بسنے نہ پائے ۔ بال پوت کنجی تالا شو شنکر !

بس کہاں بسے ؟ پاتال بسے ، پاتال میں راجہ باسدیو بسے ، وہاں بس بسنے نہ پائے ، بال پوت کنجی تالا شو شنکر !

گورو چھڑا دے تو چھوٹے ، گورو بھائی چھوڑا دے تو چھوٹے ، جب تک گھوڑے گدھے کے سینگ نہ جمیں تب تک میرا بند نہ چھوٹے ، دوہائی لونا چماری کی !

ترکیب عمل

مارگزیدہ کو جہاں سانپ نے کاٹا ہو وہاں سے اوپر تین جگہ اس کے بند لگائے ۔ ہر ایک بند لگاتے وقت اس منتر کا سات مرتبہ جاپ کرے مارگزیدہ اٹھ کر بیٹھ جائے گا ۔ یہ ایسا منتر ہے کہ اس کا خالی جانا ناممکن ہے ۔

۱۴

تسخیر کا شہرہ آفاق موہنی منتر

"موہنی موہنی شنکر کی بیٹی ، پرہیتی کی لاڈلی ، منگل کرو ، منگل کرو ، جنگل میں منگل کرو ۔ موہے دیکھت فلاں کی (یہاں جسے تسخیر کرنا منظور ہو اس کا نام لو اور اس کا تصور قائم کرو) سدھ بدھ بسرے

وہ نین بھرے من کلیے، چین نہ پلٹے، موہے دوار بھاگے، وہ آیا، وہ آیا
وہ آیا (یہاں محبوب کو اپنی جانب آتا خیال کرے) ادم
درانگ دیرتیگ سواہا شکرہ آمنو۔

ترکیب عمل

چاند چودھویں کا ہو، کسی پاک صاف جگہ دھوپ کی دھونی دے کر سنگھاسن جمائے یعنی ایسے بیٹھے جیسے کوئی تخت پر تکیہ لگاکر بیٹھتا ہے اور چاند پر ٹکٹکی باندھے اسے اپنے محبوب کی شکل میں دیکھے اور اس منتر کو سات دن ستر ستر بار پڑھے۔ محبوب تسخیر ہو کر قدموں میں آگرے گا۔

باب

استدراج

تنترودیا

"ہر ظاہر کا ایک باطن ہے"۔ یہ مقولہ یا اصولی کلیہ گو بہت پرانی بات ہے لیکن ہم اس اصول کو علوم مخفی کی جان کہہ سکتے ہیں اور پھر علوم کلیہ سرکیمیا، لیمیا، ہیمیا، سیمیا اور ریمیا کا تو دار و مدار ہی اسی اصول پر ہے اور یہ اصول ہے بھی بڑی حد تک درست۔ آپ گلاب کا پھول دیکھتے ہیں کتنی خوبصورتی سے سارے چمنستان کو مہکا دیتا ہے۔ اس کے دیکھنے سے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچتی ہے دل کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ یہ اس کی ظاہری صفات ہیں لیکن یہی گلاب جس وقت گلقند کی شکل بنتا ہے تو گرم تاثیر رکھتا ہے یہاں تک کہ دست آور شے ہے۔ اسی طرح اس عالم موجودات میں ہر اک شے اپنے اندر ظاہری صفات کے علاوہ چند ایک باطنی صفات بھی رکھتی ہے۔

استدراج انہی باطنی صفات سے کام لینے کے علم کا نام ہے اس

علم کو بالعموم غیر مسلم ماہرین مخفیات زیر مشق لاتے رہے ہیں۔ جیسا کہ صاحب جامع اللغات اس کے متعلق لکھتا ہے۔

استدراج: ”آہستہ آہستہ بڑھنا یا ہٹنا، آہستہ آہستہ کسی کو ہٹانا، خرق عادت بات جو کافر سے ظاہر ہو۔ خلافِ معمول عمل یا تعجب خیز بات جو غیر مسلم سے ظاہر ہو۔“

استدراج کو اہل ہنود کے ہاں تنتر و دیا بھی کہتے ہیں۔ بالعموم تانترک یوگی اس علم کے ماہر ہوتے ہیں۔ یہ یوگی پہاڑوں اور جنگلوں میں برسوں مشق اور ریاضت کر کے اس علم کی مہارت پیدا کرتے ہیں۔ کہتے ہیں حضور داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمتہ کے مرید و خلیفہ شیخ ہندی جو عرف عام میں مجاورین دربار گنج بخشؒ کے جدِ امجد تھے۔ استدراج کے عالم متبحر تھے اور یوگ اور تنتر میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ حضور گنج بخشؒ نے انہیں زیر کر کے اپنے مریدین کے حلقہ میں شامل کیا تھا۔

چونکہ استدراج یعنی تنتر ودیا بھی ”سحر اسود“ میں ہی شامل ہے لہٰذا ذیل میں ہم ہندو مہا یوگیوں کے چند تانترک ٹوٹکے درج کرتے ہیں۔ جن کی واقعیت اور افادیت میں ذرہ برابر بھی شک نہیں۔

۱

دن میں تارے دکھانے کا تنتر

سفید سنر گوگل کو نرگس کے عرق میں بھگو دیں چوتھے دن نکال کر سکھا

لیں اور پیس کر آنکھوں میں ڈالیں دن میں تارے نظر آنے لگیں گے۔

۲

مردہ مچھلی پانی میں تیرانے کا تنتر

مردہ مچھلی پر بھلاواں کے تیل کی مالش کر کے اسے پانی میں چھوڑ دے پانی پر مثل زندہ مچھلی کے تیرتی ہوئی نظر آئے گی۔

۳

عورت کی چھاتیاں غائب کرنے کا تنتر

لاجونتی، جونک، کافور اور شنگرف رومی چاروں کو پیس کر ہاتھوں پر لگا دے اور جس عورت کو دکھا کر مٹھی بند کر دے گا اس کی چھاتیاں غائب ہو جائیں گی اور جب مٹھی کو کھول کر دکھائے گا تو چھاتیاں ظاہر ہو جائیں گی۔

اس کے توڑنے کا بہترین ورد لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ استغفر اللہ من کل شر النوائب ہے۔

۴

عورت کو برہنہ کرنے کا تنتر

کنواری کے ہاتھ کا کتا ہوا کچا سوت لے کر اس کے سات تار بنا کر منگل، سنیچر یا اتوار کے روز جس وقت کنجشکیں یعنی چڑا یا چڑی جفتی کریں،

ہر جفتی پر اسے دیکھتے ہوئے ایک گرہ دیں یہاں تک کہ سات گرہ ہوں گرہ پر مندرجہ ذیل منتر بھی پڑھیں۔

اوم برھما یا سدیو — اوم برھما باسدیو
اوم برھما باسدیو — اوم برھما باسدیو
اوم برھما باسدیو — اوم برھما باسدیو
اوم برھما باسدیو

یاد رکھیں یہ منتر سات بار سات گرہ دیتے وقت پڑھنا لازم ہے اس رشتہ یعنی بٹے ہوئے دھاگے کو اگر کسی راستہ میں ڈال دیں تو جو عورت اس پر سے گزرے اس کا آزار بند ٹوٹ جائے گا۔ اگر اسی دھاگے کو کسی عورت کے بازو پر باندھیں تو وہ محبت میں دیوانی ہو جائے گی۔

۵

مور کبوتر مرغ وغیرہ پر قدرتی تحریر کا منتر

مور، کبوتر، مرغ کسی بھی پرندے کے انڈے کو لے کر روغن بھلانواں، سرکہ اور نوشادر ملا کر ایک محلول تیار کرے اور محلول سے اس انڈے پر کچھ نقش کرے۔ جب وہ بچہ نکلے گا تو اس کے پروں پر ویسا نقش موجود ہوگا۔

۶

مرغ کی بانگ بند کرنے کا منتر

ایک ورم رانگ یعنی قلعی کسی مرغ کی گردن میں باندھ دیں وہ بانگ دینا بند کر دے گا۔

۷

درخت کو فوراً بار ور کرنے کا منتر

اگر آپ کو مطلوب ہو کہ کسی درخت میں فوراً پھل آ جائیں تو اس کے لئے جب مادہ گاؤ کا حمل ساقط ہو تو اس کے ساقط شدہ بچے کا کلیجہ نکال کر خشک کر لیں۔ اس کے بعد مرچ سیاہ، سونٹھ کے ساتھ ملا کر پیپل کے پتوں کے پانی میں اس کی گولیاں بنائے۔ جب تماشا دکھانا منظور ہو گولی کو پانی میں گھس کر درخت پر مارے۔ دو گھڑی میں درخت پھل پھول لے آئے گا۔

۸

فوراً فصل اگانے کا منتر

انگور کے نیچے کی مٹی، خرگوش اور الو کا خون، تھوہر اور تنبول کی پتی اور مٹران سب کو لے کر بھیڑ کے پیشاب میں کھرل کرے۔ اس

لعاب میں جس قسم کے دانے چاہے بھگو دے۔ پھر کسان کی ہل ڈالی ہوئی زمین میں انہیں ڈال دے۔ تھوڑی دیر میں وہ دانے اُگ آئیں گے۔

۹

ہتھیلی پر سرسوں جمانے کا تنتر

پہلے سرسوں لاکر اپنے ہاتھ سے صاف کریں۔ اس کے بعد سیاہ کتیا کے دودھ میں اسے سات بار تر کر کے سایہ میں خشک کریں پھر دھوپ (گوگل) دے کر کورے برتن میں مٹی بھر دیں اور ہوا سے پوشیدہ کر دیں۔ چار گھڑی میں سرسوں پھوٹ نکلے گی۔

۱۰

بچے کے دانت کا تنتر

جب بچے کا پہلا دانت ٹوٹے تو اسے زمین پر نہ گرنے دے۔ اگر اس کو کوئی بانجھ عورت اپنے پاس رکھے تو اس کے ہاں اولاد نرینہ ہو اور اگر کسی عورت کی کمر سے باندھے تو اسے کبھی حمل نہ ٹھہرے، اگر کوئی شخص اس کو اپنے پاس رکھے تو اس کے تمام کاروبار درست رہیں اور اس کے دشمن اس کی غیبت پر قادر نہ ہو سکیں۔

۱۱

عداوت کا بہترین تنتر

دو دوستوں میں بغض و عداوت ڈالنے کے لئے چوہے اور بلی کے بال اور آشیانہ زاغ سفید کی لکڑی کے ساتھ جلائے اور اس خاکستر کو جن دو دوستوں کے درمیان ڈالے گا ان کے مابین بغض و عداوت قائم ہو جائیں گے لیکن یہ عمل زوال ماہ قمری میں کرنا ضروری ہے۔

۱۲

پچھلے جنم کے احوال معلوم کرنے کا تنتر

روغن تخم انکول اور روغن زرد ملا کر چراغ میں جلاؤ اور اس طرح جو سیاہی حاصل ہو اسکا کاجل بناؤ جب چندرماں پکھ نچھتر (منزل قمری نثرہ) میں آئے اسے آنکھوں میں ڈال لو۔ کوئی پچھلے جنم کے حالات بیان کرنے لگے گا۔ یہ منتری بیت پنڈت راج نارائن جی کھٹ شاستری مصنف چیتاؤنی کا تجربہ شدہ تنتر ہے۔ منزل قمری کے لئے زنجانی جنتری مطلوبہ سال ملاحظہ کریں۔

۱۳

دیوی دیوتاؤں کے درشن کرنے کا تنتر

انکول کا پھل لے کر اس کا تیل نکالو یا نکلوا کر اس میں نگہ کے پھل کو

حل کر کے آنکھوں میں ڈالو۔ تمام دیوی دیوتا نظر آنے لگیں گے۔ پنڈت رادھے شام جی سانگلہ والے کا آزمودہ تنتر ہے۔

۱۴

جوئے میں کامیابی کا تنتر

جس اتوار کو ابھیجت نچھتر (منزل قمری بلعہ) ہو اس سے قبل سنیچر کے دن شام کو چار درختوں کو نیوتا دے آئے یعنی ان کی جڑوں میں دودھ سیندور وغیرہ ڈال آئے۔ پھر صبح کو جا کر ان درختوں کی جڑوں میں سے کچھ اکھاڑ کر لے آئے اور اپنے مکان میں صاف کر کے ان کو گوگل کی دھونی دے۔ پھر ان چاروں جڑوں کو ایک نقرئی تعویذ میں بند کر کے دائیں بازو پر باندھے۔ جوئے یا ریس (گھڑ دوڑ) میں کبھی نہ ہارے گا۔ اسی کی جیت ہوگی۔ شری بالمکندی جی جہلم اندر کوٹ والے پنڈت جی کا آزمودہ تنتر ہے۔

۱۵

لکھے کو مٹانے کا تنتر

سنکھیا، نوشادر اور سہاگہ تینوں ہم وزن لے کر سفوف بنا لے۔ حروف مٹانے کے لئے تھوڑا سا سفوف پانی میں گھول کر لگا دے۔ خشک ہونے پر حروف مٹ جائیں گے اور کاغذ بالکل صاف ستھرا

رہے گا۔

۱۶

آدمی کو گھوڑا بنانے کا تنتر

بروز اتوار مردہ گھوڑے کا سر لے، اس کے منہ میں سن کے بیج اور کھیت کی مٹی بھر دے اور پھر اس کو ایسی جگہ گاڑھے جہاں انسان کا سایہ نہ پڑے اور پھر ہر روز اس کو باقاعدہ پانی دے تب اس جگہ درخت نمودار ہوگا۔ درخت کے بڑا ہونے پر اس کی چھال کی رسی بنائے۔ اس رسی کا پھندا بنا کر آدمی کے گلے میں ڈالے گا وہ گھوڑا بن جائے گا۔

۱۷

محبت کا تنتر

اتوار کے دن جب پکھ نچھتر (منزل قمری نثرہ) ہو صبح سویرے اٹھے باہر جا کر مدار (آک) کی جڑ اکھاڑ لائے۔ اس کے بعد چولائی کے ساگ کا رس نکال لیں اور اس کو بھیڑ کے تازہ خون میں ملا کر اس آک کی جڑ کو اس محلول میں حل کر لیں۔ جب اچھی طرح حل ہو جائے پھر اس میں سرکہ ڈال کر خشک کر لیں۔ اس کاجل کو جو شخص اپنی آنکھوں میں لگائے گا اسے دیکھنے والا ہر شخص اس پر فریفتہ و شیدا ہو جائے گا۔ یہ سوامی رام تیرتھ جی کا آزمودہ ہے آپ نے اس کاجل کا نام موہنی کاجل

رکھا ہوا تھا۔

۱۸

موہنی تلک کا تنتر

لاجونتی کا پھول اور کنڈیاری کے پھول گوروچن کو خوب چن کر صاف کر کے کوٹ لیں اتنا کہ سفوف بن جائے اس میں شہد ملا کر گولیاں بنالیں جب ضرورت پڑے اس کو گھس کر ماتھے پر تلک لگالیں اسے جو دیکھے فریفتہ ہو جائے۔

۱۹

شادی بیاہ کے سنجوگ کا تنتر

جس شخص یا عورت کی شادی نہ ہوتی ہو اس کے لئے بہترین تنتر ہے روہنی (منزل قمری ثریا) نچھتر والے سنیچر وار کو سات سفید بیلوں کو نمک گڑ کھلائے اور اس دن مکوڑوں کے بل پر اناج ڈالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شادی حسب منشا ہو جائے گی۔

۲۰

حصول دولت کا تنتر

باز کی بائیں آنکھ نکلوا دے اور اس آنکھ کو انگوٹھی میں نگینہ کی جگہ

لگوائے جہاں کہیں جائے مال و دولت کی کمی نہ ہو گی۔

۲۱

لذت جماع کا تنتر

کافور اور ہینگ دونوں کو خوب پیس کر شہد میں ملائے اور اس لیپ کو عضو تناسل پر لگائے اور خشک ہونے کے بعد جس عورت سے ہم بستری کرے وہ تابع فرمان ہو، ساری عمر دامن نہ چھوڑے۔

۲۲

مرض "اٹھرا" دور کرنے کا تنتر

چاندنی اتوار کو پچھ (منزل قمری نثرہ) نچھتر ہو۔ نیم کی کونپلیں لا دیں، نیم کے برابر کالی مرچ لے کر رگڑ لیں۔ بعد ازاں مسور کے دانے کے برابر گولیاں بنالیں۔ جب عورت حاملہ ہو جائے یعنی حمل ہونے کے پانچ ماہ بعد صبح سویرے اٹھ کر تازہ پانی یا دودھ کے ساتھ کھلانی شروع کر دیں۔ جب بچہ پیدا ہو اور دودھ پینا شروع کرے تب اس عمل کو چھوڑ دے۔ بچہ زندہ سلامت رہے گا اور "اٹھرا" کا مرض پھر نہ رہے گا۔

۲۳

دوسرے کے لئے عورت کی شہوت بند کرنے کا تنتر

پیر کے روز مرگشر نچھتر (منزل قمری ہقعہ) ہو سپاری کو خوب کوٹ کر

پیس لیں اور اس میں اپنا ویرج یعنی منی ملالیں۔ اس لعاب کو پان میں رکھ کر جس عورت کو کھلائیں گے وہ کسی غیر مرد کے قریب نہ جا سکے گی۔ اس کی شہوت غیر کے لئے بستہ ہو جائے گی۔

۲۴

مرد کی شہوت باندھنے کا تنتر

عورت چاند گرہن یا سورج گرہن کے وقت تانبے کے لگن (ٹب) میں بیٹھ کر فضا کھلی میں نہائے اور اس طرح وہ پانی جو ٹب میں اکٹھا ہو وہ کسی نہ کسی طرح کسی مرد کو پلادے۔ وہ مرد کسی غیر عورت پر قابو نہ پا سکے گا بس اسی کا ہو کر رہے گا۔

باب ۸

ہندوؤں کا کالا علم

جنتر ودیا

جنتر سنسکرت زبان کا لفظ ہے اس سے مراد نقوش و تعویذات ہیں۔ اہل ہنود میں پراچین بھارت سے رشی منی اس علم سے موقع بموقع استمداد حاصل کرتے رہے ہیں۔ ہم نے خود بڑی تحقیق و تدقیق سے چند مفید و کرشمہ نما جنتر اکٹھے کئے ہیں۔ پاک و ہند کے عوام کے استفادہ کی خاطر درج ذیل ہیں۔

یہ ممکن ہے یا ہو سکتا ہے کہ آگ جلنا اور برف پگھلنا چھوڑ دے سورج گوشۂ مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہونے لگے۔ چاند اپنی ٹھنڈک چھوڑ دے، پانی اپنی روانی کو خیر باد کہہ کر ہمیشہ کے لئے ساکن ہو جائے پہاڑ چلنے لگیں۔ سر بفلک درخت سطح زمین پر اگنے کی بجائے زمین کے

نیچے اگنے لگیں اور پرند چرند انسانوں کی طرح بات چیت کرنے لگیں۔ یہ سب کچھ ممکن ہے مگر یہ کبھی ممکن نہیں ہو سکتا کہ مندرجہ ذیل جادو صفت جنتروں کا اثر خالی جائے۔ ان کی کرشمہ سازی سے میں نے بارہا سرسوں کو ہتھیلی پر جمتے اور پھولتے پھلتے دیکھا ہے۔ ان کی بدولت مفلس دولت دنیا سے مالا مال ہو گئے۔ سینکڑوں برگشتہ قسمت لوگوں کو آسودگی اور خوشحالی نصیب ہوئی اور دیکھتے دیکھتے عزت و شہرت اور کامرانی ان کے گھر کی کنیزیں بن گئیں۔ بانجھ عورتوں کے اولاد ہو گئی۔ جن بر لب گور مریضوں کو جینے کی کوئی امید نہ رہی تھی اور جو سب طرف سے مایوس ہو گئے تھے ان کو دوبارہ زندگی نصیب ہوئی۔

الغرض یہ نقوش صرف لایعنی جنتر نہیں بلکہ ہندو یوگیوں کے استدراج کے کرشمے ہیں۔ جن میں ان کی مقناطیسی کشش معلوم نہیں کتنے ہزار سال تازہ روح پھونکتی رہی ہے۔

ان جنتروں کی مشق یا دان کے لئے بہترین وقت چاند گرہن پورن ماشی یا نوچندی اتوار ہے۔ ان جنتروں کی مشق یا دان جس جگہ منظور ہو اسے اچھی طرح سے دھوپ کی دھونی دے کر پاک صاف کر لو۔ چندن کی دھونی بھی نہایت بہتر ہے۔ پھر جگہ کو خوب صاف ستھرا بنا کر خیالات من ومائی کو خیر باد کہہ کر زمین پر آسن بچھا لو۔ کمرہ میں دھوپ یا چندن کی دھونی دے کر اپنے مرشد یا روحانی گرو کی تصویر کو نظروں کے سامنے قائم کر لو بلکہ اس طرح سمجھو کہ وہ تمہارے سامنے حاضر و ناظر ہے۔ اس کے بعد ۱۰۸ دفعہ اس

مرشد یا روحانی گرو کا نام ورد کرو۔ اس کے بعد کالی سیاہی سے یا زعفران سے جس نقش یا جنتر کی ویت منظور ہو ۱۰۸ دفعہ بھر لو۔ اس طرح آپ اس نقش یا جنتر کے عامل ہو جائیں گے۔ پھر جب جی چاہے حسب موقع اسے بھر کر کام میں لا سکتے ہیں۔

تعویذ یا جنتر کے باندھنے کے لئے بھی خاص ہدایات ہیں مضبوط ارادہ اور یقین کامل کے ساتھ ۱۰۸ مرتبہ اس خیال کو دل ہی دل میں دہراؤ کہ جس مقصد کے لئے تعویذ یا جنتر باندھا جا رہا ہے اور یقین کرو کہ وہ مقصد ضرور پورا ہوگا۔

ضرور ضرور ضرور اسی طرح ۱۰۸ بار ضرور پر زور دیتے ہوئے اپنی خواہش کو دل میں دہراؤ۔ اس کے بعد تعویذ یا جنتر پہننے والا اگر مرد ہے تو دائیں بازو پر جنتر کو باندھے اور اگر عورت ہے تو بائیں بازو پر جنتر کو باندھے۔ ہر صبح بیدار ہونے کے بعد حوائج ضروری سے فارغ ہو کر ۱۶ مرتبہ اپنی خواہش کا خیال کرو اور سوچو کہ وہ پوری ہو رہی ہے یا تم اپنے مقصد کو طلسمی تعویذ یا جنتر کی برکت سے حاصل کر رہے ہو۔

جنتر کو تیار کرنے کے بعد اسے نہایت پاکیزہ جگہ میں رکھا جائے اور ہمیشہ نیک خواہش کے لئے استعمال کیا جائے۔ ورنہ محنت ضائع ہو جائے گی۔ طریق مندرجہ بالا سے ہر ایک جنتر تیار کر کے دوسروں کو بھی پہنایا جا سکتا ہے مگر جو پہنے اس کے لئے "جنتر پہننے سے قبل ہدایات کی پابندی لازمی ہے۔

۱

لوح مقصود

مندرجہ ذیل جنتر پہننے والا دولت، شہرت، عزت، خوش اقبالی اور حسن صحت کی لازوال دولت سے مالا مال ہو گا۔ جس کام میں ہاتھ ڈالے گا اس میں بطور احسن کامیابی حاصل کرے گا۔ بالخصوص تجارت اور کاروباری امور میں اسے سو فیصدی نفع ہو گا۔

۳ی	۵و	و	ح
ع	حج	ح	ع
ک	۸	ک	ح
۸	ھ	x	ک

۲

لوح مراد

مندرجہ ذیل تعویذ یا جنتر کے پہننے سے ہر بیماری سے شفا حاصل ہو گی۔ شورپختی اور منحوس ستاروں کے ناخوشگوار اثرات کا آناً فاناً خاتمہ ہو جائے گا۔ زمیندار لوگ اس جنتر کو پہنیں گے تو ان کا فصلی کھیت خوب پھلے گا۔ الغرض اس کی برکت سے لاعلاج بیماری دور ہو گی۔ مشکلات اور

مصائب سے گلوخلاصی ہو جائے گی۔

۸ ۳	۹ ۵	۹	ح
ع	۳	ں ح	ع ۸
۸ عج	۸ د	ک	ح
۸	۷	ر x	ک ہ

۳

لوحِ اقبال

اس تعویذ یا جنتر کے پہننے سے بلند اقبالی، فارغ البالی اور خوش حالی نصیب ہوگی۔ طالب علم امتحان میں کامیاب ہوں گے۔ مجرم جرم کی مشکلات سے چھوٹیں گے۔ مقدمات دیوانی و فوجداری میں جیت ہوگی، اس جنتر کو کمر میں پہننے سے بے پناہ قوت امساک پیدا ہوگی۔

۳ م	۳ ہ	و	۹
غ	ح	حہ	ع ف
۹ ع	۸م	ک	۹
۸	x	x م	s ۹

۴

روشن چراغ جنتر

بانجھ عورت بھی اس تعویذ یا جنتر کے پہننے سے بامراد ہو سکتی ہے، اس کے بطن سے خوبصورت اور تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ صاحب اقبال دولت مند اور نیک عمل ہوگا اور خاندان کا نام روشن کرے گا۔

ب	دی	ص	ح
ر	3	ɤح	ɤ6
ɤح	دɤ	د	۸ ۵
ɤ	ɤ-	دɤ	ɤح

۵

اسقاط حمل روکنے کا جنتر

اگر کسی عورت کو اسقاط حمل کا خطرہ ہو یا پھر اس کی جسمانی حالت ہی کچھ ایسا نقص ہو کہ اس کے حمل ساقط ہو جاتے ہوں یا اولاد پیدا ہوتے ہی مرجاتی ہو یا مری ہوئی اولاد پیدا ہوتی ہو تو وہ اس جنتر کو اپنی بائیں ران پر باندھ لے۔ حمل یا اولاد محفوظ رہے گی۔

دد	3x	ص	ح
ع	3	ر3	37
3ɤ	ھ	ک	ہ
ɤ	ɔc	30	33

۶

پتر داتا جنتر

جس عورت کے ہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں وہ اگر اس جنتر کو اپنے بائیں بازو پر باندھ لے تو خوبصورت لڑکا پیدا ہوگا۔

ɤھ	ح3	و	ح
ے	ɤ	ɤع	ɤx
ɤ5	ɤک	ک	ہ
ɤ	ɔc	ɤɤ	ɤح

۷

ہر قسم کے بخار دور کرنے کا جنتر

جس وقت بخار چڑھتا ہو اس سے کم از کم تین گھنٹہ قبل اس تعویذ

یا جنتر کو پہن لیا جائے۔ بخار نہیں ہوگا۔ اگر مریض پر کسی ناپاک روح کا غلبہ ہو تو اس تعویذ یا جنتر کو بازو پہ باندھ کر ہرمل کی دھونی دی جائے۔ بد روح دفع ہو جائے گی۔

۹	x	x	[illegible]
x	x	۴ے	۹
x	۸	x	x
x	x	۸	x

۸

تسخیر قلوب کا جنتر

اس تعویذ یا جنتر کا پہننے والا جس سے آنکھ ملا کر بات کرے گا، وہی مہربان ہوگا۔

۴ص	۳۸	ص	ح
ح	۳	یص	حص
۳۵	xص	ی	۸
۴	x	عص	عص

۹

پاگل پن دور کرنے کا جنتر

پاگل کے گلے میں اس جنتر یا تعویذ کو پہنا کر قدرت خدا کا تماشا دیکھیں پاگل اس جنتر کی کرشمہ سازی سے ہوشمند بن جائے گا۔

۸ی	xص	ص	ح
ع	۳	صص	ص۸
۴ص	۸ع	ی	۸
۴	x	۳ص	۳ص

۱۰

آسیب دور کرنے کا جنتر

۸۵	x	ح	۹
ع	x	۴	۸۳
۸ع	۸۵	ی	۵
۴	x	۳	۳

جن گھروں میں ناپاک ارواح کا مسکن ہو اور بھوت پریت کا ڈیرا

ہو۔ اس گھر کو ان بلاؤں سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ جنتر نہایت بہتر اور مجرب المجرب ہے۔ فرش زمین کے نیچے اس جنتر کو گاڑ دو۔ فوراً ہی ناپاک روح یا بھوت پریت بھاگ جائیں گے۔

۱۱

موہنی جنتر

اگر کسی کا محبوب ناراض ہو یا قابو میں نہ آتا ہو اس مرد یا عورت کے لئے یہ جنتر نعمت غیر مترقبہ ہے۔ عورت اسے اپنے جوڑے میں باندھے اور مرد اس جنتر کو گلے میں ڈالے محبوب قدموں میں آ گرے گا۔

۸ ع	^	۸ ط	ح
۸۸	ک	۸	ر
ط	۸۸	3	۸ ع
۸	۸ ک	ع	۸ ھ

۱۲

لوح بُغض و عداوت

اس جنتر کو لکھ کر آگ کے نیچے دبایا جائے اور ساتھ ان دونوں اشخاص کے نام بھی لکھ دے۔ اس طرح کہ ایک لوح کے دائیں

اور ایک لوح کے بائیں طرف۔ دونوں کے درمیان عداوت و بغض قائم ہو گا۔

ع	ک	۸	ع
3 ۸	ع ع	۸ ۸	۸
ک ع	ھ	c ۸	۸ ع
6 3	ع 3	ع ن	م 7

۱۳

لوح امساک

اس لوح کو لوہے کے پترہ پر بنا کر اگر کوئی اپنی کمر سے باندھ لے تو جب تک اس لوح کو دور نہ کیا جائے گا امساک قائم رہے گی۔

ط	ط×	3 ع	6 ی
ص 3	ع 3	ص ع	ن
۸ 3	۸ ن	۸ ط	۸ ع
♀	ے×	4	6 و

۱۴

لوحِ طلسم

اس جنتر کے پہننے سے بچے ہر قسم کے آسیب اور بیماری اور نظر بد سے محفوظ رہیں گے۔

۸	3	ک
ع	عج د	ں
ص	ح	غ
عع	عح	عح

باب ۹

عربستان کا سحر الاسود

زائد النور کے قمر کے طلسمی اثرات

وسعت افلاک میں جگمگانے والے ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں ان گنت اجرام ہم سے مختلف فاصلوں پر واقع ہیں ان سب میں ہم سے قریب ترین جرم فلکی چاند ہے جسے فارسی میں ماہ، عربی میں قمر، سنسکرت میں چندرماں لاطینی میں لونا اور انگریزی زبان میں مون کہتے ہیں۔

چاند ہماری زمین سے جدا ہونے والا ایک جرم عظیم ہے اور کم وبیش دس لاکھ میلوں کی دوری پر اس کے گرد گھوم رہا ہے۔ ہماری زمین سورج سے اکتساب نور کرتی ہے اور چاند ہماری زمین سے کسب ضیا کرتا ہے۔ ہماری زمین کی گردشیں دو ہیں۔ ایک تو وہ سورج کے گرد گھومتی ہے اس گردش کو شمسی گردش یا گردش سالانہ کہتے ہیں۔ دوسری گردش

اس کے اپنے محور کے گرد ہے۔

اسی طرح چاند بھی دو گردشیں رکھتا ہے۔ ایک تو وہ زمین کے گرد گھومتا ہے جو ارضی گردش کہلاتی ہے اور دوسرے اس کی محوری گردش ہے۔ چنانچہ انہی چاروں گردشوں کا نتیجہ یہ ہے کہ چاند ہمیں کم و بیش نظر آتا ہے۔ اس کی یہ کمی بیشی پورے اٹھائیس دن تک قائم رہتی ہے اور اس کی یہ اٹھائیس صورتیں مع اپنے گرد و پیش کے ماحول کے اس کی اٹھائیس منزلیں کہلاتی ہیں جنہیں سنسکرت والے نچھتر اور اہلِ افرنگ کانسٹ لیشن کہتے ہیں۔

قدیم اہل ہند کی طرح اہل عرب کا علم نجوم انہی منازل القمر یا نچھتروں پر ہی بڑی حد تک محدود تھا۔ وہ ان سے نہ صرف اوقات کی پیمائش کرتے بلکہ ان سے موسموں کا بھی تعین بھی کر لیتے تھے اور پھر چند صدیاں قبل از اسلام کے کاہن تو ان منازل القمر سے قسم قسم کے اعمال سحر وابستہ کرنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔

منازل القمر کی تنجیمی کیفیات اور ان کے طلسمی اثرات کی تفصیل کے لئے ایک الگ دفتر ہونا لازمی ہے۔ سر دست ان کو بالاختصار بیان کیا جاتا ہے تاکہ قارئین کو معلوم ہو کہ چاند کا یہ گھٹنا بڑھنا جو بادی النظر میں نہایت معمولی نظر آتا ہے انسان اور اس کی دنیا پر کیسی کیسی حیرت انگیز طلسمی کیفیات نازل کرتا ہے۔

۱۔ منزل شرطین

اس منزل کو اہل ہند اسونی کے نام سے پکارتے ہیں اور قدیم چینی ماہرین فلکیات اسے پیح کے نام سے یاد کرتے تھے۔ اہل یونان اور لاطینی حکماء و علمائے نجوم نے اسے پگاسی کا نام بخشا ہے۔ یہ منزل صفر درجہ برج حمل سے ۱۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج حمل تک وسعت افلاک میں قائم ہے۔ ضفدع اور انجنب اس کے دو بڑے ستارے ہیں۔

اسونی کی شکل ماہرین فلکیات نے ایک گھوڑا سوار کی صورت پر مقرر کی ہے بعض اقوام کالدیہ، مصر، قرطنجہ کے ماہرین علم نجوم نے گھوڑے کا سر اس منزل قمری کا نشان مقرر کیا ہے۔ منجمین ہند اس منزل قمری کے موکل کو "اسونی دیو" کے نام سے پکارتے ہیں اور عبرانی ماہرین مخفیات نے اس موکل کا نام "شیطائیل" مقرر کیا ہے۔

منجمین ہند اس منزل قمری کا حاکم ستارہ ذنب بتاتے ہیں [illegible] ق م سے قبل منازل قمری کا شمار ثریا یا کرتکا سے شروع ہوتا تھا لیکن آج کل شمار اوّل پر اس منزل قمری کو قائم کیا گیا ہے۔ ہندو منجمین نے مشہور قوم دیش کو اس منزل قمری سے منسوب کیا ہے اور اسے فروخت، فن بت تراشی، تحصیل علم، محبت زن و شوہر، زیورات زیب تن کرنے، دوا شروع کرنے اور سواری خرید کرنے کے لئے مبارک قرار دیا ہے۔

اس منزل میں داخلہ قمر کے دن جو بچہ پیدا ہوگا وہ اعلیٰ طبیب ہوگا۔

کوئی فوجی افسر یا پھر گھوڑوں کا کامیاب سوداگر بننا اس کی قسمت میں لکھا ہے۔ ایسا مولود نہایت با اخلاق، سجاوٹ کا دلدادہ، خوب صورت اور شہرت یافتہ اور ذہین وفطین ہوتا ہے۔ یہ منزل قمری بڑے بڑے شہروں پر حاکم ہے اور جسد انسانی میں پیروں کا بالائی حصہ اس سے منسوب ہے۔

اس منزل کے ساتھ حرف **الف** منسوب ہے جسے بخور مشتری کے ساتھ ایک سو گیارہ مرتبہ منزل شرطین کے بدر کی روشنی میں بدر کی ٹکٹکی باندھ کر پڑھنے سے انسان وہ طلسمی قوت حاصل کر لیتا ہے کہ اس کے باعث اس کے دشمن اس کے زیر رہتے ہیں۔ اس عمل کے لئے ترک حیوانات لازم ہے اور عمل کی جگہ بھی بالکل پر سکوت ہونی چاہیئے۔

۲۔ منزل بطین

اس منزل کو اہل ہند بھرنی، اہل چین گوئی اور اہل لاطین انڈرومیڈہ کہتے ہیں۔ یہ ۱۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج حمل سے ۲۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج حمل تک وسیع ہے۔ الفراز، لطن قیطوس، الیفرغ اور درٹکس اس کے مشہور ستارے ہیں اس کی شکل ماہرین فلکیات نے حمّال یا مزدور کی صورت پر مقرر کی ہے۔ اہل ہند نے اس منزل کا موکل "یم دیو" یعنی فرشتہ موت مقرر کیا ہے لیکن اہل عبران اس کے موکل کو عائیل کے نام سے پکارتے ہیں۔ ماہرین فلکیات نے اس منزل کا حاکم سیارہ زہرہ کو مقرر کیا ہے۔

ہندو پنڈتوں نے اسے طبقات اسفل شودر وغیرہ سے منسوب کر رکھا ہے اور ان کے نزدیک قمر در بطین کے اوقات ہر قسم کے برے کام تباہ کاری، فریب کاری، مار دھاڑ، جاڑ پھونک، زہر خورانی کے لئے مناسب ترین ہوتے ہیں۔

قمر در بطین کے دن جو انسان پیدا ہوگا۔ شریر النفس ہوگا۔ وہ قتل و غارت کا دلدادہ ہوگا۔ اہل مصر معہ سوداگران جواہرات کو اسی منزل قمری سے منسوب کرتے ہیں۔ قمر در بطین کے زیر اثر پیدا ہونے والا بچہ بڑا ہو کر وفادار نکلتا ہے وہ اپنے اندر بلا کی قوت برداشت رکھتا ہے وہ چست و توانا کامیاب زندگی بسر کرنے والا اور ہر قسم کے افکار سے آزاد ہوتا ہے۔

شہروں کی گلیاں اور جسد انسانی کے پاؤں کے تلوے اسی منزل قمری سے منسوب ہیں۔ علاوہ ازیں جفاروں نے حرف باء کو اس سے بانسبت کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قمر در بطین کے ہلال پہ نظریں گاڑتے ہوئے بخور زہرہ کے ساتھ دو ہزار دفعہ حرف باء کا ورد انسان کے لئے غیب سے روزی کا سامان پیدا کرتا ہے۔ صرف ترکِ حیوانات اور خلوت کا میسّر ہونا لازمی ہے۔

۳۔ منزل ثریّا

اس منزل کو اہل ہند کرتکا، اہل چین مو اور اہل اطالیہ اپرٹیرز کہتے ہیں۔ یہ ۲۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج حمل سے دس درجہ برج ثور تک وسیع

ہے۔ میرق اس منزل کا مشہور و معروف ستارہ ہے۔ اہل ہند افواج افلاک کے سپہ سالار کو کرتکا کہتے ہیں اور اس کا نشان انہوں نے شعلہ مقرر کیا ہے اور ان کے قرین اگنی دیوتا اس منزل کا حاکم ہے۔ عبرانیوں کے نزدیک اس منزل کے موکل کا نام یذائیل ہے۔ اہل ہند نے اس منزل قمری کا حاکم شمس کو مقرر کیا ہے اور اشراف قوم یعنی برہمن اس سے منسوب ہیں۔

قمر در ثریا کے دن بچہ پیدا ہونے والا سفید پھولوں کا دلدادہ ہوتا ہے وہ ایثار پسند ہوتا ہے۔ جادوگروں اور فلسفیوں کا تعلق بھی اسی منزل قمری سے ہے قمر در ثریا کے اوقات میں تولد ہونے والا مولود کامیاب کان کن حجام اور کمہار بھی بن سکتا ہے۔ وہ طبعاً رنگین مزاج خوبصورت اور شہرت کا دلدادہ ہوتا ہے۔ جسد انسانی کا سر اور جنگل بھی اس منزل قمری سے منسوب ہیں۔

جفارین کرام نے اسے حرف جیم سے متعلق کیا ہے۔ بخور شمس کے ساتھ ثریا کے بدر پہ آنکھیں گاڑ کر ترپن (۵۳) دفعہ جیم کا ورد انسان کے اندر بے پناہ قوت مدافعت پیدا کر دیتا ہے اور وہ دنیا میں بڑے سے بڑا فرض سرانجام دینے کے قابل بن جاتا ہے۔ اس عمل کے لئے ترک حیوانات و خلوت لازمی امور ہیں۔

۴۔ منزل دبران

اس منزل کو اہل ہند روہنی، اہل چین ادئی اور اہل یونان سبیٹی کہتے ہیں

یہ دس درجہ برج ثور سے ۲۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج ثور تک وسعت افلاک میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے بڑے بڑے ستارے المخ، المنحر اور کاپوس ہیں۔ اہل ہند نے اس منزل یا نچھتر کو غزال احمر کی صورت پر متشکل کیا ہے اور مندر اور رتھ اس کے نشانات مقرر کئے ہیں۔ وہ اس منزل کا حاکم دیوتا "پرجاپتی" یا خالق کل کو متصور کرتے ہیں۔ عبرانیوں نے اس منزل کے موکل کا نام نزرائیل مقرر کیا ہے۔

اس منزل کا حاکم قمر ہے اور اہل ہنود کا طبقہ اسفل چنڈال شودر وغیرہ اس سے منسوب ہیں اور اس منزل میں داخلۂ قمر کا وقت تاجپوشی و دیگر مبارک تقریبات، نئے پودے لگانے، بیج بونے، قصبوں کی تعمیر بلکہ ہر اس کام کے لئے مبارک ہے جو اساس و قیام سے تعلق رکھتا ہے۔

قمر در "دبران" کے دن تولد ہونے والا انسان دولت مند، سوداگر پیشہ اور مال و منال جمع کرنے والا ہوتا ہے وہ قول کا پکا، سچا، خوبصورت صاف ستھرا اور قناعت گزین ہوتا ہے۔ انسان کا ماتھا اور آنگورستان سے منسوب ہیں۔

اس منزل قمر کا حرف "دال" ہے بخور قمر اور ترک حیوانات کے ساتھ دبران کے بدر پہ آنکھیں گاڑتے ہوئے ۳۵ بار اس حرف کا ورد کرنا اور اس کے بعد مندرجہ ذیل تعویذ ۳۵ بار لکھ کر آب رواں میں بہا دینا اس حرف کو مسخر کرنے کا عمل ہے۔

(تعویذ اگلے صفحہ پر)

اجب یانزرائیل

اجب یانزرائیل

جب یانزرائیل

اجب یانزرائیل

اس عمل کا عامل ایک متمول وامیر کبیر انسان ہوتا ہے اور جہاں جاتا ہے لوگ اسے آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔

۵۔ منزل ہقعہ

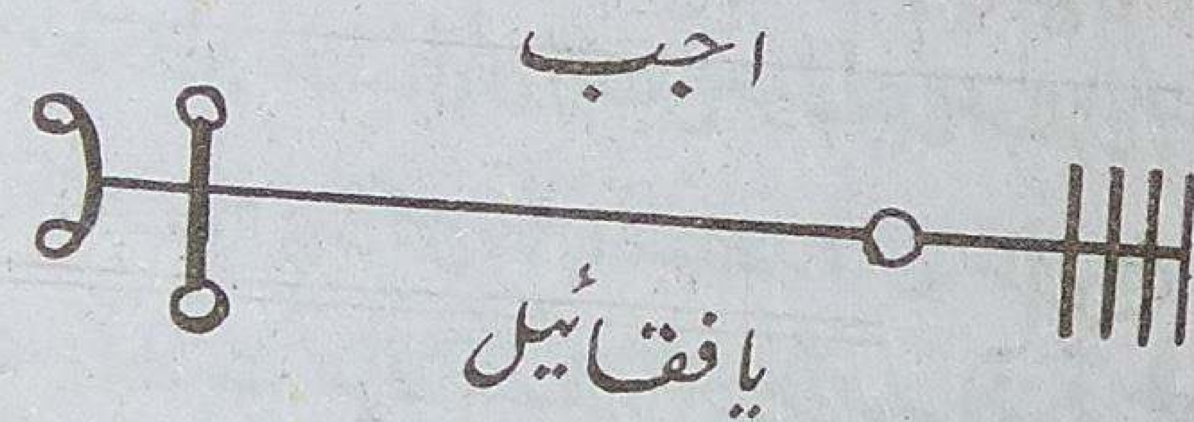
اس منزل کو اہل ہند مرگ شرا، اہل چین ماؤ اور اہل فرنگ پرسی کہتے ہیں۔ یہ ۱۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج ثور سے ۲۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج جوزا تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے بڑے بڑے ستارے الغول الکائن اور پرائما ہیڈم ہیں۔ اہل ہند نے اس منزل کو بارہ سنگھے کے سر کی صورت پر متشکل کیا ہے۔ اس منزل قمری کا حاکم سوم دیو ہے۔ عبرانیوں نے اس منزل کا موکل قضائیل مقرر کیا ہے۔

اسی منزل کا حاکم مریخ ستارہ ہے یہ منزل بھی ہندوؤں کے قرین طبقہ اسفل سے منسوب ہے۔ قمر در ہقعہ کا وقت خاطر و مدارات محبت زن و شوہر، نئے کپڑے خریدنا اور سلوانے کے لئے نہایت مبارک ہے۔ اس وقت پیدا ہونے والے بہترین تاجران عطریات، کامیاب جوہری، فاضل

مصنفین اور شہرت یافتہ فن کار ہوتے ہیں وہ طبعاً متلون مزاج ضرور ہوتے ہیں اور حریص بھی ہوتے ہیں۔ لہٰذا خدا انہیں کلام و تقریر کا بہترین ملکہ بھی عطا فرماتا ہے۔ انسانی جسم میں ابرو اور مرغزار بھی اس منزل سے منسوب ہیں۔

حرف ہائے ہوز اس منزل قمری سے منسوب ہے۔ بخورات مریخ اور ترک حیوانات جلالی کے ساتھ قمر در ہقعہ کے ہلال پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہوئے اس حرف کا ورد جاری رکھے اور مندرجہ ذیل نقش چھ بار لکھ کر چولہے کے نیچے دفن کردے وہ جس کسی سے جو بھی مانگے گا کوئی چیز پاس رکھتے ہوئے اس سے انکار نہیں کرے گا۔

نقش یہ ہے۔



۶۔ منزل ہنعہ

اس منزل کو اہل ہند آردرا، اہل چین پی اور اہل فرنگ ٹاری کے نام سے پکارتے ہیں۔ وسعت افلاک میں اس منزل قمری کا پھیلاؤ ۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج جوزا سے ۲۰ درجہ برج جوزا تک ہے۔ اس کے بڑے بڑے ستارے الدبران اور الرجل ہیں۔ اہل ہند نے اس منزل قمری کی شکل و صورت دھندہ کے ایک طوفان سے مشابہ قائم کی ہے کیونکہ اس کے اثرات

عالمگیر طور پر طوفانی ہیں۔ اس کا نشان انہوں نے ایک گوہر شب چراغ مقرر کیا ہے۔ اس حاکم کا دیوتا رُودر اور ستارہ راس ہے اور اسے طبقۂ اسفل کی قوم قصاب سے منسوب کرتے ہیں۔ عبرانی اس منزل کا موکل قلائیل بتاتے ہیں، قمر در ہنعہ کے وقت سزا دینا، عذاب دینا، جادو کرنا، تفرقہ بین الاقربا کے کام نہایت کامیابی سے کئے جا سکتے ہیں۔ اس وقت جو بچہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ ایک ماہر سوداگر غلہ ہوتا ہے۔ وہ کامیاب ساحر، بہترین مسمرسٹ اور ہپناٹسٹ بھی بن سکتا ہے۔ اسے قتل و غارت، عذاب دہی، کذب بیانی، چوری، فریب کاری اور زنا میں خاص مزہ آتا ہے۔ ایسا شخص نہایت بے وفا مغرور، ناشکر گزار، ظالم، عصیاں کار، فریبی اور جفا جو ہوتا ہے۔

منزل ہنعہ سے جسد انسانی کی آنکھیں منسوب ہیں اور اہل ہنود کے قریب یہ مندروں اور مٹھوں کا نچھتر بھی مانا جاتا ہے۔ اس منزل سے حرف واؤ بھی متعلق ہے۔ بخورات قمر اور ترک حیوانات کے ساتھ قمر ہنعہ کے بدر پر تیرہ[۱۳] گھڑی کے اندر اندر تیرہ ہزار دفعہ حرف واؤ کا ورد کرنا انسان میں بے پناہ قوت مقناطیسی پیدا کر دیتا ہے اور وہ ایک اعلیٰ درجہ کا ساحر بن سکتا ہے۔

۷۔ منزل ذراعہ

اس منزل کو اہل ہند پنرپس، اہل چین سی اور اہل فرنگ اُدر ایونس کہتے ہیں۔ یہ منزل وسعت افلاک میں ۲۰ درجہ برج جوزا سے ۳ درجہ ۲۰ دقیقہ

برج سرطان تک پھیلی ہوئی ہے اس کے بڑے بڑے ستارے المنطقہ، اللنبات اہتصام، قطبی تارہ البطلا لجوزا اور منکب ذوالعنان ہیں۔ ہندی ماہرین فلکیات نے اس منزل قمری کی شکل موتیوں کی مالا کی صورت کے مشابہ مقرر کی ہے اور اس کی حاکم آدتیہ دیوی افلاک کی دیوی ہے اور عبرانیوں نے اس منزل کا موکل عظائیل مقرر کیا ہے اور اس کا ستارہ مشتری ہے۔ اہل ہند نے اس منزل قوی کو طبقہ ثالث یعنی قوم دلیش سے منسوب کیا ہے اس طرح یہ اہل حرفہ اور سوداگر لوگوں کی منزل قمری ہے۔ قمر در ذراعہ کے وقت حجامت کرنا نہایت مبارک خیال کرتے ہیں اور ان کے نزدیک جو اس دن پیدا ہو وہ بڑا دھرماتما، سچا، سخی داتا، معزز، خوبصورت، شہرت حاصل کرنے والا اور مالدار انسان ہوتا ہے اور اس کا سبھاؤ نہایت نیک اور وہ خاموش طبیعت اور مرنجاں مرنج انسان ہوتا ہے۔ اہل ہند اس منزل سے جسد انسانی کی ناک اور غلہ جمع کرنے کے مقامات بھی منسوب کرتے ہیں۔

اس منزل سے حرف "زا" منسوب ہے۔ بخورات مشتری اور ترک حیوانات کے ساتھ بدر ذراعہ پر ٹکٹکی سے دیکھتے ہوئے سات سو دفعہ حرف "زا" کا ورد کرنا انسان میں ایسی طلسمی قوت پیدا کر دیتا ہے کہ وہ تجارت کرتے ہوئے اگر مٹی میں ہاتھ ڈالے گا تو وہ سونا ہو جائے گی۔

۸۔ منزل نثرہ

اہل ہند اسے پکھا، اہل چین شن اور اہل فرنگ جیمی نورم کہتے ہیں۔ وسعت

افلاک میں یہ ۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج سرطان سے ۱۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج سرطان تک پھیلی ہوئی ہے ۔ اس کے بڑے بڑے ستارے الحناء شعری یمانی اور کانوپس ہیں۔ اہل ہند نے اس منزل قمری کو ایک پھول سے مشابہ تصور کیا ہے اور اس کی شکل ایک تیر میں ترازو شدہ ہلال مقرر کی ہے انہوں نے اس منزل قمری کا حاکم برہسپتی دیوتا کو مانا ہے جو کہ دیوتاؤں کا گرو ہے اہل عرب کے ہاں اس منزل کا حاکم سیارہ زحل ہے اور عبرانیوں نے اس منزل قمری کا موکل طائیل مقرر کیا ہے۔

ہندو سوسائٹی کا طبقہ دوم کھشتری قوم بھی اس منزل قمری سے منسوب ہے ۔ فروخت ، فنون لطیفہ کا اکتساب ، زیورات کا استعمال نہایت مبارک ہے جبکہ چاند اس منزل میں ہو اور اگر کوئی اس وقت مولود ہو وہ غلہ کی تجارت میں بے شمار روپیہ کمائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ وزیر یا حاکم مطلق العنان بھی بن جائے اور لازم ہے کہ وہ سطح آب کے قریب رہے ایسا شخص طبعاً مستقل مزاج اور سخی بھی ہوتا ہے اور زندگی میں نیک نامی حاصل کرتا ہے۔

انسان کا بالائی ہونٹ اور گھروں کی بالائی منزلیں اس منزل قمری سے منسوب ہیں ۔ حرف ہائے حطی بھی اس منزل سے متعلق ہے ۔ منزل نثرہ کے بدر میں آنکھیں گاڑ کر اس حرف کو آٹھ سو آٹھ دفعہ ورد کرنا انسان کو تسخیر سلاطین و حکام کا عامل بنا دیتا ہے ۔ اسی عمل کے لئے بخورات زحل مکمل خلوت اور ترک حیوانات جلالی نہایت ضروری ہیں۔

۹۔ منزل طرفہ

اس منزل قمری کو اہل ہند اشلیکھا، اہل چین تشنگ اور اہل افرنگ کنسیری کہتے ہیں ۔ یہ پہنائے افلاک میں ۱۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج سرطان سے صفر درجہ برج اسد تک پھیلی ہوئی ہے اس منزل قمر کے بڑے بڑے ستارے الواسط "دادگر فردا" واریکبس اور پراسیاران یعنی الکلاب ہیں۔ اہل ہند نے اس منزل قمری کی شکل ایک چکر کے مشابہ مقرر کی ہے اور وہ سرپ دیوتا کو اس منزل قمری کا حاکم تصور کرتے ہیں ۔ اہل عرب نے اس منزل پر سیارہ عطارد کی حکومت مانی ہے ۔ عبرانیوں نے اس منزل کا موکل دائیل کو مقرر کیا ہے۔

اہل ہنود نے اس منزل قمری سے بھی طبقہ اسفل یعنی شودر چنڈال وغیرہ کو منسوب کیا ہے اور اسے جادو ، ٹونہ ، عذاب دہی ، عملیات بغض و حسد وغیرہ کے لئے مناسب خیال کیا جاتا ہے ۔ ان کے علم کے مطابق اس منزل قمری میں داخلہ ، قمر کے دن جو پیدا ہو وہ پھلوں کا کاروبار نہایت کامیابی کے ساتھ کر سکتا ہے اور اوّل درجہ کا طبیب بھی بن سکتا ہے ۔ ایسا شخص اخلاق کے لحاظ سے ایک بد دیانت اور فریبی انسان ہوتا ہے اور ناشکر گزاری تو اس کی فطرت ثانیہ ہوتی ہے ۔

منزل طرفہ سے جسد انسانی کے کان اور زیریں لب اور ریگستان منسوب ہیں ۔ اس سے حرف "طاء" بھی متعلق ہے پانچ تاریخ کے بڑھتے ہوئے چاند

پہ نظریں گاڑ کر تا غروب قمر حرف "طاء" کو بالمداومت ورد کرنا انسان کو سحر اسود کا بہترین عامل بنا دیتا ہے۔

۱۰۔ منزل جبہ

اس منزل قمری کو اہل ہند مگھا، اہل چین کوٹی اور اہل افرنگ ہائیڈرا کہتے ہیں۔ یہ منزل صفر درجہ اسد سے ۱۳ درجہ بیس دقیقہ برج اسد تک وسعت افلاک میں پھیلی ہوئی ہے اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے حمار الجنوبی، حمار الشمالی ہیں۔

اہل ہند نے اس منزل قمری کو ایک عالی شان عمارت کی شکل پر متصور کیا ہے اور پٹرس دیوتا کو اس منزل قمر کا حاکم مقرر کیا ہے عرب اس منزل قمری پر ذنب کی حکومت مانتے ہیں۔ عبرانیوں نے اس منزل کا موکل قہقائیل مقرر کیا ہے۔

اہل ہنود کے قریں طبقہ اسفل یعنی شودر قوم اس منزل قمری سے متعلق ہے۔ عرب اس منزل قمری میں کسی کی اہانت، تباہی، فریب کاری، کسی کو محبوس کرنے، زدوکوب کرنے، جلانے، زہر کھلا کر مارنے کے کاموں کی کامیابی کو وابستہ کرتے تھے۔

اس منزل قمری میں پیدا ہونے والے بچے عرب ماہرین فلکیات کے نظریہ کے مطابق امیر کبیر، کوہستان کی سیر و سیاحت کرنے کے شائق تجارت پیشہ، دلیر اور عورت سے نفرت کرنے والے ہوتے ہیں۔

صاحب طلسمات فلاطیس رقمطراز ہے کہ عرب ساحر اس منزل قمری سے ہونٹ اور منہ کا اوپر والا حصہ منسوب کرتے اور اس منزل قمری سے اناج کے صندوق بھی متعلق و منطبق کرتے تھے۔ وہ ابجد قمری کا حرف "ی" اس منزل قمری سے منسوب کرتے اور نوچندے اتوار کو جبکہ قمر اس منزل قمری میں ہو حرف "ی" کو لوح (سیسہ) پر دس بار لکھ کر گلے میں ڈالتے جس سے وہ اپنے دشمنوں پر مظفر و منصور ہوتے تھے۔

۱۱۔ منزل زبرہ

اس منزل قمری کو اہل ہند پوربا پھالگنی اور اہل چین لیئو کہتے ہیں اور اہل فرنگ اسے ہائیڈرا کا ہی ایک حصہ سمجھتے ہیں۔ یہ منزل ۱۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج اسد سے ۲۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج اسد تک پہنائے فلک میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس منزل قمری میں الجنوبی، الفرد، الظفراء بڑے بڑے ستارے واقع ہیں۔ اہل ہند نے اس منزل قمری کی شکل بستر یا کاوچ کے مشابہ مقرر کی ہے۔ وہ بھوم آدتیہ نامی دیوی کو اس منزل قمری کی حاکم مانتے ہیں۔ عبرانی اس منزل قمری کا موکل کلکائیل کو مانتے تھے۔

عرب ساحروں کے نزدیک اس منزل قمری میں ملاقات اکابر، خرید و فروخت، درخت لگانا اور کاروبار کرنا اچھا ہے۔ وہ اس وقت نکاح و سفر کی اجازت نہیں دیتے۔ اگر اس روز چودھویں ہو تو ان کے نزدیک اس رات زفاف نہایت بہتر ہے اور ان کے نزدیک اس دن پیدا ہونے والا

بچہ خوش مزاج، عزت دار ہوشیار ہوتا ہے۔ اسے پانی سے خطرہ ہوتا ہے لیکن وہ عمر دراز پاتا ہے۔

اس منزل قمری سے ابجد قمری کا "ی" منسوب ہے اور مقامات بے آباد و بازوئے راست بھی اسی منزل قمری سے متعلق ہیں۔ اگر کسی ویران مقام میں چالیس دن میں چالیس ہزار "ی" کا ورد کوئی کرے تو وہ شخص جس شخص سے آنکھ ملائے وہ شخص بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ عرب کے ساحر بالعموم اس منزل قمری میں اپنے اعمال سحر اسود سرانجام دیتے ہیں۔

منزل صرفہ

اس منزل قمری کو اہل ہند اترا پھالگنی اور اہل چین سنگ کے نام سے پکارتے ہیں۔ اہل فرنگ کے نزدیک یہ منزل قمری ہائیڈرا کا ہی ایک جزو ہے۔

یہ منزل قمری ۲۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج اسد سے دس درجہ برج سنبلہ تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے بڑے بڑے ستارے الجبہ، قلب الاسد اور زوہما ہیں۔ اہل ہند اس منزل قمری پر باگا دیوتا کو حاکم متصور کرتے تھے اور عبرانی اس منزل کا موکل ظفرآئیل کو مانتے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری میں شادی بیاہ، رسومات، نکاح، ملاقات امراء، وزراء، نیا کپڑا پہننا یا پہنانا، زمین پر بنیاد رکھنا، زمین کو اجارہ پر دینا، نام رکھنا، غسل زچہ اور سفر وغیرہ کاموں کو بہتر گردانتے ہیں۔

اگر اس منزل میں چودھویں کا چاند ہو تو نکاح کے لئے بُرا خیال کرتے اتوار کے دن قمر اس منزل پہ آئے تو باغ لگانے اور مکان کی تعمیر کے لئے اچھا سمجھتے تھے۔

اس منزل قمری میں پیدا ہونے والا بچہ سرخ و سپید رنگ کا، عقلمند، عالی حوصلہ، باکمال ہوتا ہے۔ اس کے جسم پر ضرور کوئی داغ یا خال ہوتا ہے۔ اس منزل قمری کا حرف "ل" ہے۔ نوچندی جمعرات کو جب چاند منزل قمری صرفہ میں ہو۔ اگر کوئی تین ہزار بار "ل" لکھے تو وہ اس منزل قمری کے موکل ظفرائیل کا عامل ہو جاتا ہے۔ طلسمات فلاطین کا مصنف تحریر کرتا ہے کہ حرف "ل" کا عامل کبھی نادار نہیں ہوتا۔ اس کے دست کی کشادگی کے خدا بزرگ و برتر غیب ہی سے بہتری کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔

۱۳۔ منزل عوا

اہل ہند اس منزل قمری کو ہست اور اہل چین اسے چانگ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اہل فرنگ اسے کرسٹرس کہتے ہیں۔ یہ منزل قمری ۱۰ درجہ برج سنبلہ سے ۲۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج سنبلہ تک پھیلی ہوئی ہے۔ ذنب الاسد اور الزاویہ اس کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔ اہل ہند اس منزل قمری کو ہاتھ کی شکل پہ متصور کرتے ہیں اور سورج کی مشہور دیوی سٹونڈا کو اس منزل قمری کا حاکم مقرر کرتے ہیں اور عبرانی ماہرین مخفیات نے اس منزل کو شقاقیل نامی موکل سے منسوب کر رکھا ہے۔

عرب ماہرین علوم مخفیہ اس منزل قمری میں چاند کے داخلہ کے وقت زراعت
اور تجارت شروع کرنے کا مشورہ دیتے۔ شادی بیاہ کرنے، سفر کرنے، مکان
بنانے، کپڑے بدلنے اور بنوانے، تخت نشینی، ملازمت کرنے، درخت لگانے
تعلیم شروع کرنے کے مبارک خیال کرتے۔ لیکن اس روز اگر چاند پورا ہو تو
شادی بیاہ کرنا موجب جدائی خیال کرتے۔

جمعرات کے دن ان کے نزدیک زیور وغیرہ بنانا اچھا ہے اس دن
پیدا ہونے والا بچہ ان کے علم کے مطابق خود پسند، دولت مند اور عمر دراز
ہوتا ہے۔ عرب ساحر اس دن دختر کی پیدائش کو نہایت اچھا سمجھتے۔ اس
دن پیدا ہونے والی لڑکیاں اکثر زندہ رہنے دی جاتیں۔ وہ بڑی ہو کر بڑی
خوش نصیب، خوش اخلاق۔ مالدار اور شوق علم رکھنے والی ہوتیں۔

اس منزل قمری کا حرف "میم" قرار دیا گیا ہے۔ اس منزل قمری سے
شروع کر کے چالیس یوم تک دس ہزار میم یومیہ لکھنے والا شخص اس حرف کا
عامل ہو جاتا ہے۔ اس عامل کو لوگوں کی نظروں سے مخفی ہو جانے کی قوت
حاصل ہوتی ہے۔ صاحب طلسمات فلاطیس اس حرف کے عامل کو آسمان پر
اڑ سکنے پر قادر بھی مانتا ہے۔

۱۴۔ منزل سماک

اہل ہند اس منزل قمری کو چترا اور اہل چین ین کہتے ہیں۔ اہل افرنگ
کوردی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ منزل قمری ۲۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج سنبلہ

سے ۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج میزان تک پھیلی ہوئی ہے۔ زبنیہ، دانٹورمپاٹرکس
اور مرکب اس منزل قمری کے مشہور ستارے ہیں۔ اہل ہند اسے شمع فروزاں
یا دُرِ رخشندہ کی شکل وصورت پر متصور کرتے ہیں اور تواشتر دیوتا کو اس کا حاکم
مانتے ہیں۔ عبرانی ساحر اس کے مؤکل کو سفرائیل کے نام سے یاد رکھتے تھے۔

عرب ماہرین علوم مخفیہ اس منزل قمری میں چاند کے داخلہ کے وقت عقیقہ
کرنے، نئے گھر میں جانے، مکان بنانے، سواری کرنے، زیورات تیار کرنے
کپڑا بننے اور علاج معالجہ شروع کرنے کو اچھا سمجھتے تھے۔

مشہور ومعروف یونانی ماہر فلکیات روحانیات حکیم ہرمس کے قول کے
مطابق اس منزل قمر میں چاند کے داخلہ کے وقت نکاح وشادی بہتر نہیں،
لیکن اگر اس رات چاند پورا ہو تو پھر تزویج نکاح کے لئے بہتر ہے۔ اگر جمعہ
کے دن قمر اس منزل قمری میں آئے تو وہ دن تخت نشینی، نام رکھنے، زیور
پہننے، اناج رنگ دیکھنے کے لئے نہایت اچھا ہے۔

عرب ماہرین مخفیات قرین اس دن پیدا ہونے والا بچہ میانہ قد کشادہ
سینہ، بے کینہ صاحب ہمت، دولت مند ہوتا ہے۔ عمر اس کی دراز ہوتی
ہے لیکن سفر میں طرح طرح کے مصائب کا سامنا کرتا ہے۔

اس منزل قمری کا حرف "نون" قرار دیا گیا ہے۔ اس منزل قمری سے
شروع کر کے پچاس دن تک ایک ہزار بار یومیہ حرف نون لکھنے والا انسان جملہ علوم
کا عالم باعمل ہو جاتا ہے اور اسے لوگوں کے قلوب پڑھ لینے کی قوت حاصل
ہو جاتی ہے۔

۱۵۔ منزل غفرہ

ہندو منجمین اسے سواتی، چینی ماہرین روحانیات تچن اور اہل فرنگ ورجینیس کہتے ہیں۔ اس کا پھیلاؤ وسعت افلاک میں ۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج میزان سے ۲۰ درجہ برج میزان تک ہے۔ کافر، الغراب اور ساغینوس اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔ اہل ہند اسے شمشیر کے مشابہ متصور کرتے ہیں اور رب الھوا وایو دیوتا کو اس پہ حاکم مانتے ہیں اور عبرانی ماہرین مخفیات اس منزل قمری کے موکل کا نام ہنمائیل بتاتے ہیں۔

عرب منجمین وساحر اس منزل قمری میں عمارت بنانے درخت لگانے نئے گھر میں جانے، شادی ورسم ونکاح کرنے ملاقات بزرگان طلب حاجات کے کاموں کو سعد ومبارک خیال کرتے تھے۔

اس دن اگر قمر منزل غفرہ میں داخل ہو تو جو بھی بچہ پیدا ہو ان کے نزدیک ہوشیار، ایمان دار، شکر گزار اور عمر طبعی کو پہنچنے والا خوش حال، صاحب اولاد اور راست گو ہوتا تھا۔

حرف "س" منزل غفرہ کا حرف ہے۔ صاحب طلسمات فلاطیبس رقمطراز ہے کہ عرب ساحر حرف "س" کو جامع المتفرقین خیال کرتے ہیں جس دن قمر منزل غفرہ میں داخل ہو رات پندرھویں ہو تو قمر کی روشنی میں ساٹھ حروف "س" زعفران سے لکھ کر جس کسی کو پلا دیں والہ وشیدا ہو جائے گا۔ اس حرف کا عامل دنیا میں محبوب خلائق ہوتا ہے۔

چونکہ پندرھویں شب تک چاند کا نور بڑھتا اور قائم رہتا ہے۔ لہٰذا اس باب میں زائد النور کے چاند کی منازل کا ذکر کیا گیا ہے۔ پندرھویں شب کے بعد اٹھائیسویں شب تک چاند کسر النور کا ہوتا ہے۔ اس چاند میں مختلف منازل قمری کے لحاظ سے مختلف تخریبی اعمال سحر الاسود کے سر انجام دیئے جاتے ہیں۔

لہٰذا ان تخریبی اعمال والی منازل القمر کو ایک علیحدہ باب میں بیان کیا جاتا ہے۔

باب ۱۰

عربوں کا کالا علم

قمر کسر النور کی منزلیں

سولھویں رات سے چاند گھٹنا شروع ہوتا ہے گھٹتے ہوئے چاند میں عرب ساحر بالعموم تخریبی اعمال کو سرانجام دیتے تھے۔ ان تیرہ منازل القمر کا ذکر جن میں قمر سولھویں شب سے اٹھائیسویں شب تک رہتا ہے۔ ان کے اعمال سحر اسود سمیت درج ذیل ہے۔

۱۶۔ منزل زبانا

اہل ہند اس منزل قمری کو وساکھا، اہل چین اسے کیو اور اہل فرنگ اسے طرپل وعرایض کانسٹیلیشن ورجی نیئس میں ہی شامل سمجھتے ہیں۔ یہ ۲۰ درجہ

برج میزان سے ۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج عقرب تک پھیلی ہوئی ہے۔ سماک رامح، فورامن، پرنسپ اور آرستایا سماک اعزل اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل میں درخت لگانے، زیور پہنانے، نیا کپڑا کاٹنے زراعت کاٹنے کو نیک سمجھتے، شادی بیاہ سفر کرنے کو نحس بتاتے خاص کر جب بدر اس منزل میں ہو شادی بربادی، خاوند کی تباہی کا اندیشہ ظاہر کرتے۔

اس منزل سے حرف "عین" منسوب ہے اس کا ثانیہ خاکی کا ہے، عدد رقمی ۷۰ اور ملفوظی ۱۳۰ اور عددی ۱۹۲ مجموعے۔ اس کا ۳۹۲ طرح ۱۲ باقی ۳۸۰ حصہ ۱۲۶ اور تصرف اس عمل کا عرب ساحروں کے قرین حرکات اور امساک الریاح ہے لیکن وہ اس عمل کو متواتر کرنے پر اصرار کرتے ہیں عبرانی ساحروں کے قرین اس منزل قمری کا مؤکل شرطائیل ہے جو تخت سلیمان کو ہوا پر اڑاتا تھا۔ عامل مسخر کنندہ اس موکل کا ہوا میں اڑنے پر قادر ہوتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۴	۱۲۶	۱۳۲
۱۲۸	۱۳۱	۱۳۳
۱۳۰	۱۳۵	۱۲۷

۱۷۔ منزل اکلیل

اہل ہند اس منزل قمری کو انورادھا، اہل چین اس کو کانگ اور اہل افرنگ اس منزل قمری کو طویل وعریض درجی نیٹس میں ہی شامل سمجھتے اس منزل کا پھیلاؤ وسعت افلاک میں ۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج عقرب سے ۱۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج عقرب تک ہے۔ اکرکس، الفکہ، کھمبالیہ اور

میزان الجنوبی اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری میں تخت نشینی، تعمیر مکان، نئے کپڑے بدلنے، زیورات پہننے، ناچ رنگ دیکھنے اور خوشی کے کاموں میں شریک ہونے کو بہتر سمجھتے۔ اگر اس دن جمعہ ہو تو نقل تحویل تجارت، بیوپار، باغ لگانا، سفر، شادی بیاہ کرنا ان کے قرین مبارک ہے۔ ان کے حسابات کے مطابق اگر چاند پورا یعنی بدر ہو تو سفر، شادی، جلوہ، رسم نکاح وغیرہ تو ٹھیک ہے۔ عبرانی ساحر اس منزل قمری کا مؤکل ہنتائیل بتاتے جس کا مسخر کنندہ ہری بھری کھیتیوں کو دم بھر میں فنا کر دینے پر قادر ہوتا ہے۔

منزل قمری اکلیل سے حرف "فا" منسوب ہے۔ عمل اس کا واسطے عداوت وخصومت کے لئے بہتر ہے۔ ثالثہ حرف "فا" کا آتش کا ہے عدد رقمی ۸۰، لفظی ۸۱، عددی ۶۵۱، مجموعہ ۸۱۲۔ طرح ۱۲، باقی ۸۰۰، حصہ ۲۶۶۔ طریقہ عمل کا یہ ہے۔ کسر ۲۔ خانہ ۴ میں ایک کا اضافہ۔

پارچہ یا چمڑے پر نقش مثلث، حرف "فا" اور جمع عدد کو معکوس طرف دست چپ کے لکھے۔ چنانچہ عدد ۳۱۸ اوپر پشت کے لکھے اور اسم مطلوب کو اور لفظ عداوت اور خصومت اور بغض کو لکھے اور اس کے عدد استخراج کر کے حروف بنا کے اسم ملائک کا رقم کرے، اور بخور موافق عمل کے کرے اور جس مکان میں ان اشخاص کی نشست رہتی ہے اس مکان میں دفن کر دے۔ ان اشخاص کے درمیان زبردست عداوت پیدا ہوگی۔

مثلث حرف "فا" یہ ہے۔

٢٧٠	٢٧٥	٢٦٧
٢٦٨	٢٧١	٢٧٣
٢٧٤	٢٦٦	٢٧٢

۱۸۔منزل قمری قلب

اہل ہند اس کو جیسٹھا، اہل چین اسے "تی" اور اہل افرنگ اسے لبرائی کہتے ہیں۔ اس منزل قمری کا پھیلاؤ ۱۶ درجہ ۴۰ دقیقہ سے ۳۰ درجہ برج عقرب تک ہے۔ میزان الشمالی، اجینیا اور طولیمان اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری میں تجارت شروع کرنے، نقاشی سیکھنے عمارت وحمام میں جانے کے لئے، شادی اور سفر کے لئے بہتر خیال کرتے اگر اس رات چاند پورا یعنی بدر ہو تو اس رات کو ہر کام کے لئے سعد خیال کرتے تھے۔ عبرانی ماہرین سحر اسود اس منزل قمری کا موکل طنطائیل کو بتاتے اور اس موکل کے مسخر کرنے والے کو معزز خواتین کے فی الفور مسخر کر لینے پر قادر خیال کرتے تھے۔

اس منزل قمری کا حرف "ص" ہے عرب ماہرین سحر اسود نے اس حرف کا ثلاثہ بادمقرر کیا ہے۔ اس کا عدد رقمی ۹۰ یفظی ۹۵، عددی ۵۹

ہے۔ ان سب کا مجموعہ ۷۷۵۔ طرح ۱۲۔ باقی ۷۶۳ حصہ ۲۵۴ اور خواص مثلث صاد کا یہ ہے کہ جو عورت پوشید حرام کاری کرتی ہے اگر وہ اس مثلث کو قمر در قلب کے وقت لکھ کر مکان خلوت میں دفن کر دے تو اسے حمل نہ رہے گا۔ اس طرح راز فاش ہونے کا خوف جاتا رہے گا۔

مثلث حرف صاد یہ ہے۔

٢٥٧	٢٦٣	٢٥٥
٢٥٦	٢٥٨	٢٦١
٢٦٢	٢٥٤	٢٥٩

۱۹۔منزل شولہ

اہل ہند اس منزل قمری کو مُولا، اہل چین فانگ اور اہل افرنگ اسے طویل وعریض کانسٹیلیشن سکارپی آئی کا ایک حصہ خیال کرتے ہیں۔ اس کی وسعت افلاک میں صفر درجہ برج قوس سے ۱۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج قوس تک ہے۔ قلب العقرب، گریفیاس، حان آئی سیدس اور راس الثعبان اس منزل قمری کے بڑے بڑے ثوابت ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری میں داخلہ بروز شنبہ کے اوقات میں ہر برے کام کا سرانجام دینا کامیاب سمجھتے تھے۔ ویسے وہ اس منزل قمری میں چاند کے داخلہ کے وقت چاہ کھودنے، نہ زراعت کرنے، نہ خانہ

بنانے اور عمارت شروع کرنے کو اچھا سمجھتے تھے۔ اگر اس رات چاند پورا یعنی بدر ہو تو اسے شادی بیاہ کے لئے اچھا نہ خیال کرتے۔ عبرانی جادوگر اس منزل قمری کا موکل طرفائیل کو مانتے تھے اور اس کے عامل و مسخر کنندہ کو بیماریوں کو آناً فاناً دور کر دینے کی قوت حاصل کر لینے والا خیال کرتے تھے۔

اس منزل قمری سے عربوں نے ابجد کے حرف "قاف" کو منسوب کر رکھا تھا۔ حرف کا عدد رقمی ۱۰۰ لفظی ۱۸۱ عددی ۸۶۰ اور ثالثہ اس حرف کا وہ آب قرار دیتے تھے۔ مجموعہ اعداد رقمی لفظی اور عددی کا ۸۴۱ ہوا۔ اس طرح ان اعداد سے جو نقش مثلث پیدا ہوتا۔ عرب ساحر اسے مرض صرع یعنی مرگی اور درد شقیقہ یعنی کنپٹی کے درد کے لئے نہایت بہتر خیال کرتے وہ اس مثلث کو چمڑے پر تحریر کرنے اور نقش کی پشت پر ان امراض کا نام لکھتے جن سے مریض کو بچانا مقصود ہوتا۔ شیخ الغرب علامہ محمد ساجد دنی مغربی اپنی شہرہ آفاق تصنیف "کتاب السحر" میں رقمطراز ہیں کہ امراض کے نام کے ساتھ مندرجہ ذیل طلسمات بھی تحریر کرنے لازم ہیں۔

مٌ مٌ مٌ ح ح ما ددد

۲۰۔ منزل نعائم

اہل ہند اس منزل کو پورباکھاڈ، اہل چین سن اور اہل فرنگ اسے

طویل وعریض کانسٹلیشن سکارپی آئی کا ایک حصہ قرار دیتے ہیں۔ یہ منزل قمری ۱۲ درجہ ۲۰ دقیقہ برج قوس سے ۲۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج قوس تک وسعت افلاک میں پھیلی ہوئی ہے۔ لیزتھ، راس الغول اور السابق اس منزل قمری کے بڑے بڑے ثوابت ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری میں قمر کے داخلہ کے وقت کھیت لگانے، موتی مونگا خریدنے، درخت کٹوانے، فصد کھلوانے اور عمارت کی بنیاد رکھنے کے لئے مبارک خیال کرتے۔ اگر ان اوقات میں سہ شنبہ واقع ہو تو اس دن سہاگنوں کو سرخ کپڑا زیب تن کرنے سے منع کرتے۔ وہ اکثر قمر فی النعائم کے اوقات میں اپنے سحر و افسوں کو موافق کیا کرتے تھے، عبرانی ماہرین فلکیات نے اس منزل قمری کا موکل ضبغائیل مقرر کیا ہوا تھا جو قیدیوں کو قید و بند کی مصیبتوں سے رہائی دلانے کی قدرت رکھتا ہے لہٰذا اس موکل کے مسخر کنندہ کو وہ اس قوت کا عامل جانتے تھے۔

عرب ساحروں نے ابجد کے حرف "را" کو منزل قمری نعائم سے منسوب کر رکھا تھا۔ ان کے نزدیک اس حرف کا ثالثہ خاک، عدد رقمی ۲ لفظی ۲۰۱ اور عددی ۵۰۱ تھا۔ ان سب کا مجموعہ ۹۰۲ طرح ۱۲ باقی ۸۹۰ اور حصہ ۲۹۶ ہوا۔ اس طرح جو نقش مثلث پیدا ہوتا ہے، وہ عرب ساحروں کے نزدیک حفاظت حمل اور خلاصی محبوس کے لئے سریع التاثیر ہے۔ وہ اس مثلث کو زعفران و گلاب سے چمڑے پر لکھا کرتے تھے۔

نقش مثلث یہ ہے۔

۳۰۰	۳۰۵	۲۹۷
۲۹۸	۳۰۱	۳۰۳
۳۰۴	۲۹۶	۳۰۲

۲۱ منزل بلدہ

اہل ہند اس منزل قمری کو اُترا کھاڈ، اہل چین دنی اور اہل افرنگ اسے طویل و عریض کانسٹلیشن سکار پی آئی کا آخری حصہ قرار دیتے ہیں اس منزل قمری کا پھیلاؤ ۲۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج قوس سے ۱۰ درجہ برج جدی تک ہے۔ اکیومن سنسٹرا، پولس، سپی کولم، فاسینز۔ اس منزل قمری کے بڑے بڑے ثوابت ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری میں عورت کو اول مرتبہ حیض آنا نہایت مبارک خیال کرتے۔ اس منزل قمری میں داخلہ قمر کے اوقات میں وہ شادی تخت نشینی، غسل زچہ بچہ، پھول پہننا، زراعت کا کام کرنا نہایت اچھا سمجھتے تھے اور اگر ان اوقات میں یوم یکشنبہ کی رات کو بدر ہو تو شب عروسی کے لئے اس رات کو نہایت مبارک و نیک فال مانتے تھے۔ عبرانی ساحر اس منزل قمری کا موکل ہمرائیل قرار دیتے تھے جس کا مسخر کنندہ اپنے اعداء پر غالب و قوی رہتا تھا۔

عرب جادوگروں نے ابجد کا حرف "شین" اس منزل قمری سے منسوب کر رکھا تھا۔ اس حرف کا رابعہ آتش ہے۔ عدد رقمی ۳۰۰، لفظی ۳۶۰، اور عددی ۱۰۸۶ ہے۔ ان سب کا مجموعہ ۱۷۴۶، طرح ۱۲ باقی ۱۷۳۴ اور حصہ ۵۷۸ ہے۔ اس کا نقش مثلث داخلہ قمر فی البلدہ کے وقت جبکہ مشتری بھی شرف کا ہو رانگ یعنی قلعی کی لوح پر لکھ کر پاس رکھے۔ عامل جملہ اعداء پر غالب و قوی رہے گا۔ یہ تختی تسخیر امراء و سلاطین کا کام بھی دے گی۔

نقش مثلث یہ ہے۔

۵۸۱	۵۸۶	۵۷۹
۵۸۰	۵۸۲	۵۸۴
۵۸۵	۵۷۸	۵۸۳

۲۲ منزل ذابح

اس منزل کو اہل ہند ابھجت، اہل چین کی اور اہل افرنگ ساگی ماریائی کا نصف اول کہتے ہیں۔ اس منزل قمری کا پھیلاؤ ۱۰ درجہ جدی سے ۱۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج جدی تک ہے۔ اس کا کل وقت بمطابق حسابات اہل ہند ۱۹ گھڑی اور بمطابق حسابات پاکستان ٹائم سات گھنٹے ۳۶ منٹ ہے عرب ساحر اس منزل قمری میں اعمال سحر وغیرہ کو پختہ کرنے اور اگر یہ منزل قمری

جمعرات کے دن آئے تو اس وقت زیور بنانے اور نقاشی کرنے کو مبارک
خیال کرتے۔ عبرانی ساحر اس منزل قمری سے موکل عزرائیل کو منسوب کرتے
عامل اس موکل کا جملہ ایذا ومفسدوں کے قلع قمع کرنے پر قادر ہوتا ہے۔
عرب ساحر اس منزل قمری سے حرف "تا" منسوب کرتے ہیں جس کا
رالعبر باد عدد رقمی ۴۰۰۔ لفظی ۱۰۴ اور عددی ۷۳۴ ہے۔ مجموعہ ان کا
۱۵۳۵، طرح ۱۲ باقی ۱۵۲۳ حصہ کسر ~~۲ ہے~~ ۵۰۷ ہے۔ اس طرح وہ ایک
نقش مثلث بنا کر جس گھر میں دفن کرتے وہاں سے حشرات الارض اور موذی
جانور بھاگ جاتے۔ یہ نقش گمشدہ کی واپسی کے لئے بھی آزمودہ مجرب
ہے۔ نقش مثلث یہ ہے۔

۵۱۱	۵۱۶	۵۰۸
۵۰۹	۵۱۲	۵۱۴
۵۱۵	۵۰۷	۵۱۳

۲۳۔ منزل بلع

اہل ہند اس منزل قمری کو شردن، اہل چین تاؤ اور اہل افرنگ اسے
طویل وعریض کانسٹیلیشن سگاٹاریائی کا نصف آخر جانتے تھے۔ اس کا
پھیلاؤ ایک درجہ ۲۰ دقیقہ برج جدی سے ۲۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج جدی
تک ہے۔ منزل ذابح اور منزل بلع کے بڑے بڑے ستارے بیلاگوس،

اسیلا، مانوبریم، نسر واقع اور ذنب الجدی ہیں۔
عرب جادوگر منزل بلع میں بالاخانہ بنانے، بنیاد بلند کرنے، سفر،
زراعت، تخت نشینی، تخم ریزی، نام رکھنے، نیا کپڑا پہننے، ملازمت کے لئے
رجوع کرنے، بیماری کا علاج کرنے کو خوب سمجھتے تھے۔ عبرانی ساحر اس
منزل قمری سے موکل میکائیل کو منسوب کرتے اور اس کے عامل کو جنات ارواح
خبیثہ اور شیاطین وغیرہ کو دور کرنے پر قادر سمجھتے تھے۔
عرب ساحروں نے اس منزل قمری سے حرف "ثا" منسوب کر رکھا
تھا جس کا رالعہ آب کا ہے۔ عدد رقمی ۵۰۰، لفظی ۵۰۱ اور عددی ۶۰۶ ہے
مجموعہ کل ۱۶۰۷ طرح ۱۲ اور باقی ۱۵۹۵ اور حصہ کسر نہیں ۵۳۲ ہے اس
طرح جو نقش مثلث وہ مرتب کرتے جنات ارواح خبیثہ یا شیاطین سے
متعلقہ مقام پر اُسے گاڑ دیتے۔ یہ نقش مثلث اکثر لوہے کی تختی پر مرقوم
کر کے گاڑا جاتا تھا۔ نقش مثلث یہ ہے۔

۵۳۵	۵۴۰	۵۳۳
۵۳۴	۵۳۶	۵۳۸
۵۳۹	۵۳۲	۵۳۷

۲۴۔ منزل سعود

اہل ہند اس منزل قمری کو دھنشٹا، اہل چین نیوا اور اہل افرنگ اسے

یکپری کارنی کہتے ہیں۔ وسعت اس منزل قمری کی ۲۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج جدی تا ۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج دلو تک ہے۔ تری یلم، البانر و نسرطائر، ذابح، اولیوس اور باس اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قمری چاند کے قیام کے دوران میں تجارت شروع کرتے، نئے مکان میں جانے، سفر کرنے، نیا کپڑا پہننے، زراعت کرنے بیماری کا علاج شروع کرنے کا مشورہ دیا کرتے۔ اگر پیر کے دن قمر اس منزل میں داخل ہو تو اسے ہر عمل کے لئے نیک خیال کرتے۔ عبرانی جادوگر موکل میکائیل کو اس منزل قمری سے منسوب کرتے اور اس کے عامل کو پانی پر چلنے کی قوت کا مالک خیال کرتے تھے۔

عرب ساحروں نے اس منزل قمری سے حرف "خا" منسوب کر رکھا تھا جس کا رابعہ خاک کا ہے۔ اس کا عدد رقمی ۶۰۰، لفظی ۶۰۱ اور عددی ۵۱۶ ہے۔ مجموعہ ۱۷۱۷، طرح ۱۲ باقی ۱۷۰۵ اور حصہ ۵۶۹ ہے۔ اس طرح جو نقش مثلث ساحران عرب ترتیب دیتے اور اسے چمڑے پر زعفران سے لکھ کر جس کسی کو تفویض کرتے اس کی جملہ مشکلات دنیاوی حل ہو جاتیں اور جملہ کاروبار سرانجام ہو جاتے۔ نقش مثلث یہ ہے۔

۵۷۲	۵۷۷	۵۷۰
۵۷۱	۵۷۳	۵۷۵
۵۷۶	۵۶۹	۵۷۴

۲۵۔ منزل اخبیہ

اہل ہند اس منزل قمری کو ست بکھا، اہل چین مو اور اہل افرنگ اکوبریائی کہتے ہیں۔ اس کی وسعت ۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج دلو سے ۲۰ درجہ برج دلو تک ہے۔ ہرمز، وارسم، کاسٹرا اور نشرہ اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب جادوگر اس منزل قمری میں عمارت خریدنے، زمین فروخت کرنے جانوروں کی خریداری، شراکت اور ادائیگی رسومات تزدیج، اسیر و شکار کرنے کا مشورہ دیا کرتے۔ عبرانی ماہرین فلکیات اس منزل قمری کا موکل اہرائیل بتاتے تھے اور اس کے تسخیر کنندہ کو شکل تبدیل کر لینے پر قادر مانتے تھے۔

عرب سحر کاروں نے اس منزل قمری سے حرف "ذال" منسوب کر رکھا تھا۔ اس حرف کا مرتبہ خامسہ آتش کا ہے۔ عدد رقمی ۷۰۰، لفظی ۷۳۱ اور عددی ۵۸۳، مجموعہ سب کا ۲۰۱۶ طرح ۱۲ باقی ۲۰۰۴ اور حصہ ۶۶۷ کر ایک ہے۔ اس طرح مرتب ہونے والے نقش مثلث کو سفال آب نارسیدہ پر لکھ کر عرب ساحر اعمال حب میں استعمال کیا کرتے۔ یعنی اس سفال آب نارسیدہ پر اس نقش مثلث کو بوقت طلوع برج آتش رقم کر کے ساتھ طالب و مطلوب کے لکھتے۔ یہ عمل حُبّ کا بہترین و تیر بہدف مانا جاتا ہے۔

۷۸۶

۶۷۲	۶۶۷	۶۷۵
۶۷۴	۶۷۱	۶۶۹
۶۶۸	۶۷۶	۶۷۰

۲۶۔ منزل مقدم

اہل ہند اس منزل قمری کو پوربا بھدر، اہل چین جیواد، اہل افرنگ اسے طویل وعریض کانسٹلیشن کوریائی کا ایک حصہ خیال کرتے۔ وسعت اس منزل قمری کی ۲۰ درجہ برج دلو سے ۳ درجہ ۱۰ دقیقہ برج حوت تک ہے سعد السعود ذنب الدحاز، سعد الملک اور وقت اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب لوگ اس منزل قمری میں واضح قمر کے وقت زراعت وتجارت اور علاج معالجہ کرنے کو نیک سمجھتے۔ اگر یہ منزل قمری منگل یعنی سہ شنبہ کے دن کسر النفوہ میں آجائے تو اس دن افسون راست کرنے کے اعمال کرنے کو افضل سمجھتے تھے۔ عبرانی ماہرین فلکیات اس منزل قمری سے موکل عطکائیل منسوب کرتے اور اس کے تسخیر کرنے والے کو طی الارض یعنی پل بھر میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جانے پر قادر سمجھتے تھے۔

عرب جادوگری نے حرف "ضاد" اس منزل قمری سے وابستہ کر رکھا تھا جس کا مرتبہ خامسہ بادی ہے اور عدد رقمی ۸۰۰، لفظی ۸۰۵ اور عددی ۶۴۷ ہے مجموعہ ان کا ۲۲۵۲، طرح ۱۲ اور باقی ۲۲۴۰ ہے حصہ برائے نقش مثلث اس کا ۷۴۶ ہے کسر ۲ ہے۔ اس نقش کو قیام قمر فی المنزل مقدم کے وقت ۷۴۶ دفعہ لکھ کر آگ اور پانی کے درمیان دفن کر دینے والے کو طی الارض کی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

۲۷۔ منزل مؤخر

اہل ہند اس منزل کو اترا بھدر، اہل چین گوئی اور اہل افرنگ پگاسی کہتے ہیں۔ وسعت کے لحاظ سے یہ منزل قمری ۳ درجہ ۲۰ دقیقہ برج حوت سے ۱۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج حوت تک پھیلی ہوئی ہے۔ ذنب الحوت، سقاط اور آخر النہر اس منزل قمری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب جادوگر اس منزل قمری میں قمر کے قیام کے اوقات میں نقل و حمل، تحویل عمارت، غسل زچہ وغیرہ کو مبارک وسعد خیال کرتے اور اس منزل قمری کا چاند اگر بدر ہو تو شادی اور نکاح کی رسومات کے لئے نہایت نیک مانتے تھے۔ عبرانی ساحر اس منزل قمری سے موکل نورائیل منسوب کرتے اور اس کے عامل و مسخر کنندہ کو مسخر کنندۂ حکام وملوک خیال کرتے تھے۔

عرب ساحروں نے حرف "ظا" کو اس منزل قمری سے منسوب کر رکھا تھا جس کا مرتبہ خامسہ بادی ہے۔ عدد رقمی اس حرف کا ۹۰۰ لفظی عدد ۹۰۱ اور عددی عدد اس کا ۵۸۶ ہے۔ مجموعہ اس کا ۲۳۸۷، طرح ۱۲ اور باقی ۲۳۷۵ اور نقش مثلث کی ترتیب کے لئے اس کا حصہ ۷۹۱ ہے کسر ۲ ہے۔ اس کا نقش مثلث تسخیر حکام، سلوک و وزراء کے لئے تیر بہدف ہے نقش مثلث مع طلسم ضروری یہ ہے۔

(نقش اگلے صفحہ پر)

۷۹۵	۸۰۰	۷۹۲
۷۹۳	۷۹۶	۷۹۸
۷۹۹	۷۹۱	۷۹۷

دود

ھ ل م ط ح د ح مر مر مر ۲۳

۲۸۔ منزل رشا

اہل ہند اس منزل قمری کو ریوتی، اہل چین شح اور اہل افرنگ پیگاسی بیٹا کہتے ہیں۔ وسعت اس منزل قمری کی ۱۶ درجہ ۴۰ دقیقہ برج حوت سے ۳۰ درجہ برج حوت تک ہے۔ مرکب اور شیط اس منزل قمری کے دو بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ماہرین طلسمات اس منزل قمری میں قیام کے دوران میں رسومات تزویج و نکاح، غسل زچہ، تخت نشینی، جامہ نو پہننا، پھول زیب تن کرنا، شدہ عروسی زفاف، سفر، حل و عقد، دعوت و اعمال کا مشورہ دیتے تھے عبرانی ماہرین سحر و ساحری نے اس منزل قمری کا موکل لوخائیل مقرر کر رکھا تھا جس کا عامل یا تسخیر کنندہ دوسروں کی قوت مباشرت و شہوت کو قبض کر لینے پر قادر خیال کیا جاتا تھا۔

عرب ماہرین فلکیات اس منزل قمری سے حرف "غین" منسوب کرتے

اور عددی لفظی ۱۰۶۰ عدد رقمی ۱۰۰۰ اور عدد ہے خاک کا خاصہ جس تھے ۲۱۵۹، اور حصہ برائے باقی ۱۲ طرح ۲۱۷۱ مجموعہ ان سب کا ۱۱۱ ہے۔ اس نقش مثلث کا عامل ہونا نہایت سہل ترکیب نقش مثلث ۷۱۹ ہے۔ قیام قمر فی المنزل الرشا صرف ۷۲۲ دفعہ نقش مثلث لکھ کر پانی میں بہا دینا ہے۔ یہ اس کی زکات ہے۔ اس نقش مثلث کو عقد اللسان اور عقد الشہوت کے لئے منزل رشا کے چاند کی روشنی میں لکھا جاتا ہے۔

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۲۳	۷۲۸	۷۲۰
۷۲۱	۷۲۴	۷۲۶
۷۲۷	۷۱۹	۷۲۵

باب ۱۱

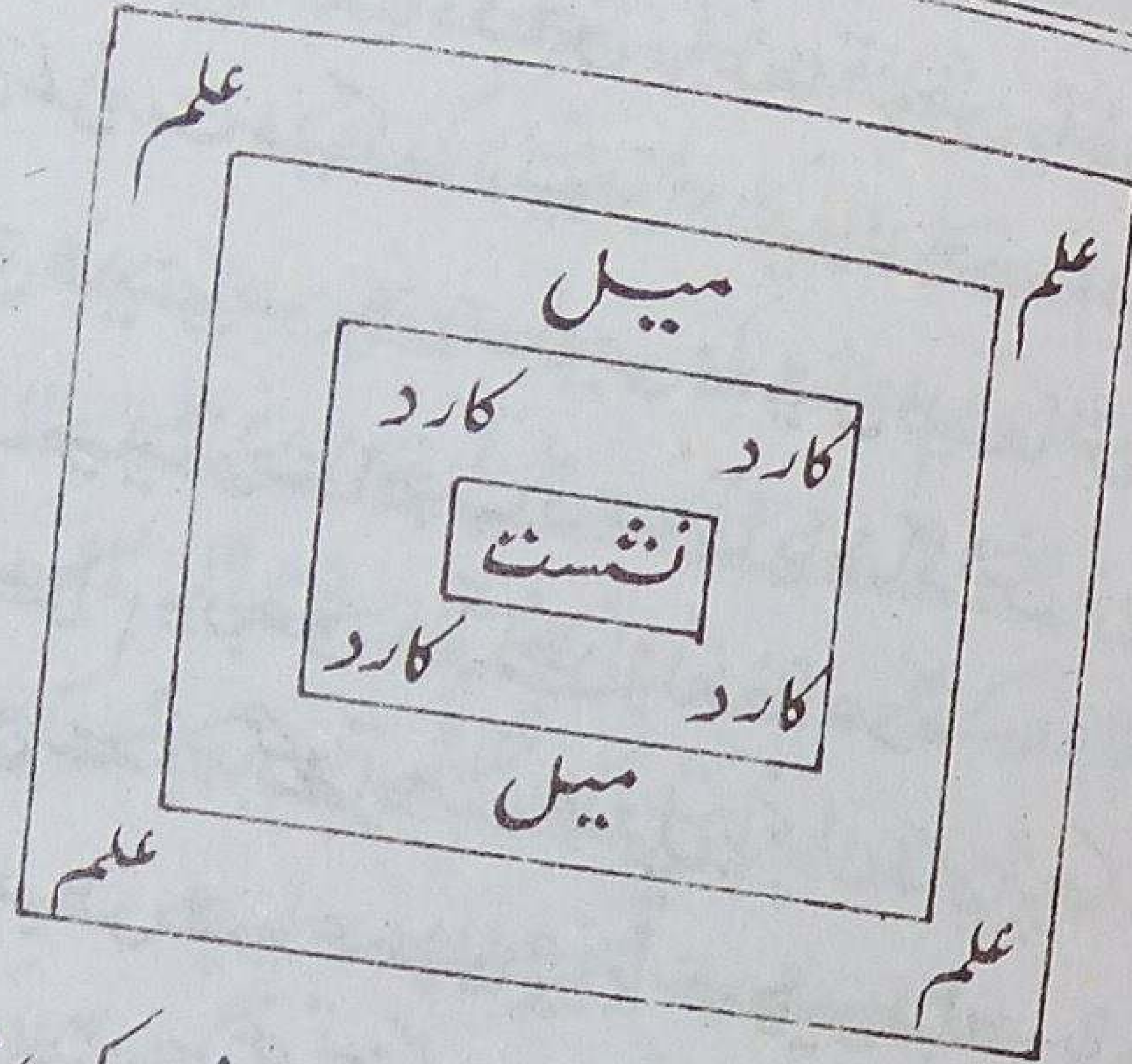
عربوں کا کالا جادو

تسخیر سبع کواکب

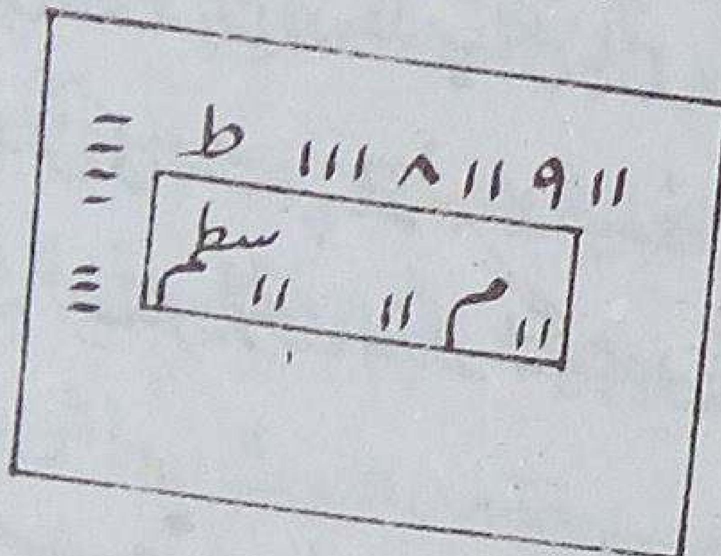
تسخیر سبع کواکب عربوں کا قدیم طریقہ سحر و ساحری ہے اسے اصطلاحاً علم ھیمیا بھی کہتے ہیں جس پر عرب کے بڑے بڑے فلسفیوں نے سیر حاصل مقالے اور ضخیم کتب تصنیف کی ہیں۔ اس میں تسخیرات سبع سیارگان جو فواعل علوی ہیں۔ ان کے تصرفات کے قوابل سفلی کا بیان شامل ہے۔ اس باب میں ہم صرف ان دعوات و خواتیم و بخورات کا ذکر کریں گے جن سے کواکب سبع کی تسخیر میں کام لیا جاتا ہے۔

تسخیر قمر

صورت مربع یہ ہے



علم کے ڈنڈے چوب انار، پھر پیرے حریر سفید کے، میل اور کارد میں نقرئی ہونی لازم ہیں۔ صورت خاتم قمر کی یہ ہے جو علم حریر پر محررہ ہونی لازم ہے۔



بخور تسخیر قمر کا یہ ہے:

کندر سفید، پوست خشخاش کف دریا لوبان، زعفران ان سب کو پیس کر شیر دختر میں ملا کر گولیاں بنائے اور چاندی کی انگیٹھی میں روشن کرے۔

عزیمت یعنی دعوت تسخیر قمر کی یہ ہے۔

مربع میں داخل ہو کر نشست گاہ پر بیٹھ کر ۱۰۳ بار پڑھے۔

عزمت علیکم ایھا الملک الکریم ومرسل الرحمۃ

ومعطی المناھج للعباد بحق یاغد قوش یاعوطعش مجیھوش شمید اش عزمت علیکم ایھا السید د جبم المتحرک بالحرکۃ الرمد بحق علبتوطویث سلجوعمیش طینفاش ھجلیس طرطر فباش خیلیتوث اجب دعوتی یاھادیش ذعانوش ھذا الاسماء الکرام وبحق حقک العظامۃ

جب مربع سے باہر نکلے تو مندرجہ ذیل پانچوں اسم پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔ یاطیطوثٍ یاعمھوثٍ یا حمھیوطباسٍ یا موطوشٍ یا حمبیش۔ مدت اس عمل تسخیر کی ۱۰۳ دن ہیں۔

فوائد اس تسخیر کے یہ ہیں کہ تمام مخلوق عامل کی تابع و فرمانبردار ہو جاتی ہے لوگوں کے ذہن اور قلوب کی باتیں اسے معلوم ہو جاتی ہیں جو حادثہ ہونے والا ہوگا اس کی اسے پہلے خبر ہو جائے گی۔ دیگر جب صبح سو کر اٹھے گا تو اس کے چاروں طرف مروارید کے انبار لگے ہوں گے جن پر اس کو کامل تصرف حاصل ہوگا۔

تسخیر عطارد

اس تسخیر کے مربع کی صورت یہ ہے۔

علم علم
میل
کارد کارد
میل نشست میل
کارد کارد
میل
علم علم

علم کے ڈنڈے درخت انبہ کے ہوں جن پر حریر برنگ فیروزہ کے پھریرے ہوں۔ میل اور کاردیں پیتل کی ہوں۔

صورت خاتم عطارد کی یہ ہے جو پھریروں پر محررہ ہونی لازم ہے۔

۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱ ط غ ر ن ز ط ب ھ ز ۰ ۹۲۵۰

زنجانی جنتری سنہ ۱۹۵۵ء صفحہ ۷۸ ملاحظہ کریں۔

عطارد کے بخور

اس بخور کو مربع کے اندر پیتل کی انگیٹھی میں روشن کرے۔

عزیمت یعنی دعوت تسخیر عطارد یہ ہے۔

مربع میں جامہ کبود رنگ یا فیروزہ رنگ پہن کر داخل ہو اور نشست گاہ پہ بیٹھ کر ۱۰۴ بار پڑھے۔

عزمت علیکم ایھا الفاضل الناطق المطلع علی اسرار الحکم المعانقۃ بحق ترھوماش ھیلیش وبحق عیوعبوش ھیطموث تونوطوث حل بھیوعدیش جلھدیش وفنھوش ھلحبوث طرنباش عرمطوداش فقد توش جلمد ھوث نیواش علمطیاش اجب دعوتی بحق ھٰذہِ الاسماء باسرار بلیش طیش لعذۃ ھٰذا العزیمۃ

اور جب مربع سے باہر نکلے تو مندرجہ ذیل اسماء کو اپنے اوپر دم کرے۔

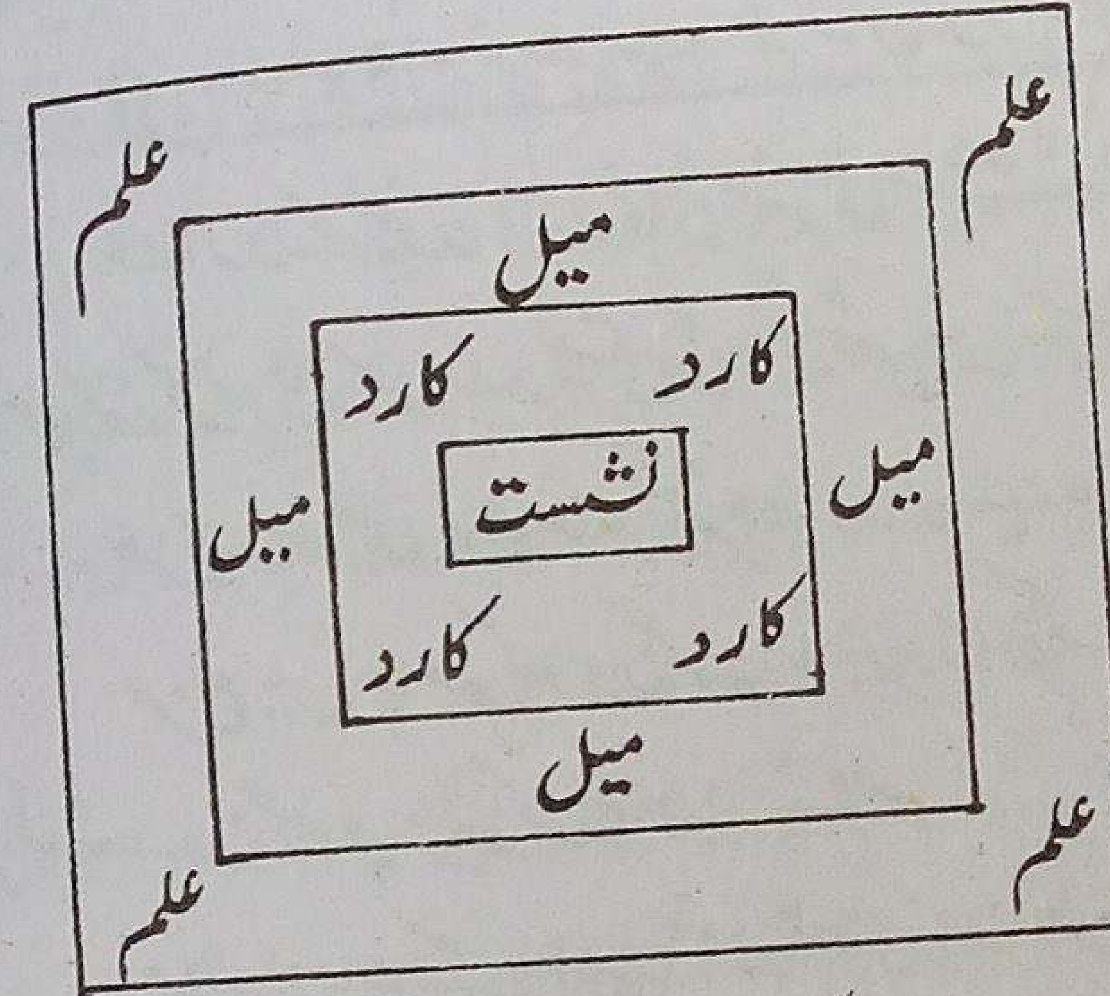
یاعبہ قموش نریموث سمیایش

فوائد اس عمل کے یہ ہیں کہ اس کا عامل جو صورت چاہے تبدیل کر سکتا ہے جو ارادہ کرے ویسے ہی ظاہر ہو اور پل بھر میں عامل عالم بالا پہ جائے

اور آنکھ جھپکنے میں مشرق سے مغرب کو پہنچ جائے۔ آصف بن برخیا اس تسخیر کا عامل تھا جس نے بلقیس ملکہ صبا کا تخت دربار سلیمانی ؑ میں پلک جھپکنے میں لاکر حاضر کر دیا تھا۔

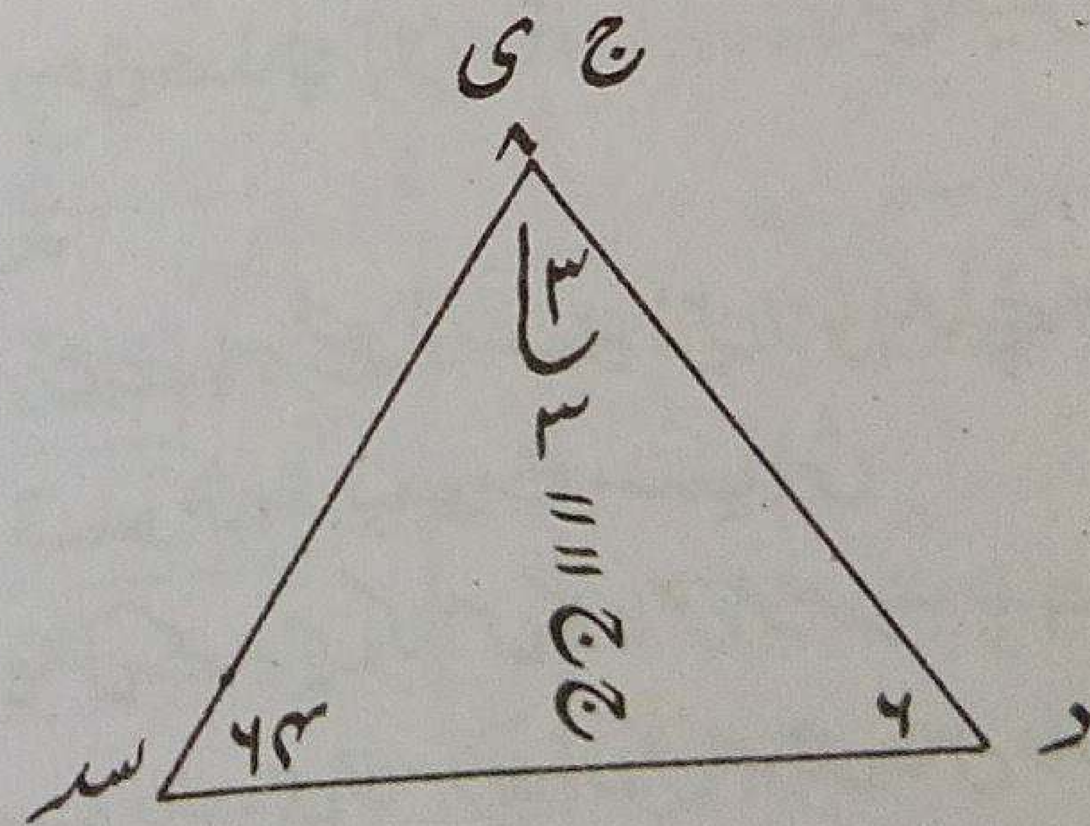
تسخیر زہرہ

اس تسخیر کے مربع کی صورت یہ ہے۔



علم کے ڈنڈے درخت سدا بہار کے ہوں اس پر حریر سبز کے پھریرے اور کاردیں سب نقرئی ہوں۔

صورت خاتم زہرہ کی یہ ہے جو حریر کے پھریروں پر محررہ ہونی لازم ہے۔



بخور زہرہ کا حسب ذیل ہے۔
عنبر اشہب، عود، صندل، گل نسرین، بہار، نارنج، گل سہر دنبات
ان سب کو کوٹ پیس کر گولیاں بنائے اور صبح و شام نقرئی انگیٹھی میں روشن کرے۔

عزیمت یعنی دعوت تسخیر زہرہ کی یہ ہے۔
مربع میں جامۂ سبز رنگ پہن کر داخل ہو اور نشست گاہ پر بیٹھ کر ۱۰۵ بار پڑھے۔

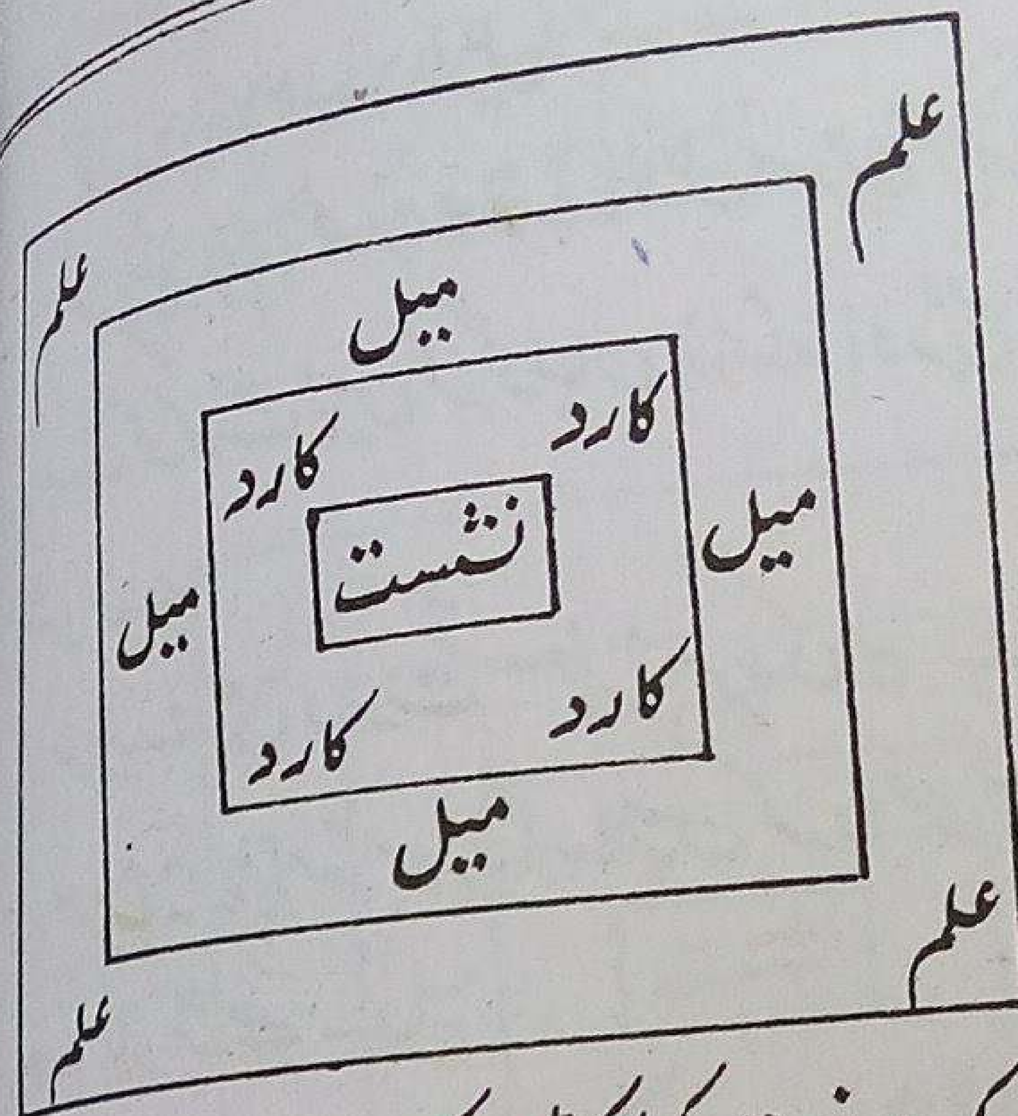
عزمت علیك ايها السيدة الممحنة مجتى
عبدطوش وملیوش وقرهوطاش فیلهبوش تشیب وعفیر
طریش و دعوعندیش وعیهولیاش وکیفوذراتٍ هلطمیش
طلطیوث اجب دعوتی یازند دیش فلیوطاشٍ و وطارش
بحق هٰذا الغریبة الغوسةِ

اور جب مربع سے باہر نکلے تو مندرجہ ذیل اسماء پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔
یاطلبطیاشٍ یاطلعیاشٍ وھوتوش

مدت اس عمل تسخیر کی ۱۰۵ دن ہے۔

فوائد اس عمل تسخیر کے یہ ہیں کہ عامل کسی کا محتاج نہیں رہتا۔ اس کو قدرت سے خوشحالی ودیعت ہوگی۔ وہ وحوش وطیور، جن وانس سب پر حاوی ہوگا۔ تمام عالم اس کے عامل ومسخر کنندہ کا عاشق ہوگا جس کو چاہے پل بھر میں حاضر کر سکے گا۔

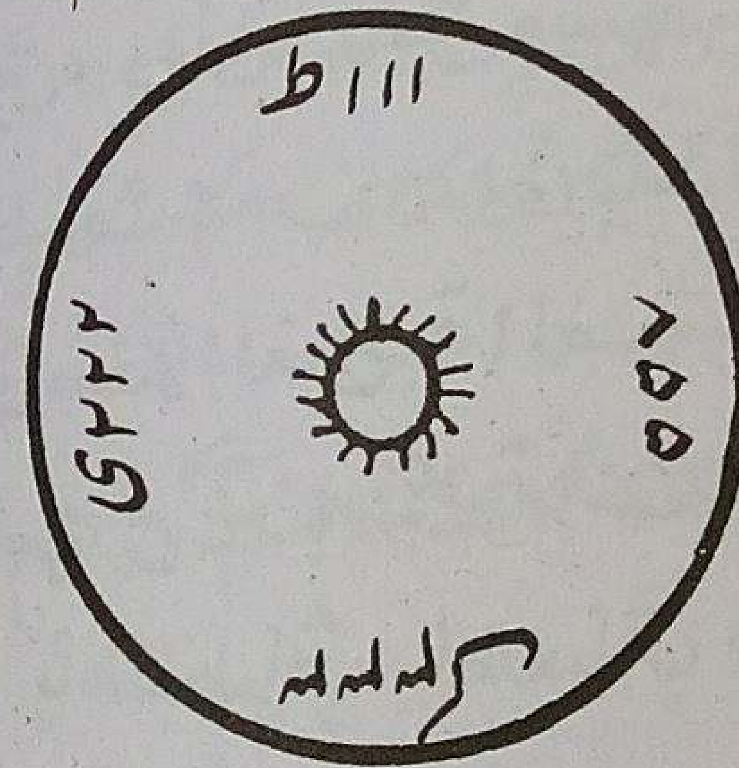
تسخیر آفتاب



صورت مربع برائے عمل تسخیر آفتاب یہ ہے

علم کے ڈنڈے نارنگی کے درخت کی لکڑی کے ہوں اور پھریرے نارنجی رنگ کے حریر کے ہوں۔ میل اور کارد سونے کی ہونی لازم ہیں۔

صورت خاتم آفتاب کی یہ ہے کہ پھریروں پہ محررہ ہونا اس کا نہایت لازم امر ہے۔



بخور آفتاب کا حسب ذیل ہے:

کندر سفید، زعفران، مشک، گل سرو، ہلیلہ سرخ، گل انار، عمود قماری کف دریا ہم وزن کوٹ پیس کر گولیاں بنائے اور ہر روز سولہ مثقال مربع میں داخل ہونے کے بعد طلائی انگیٹھی میں روشن کرے۔

عزیمت یعنی دعوت آفتاب (شمس) کی یہ ہے۔

مربع میں جامہ نارنجی پہن کر داخل ہو اور بعد روشن کرنے بخور کے نشست گاہ پہ بیٹھ کر ۱۰۱ دفعہ پڑھے۔

عزمت علیکم ایہا السلطانُ المستعلی والسنہ القادبحق
طروش وماکروش جمہوراش طلمعوشٍ اجب یامندلاش
طہمیاش بحق ار میموشٍ وصلیموغش اجب دھوتی وانت
الملک المستوی بحق ہٰذہٖ الاسماء العظیم

اور جب مربع سے نکلے تو ان اسماء کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔

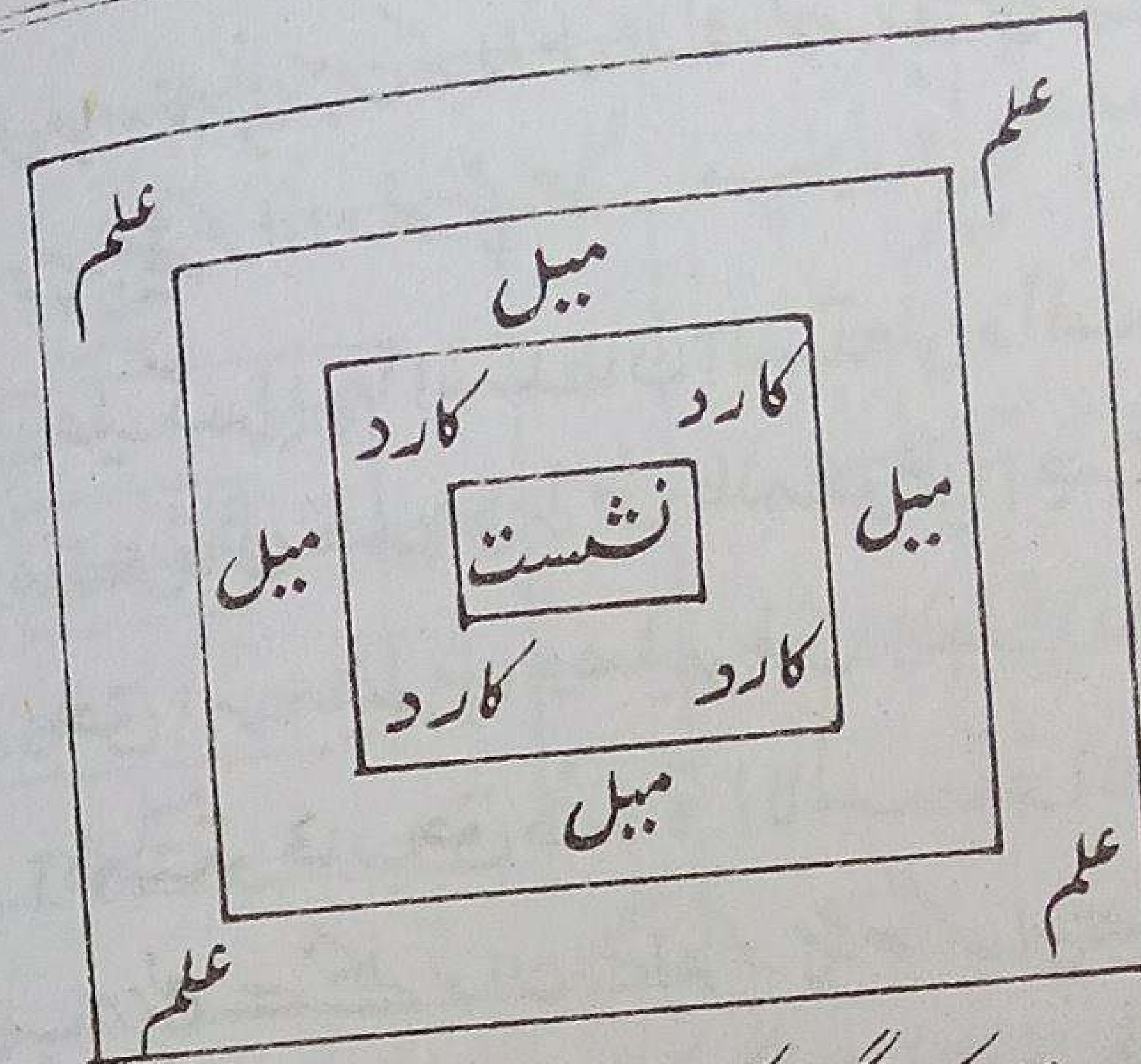
یاعنقیا طوس یا ثوبا لسکویاثٍ یا طوموا طِش

مدت اس عمل تسخیر کی پچاس دن ہے۔

فوائد اس عمل تسخیر کے یہ ہیں کہ عامل اس تسخیر کا ایک طرح سے روئے زمین کا شہنشاہ ہوتا ہے۔ جب بادشاہ و سردار کے سامنے وہ جائے گا۔ وہ اس کا تابع فرمان ہوگا۔ تمام علوم غریبہ اس پہ منکشف ہوں گے۔ اس کا چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہوگا کہ رات کو اسے چراغ کی ضرورت بھی نہ ہو اور قوت اس میں اس قدر ودیعت ہو جائے گی کہ اگر چاہے تو ہاتھی کو اٹھا کر دے مارے۔

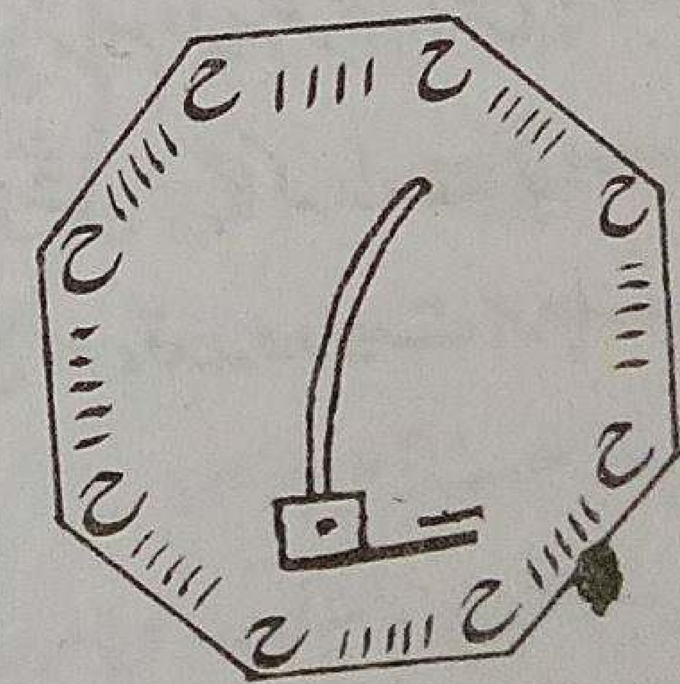
تسخیر مریخ

صورت تسخیر مریخ کے مربع کی یہ ہے۔



مربع میں گیر و پھیر کر زنگ کر دے۔ علم کے ڈنڈے درخت کو کنار کی لکڑی کے ہونے لازم ہیں۔ پھریرا حریر سرخ کا اور میل اور کارد بن تانبے کی ہوں۔

خاتم مریخ کی صورت حسب ذیل پھر بر دن پر ثبت ہونی چاہیئے۔



بخور مریخ کا حسب ذیل ہے

سیاہ مرچ، افیون، ایلوا زرد، پیاز کا چھلکا، چوب آبنوس،

ان سب کو پیس کر گولیاں بنائے اور مربع میں داخلہ کے بعد پانچ مثقال

صبح اور پانچ شام کو روشن کرے۔

عزیمت یا دعوت مریخ کی یہ ہے۔

مربع میں شمشیر خون آلود لے کر داخل ہو۔ سرخ جوڑا زیب بدن ہو بخور روشن کرنے کے بعد جائے نشست پر بیٹھ کر ۱۰۸ بار پڑھے۔

عزمت علیکم ایہا السلطان القاہر والملک القادر القامل بحق طوتوطیوش وثر نرش وش جلد وش حلجیوش شہرخ نفتد وح علیوش ہمقلوش عدیش میلیش بحق بہوت نرمربہریوش ابروش ہیوش رب العزۃ والسلطان طویا طوا طویا عد شیئاً وہیشتناً عبد میشا مہا ئید اجب دعوتی بحق ہذہ الاسماء العظیم

اور جب مربع سے باہر نکلے مندرجہ ذیل اسماء کو اکتالیس بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔

یا فیقوثرون یا جلہیش یا ونا نرتروش

یا طہنواش یا جلد وش

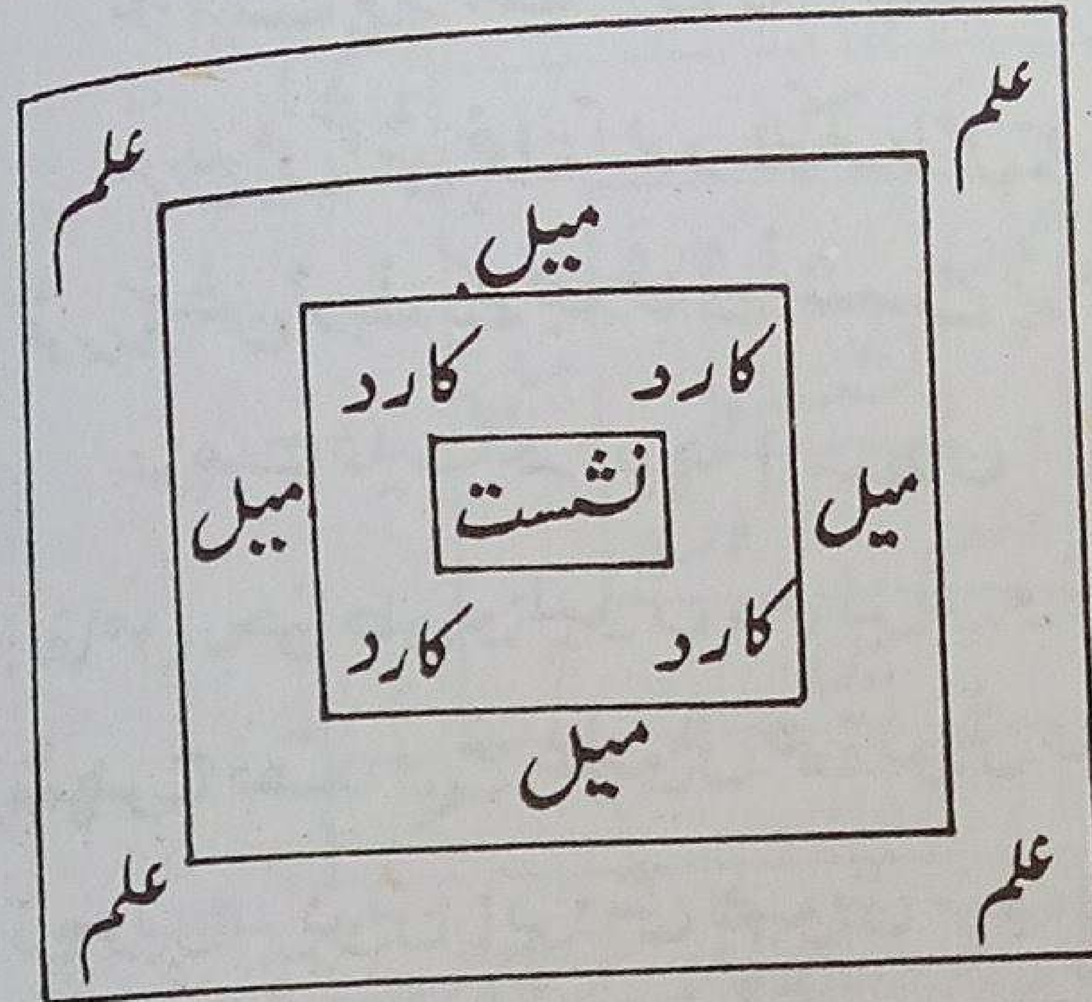
مدت اس عمل کی کل ۲۵ روز ہے۔

فوائد اس عمل تسخیر کے یہ ہیں کہ اس کا عامل خشک کھیتوں کو پل بھر میں سرسبز کر سکتا ہے وہ نظر مردم سے غائب ہو سکتا ہے اور جس کو جو شکل چاہے دے سکتا ہے۔ پتھر کو سونا بنا سکتا ہے اور لاکھوں افواج قاہرہ کو دم بھر میں موت کی نیند سلا سکتا ہے۔ گویا اس عمل کا عامل

بھی تمام عالم کا بادشاہ ہوتا ہے۔

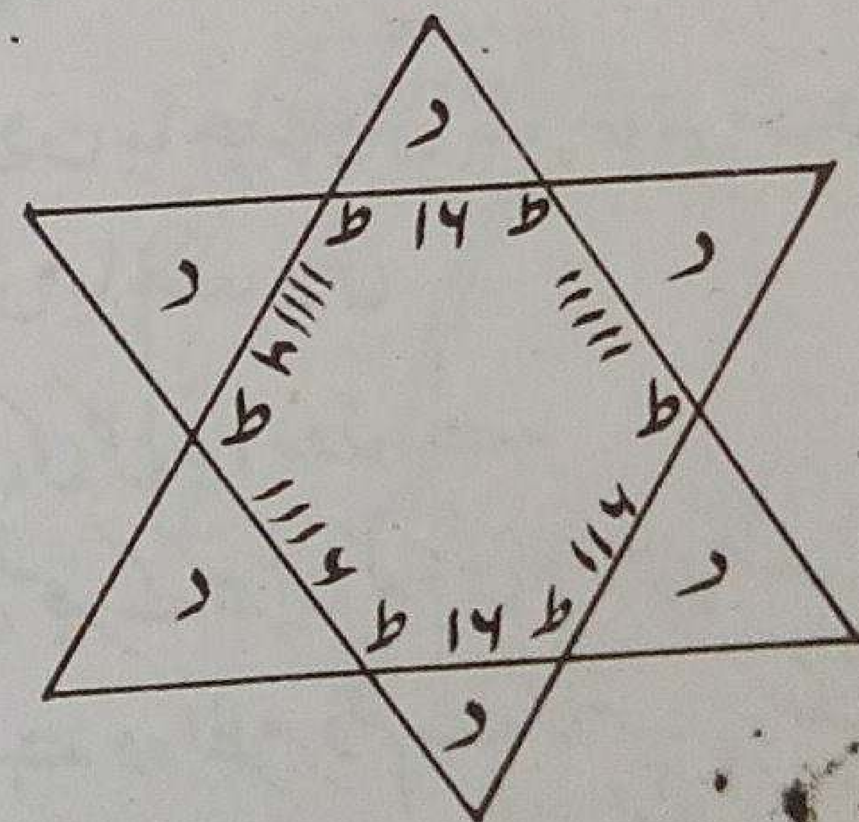
تسخیر مشتری

صورت تسخیر
مشتری کے مربع
کی یہ ہے۔



علم کا ڈنڈہ درخت شمشاد کی لکڑی کا اور پھریرا حریر زرد کا ہونا چاہیئے اور میل اور کاردیں قلعی یا رانگ دھات کی ہونی لازم ہیں۔

خاتم تسخیر مشتری کی حسب ذیل ہے۔



بخور تسخیر مشتری کا حسب ذیل ہے۔

سیاؤشال، چرائتہ، خشخاش، میعہ، عنبر، زعفران سب کو کوٹ پیس کر

گولیاں بنائے اور پانچ مثقال صبح اور پانچ مثقال شام کو مربع میں داخل ہو کر جلائے۔

عزیمت یا دعوت مشتری کی یہ ہے۔

مربع میں زرد حریر کا لباس پہن کر داخل ہو اور بخور روشن کرنے کے بعد نشست گاہ پر بیٹھ کر ۱۰۲ بار پڑھے۔

عزمت علیکم ایہا السین الطاھر التقی بحق عزطمیوش وطعیموش وھموعیوش ماطلعمیش بحق عوطعناش قوھی جیوش اجب دعوتی املک الابحق حقک حقک وبحرمۃ ھٰذہ الاسماء العظیمۃ

اور مربع سے نکلتے ہوئے مندرجہ ذیل اسماء پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرے۔

یاشمعلوجوش یا اجنیوعطش یا حصموش

یاطرحموش

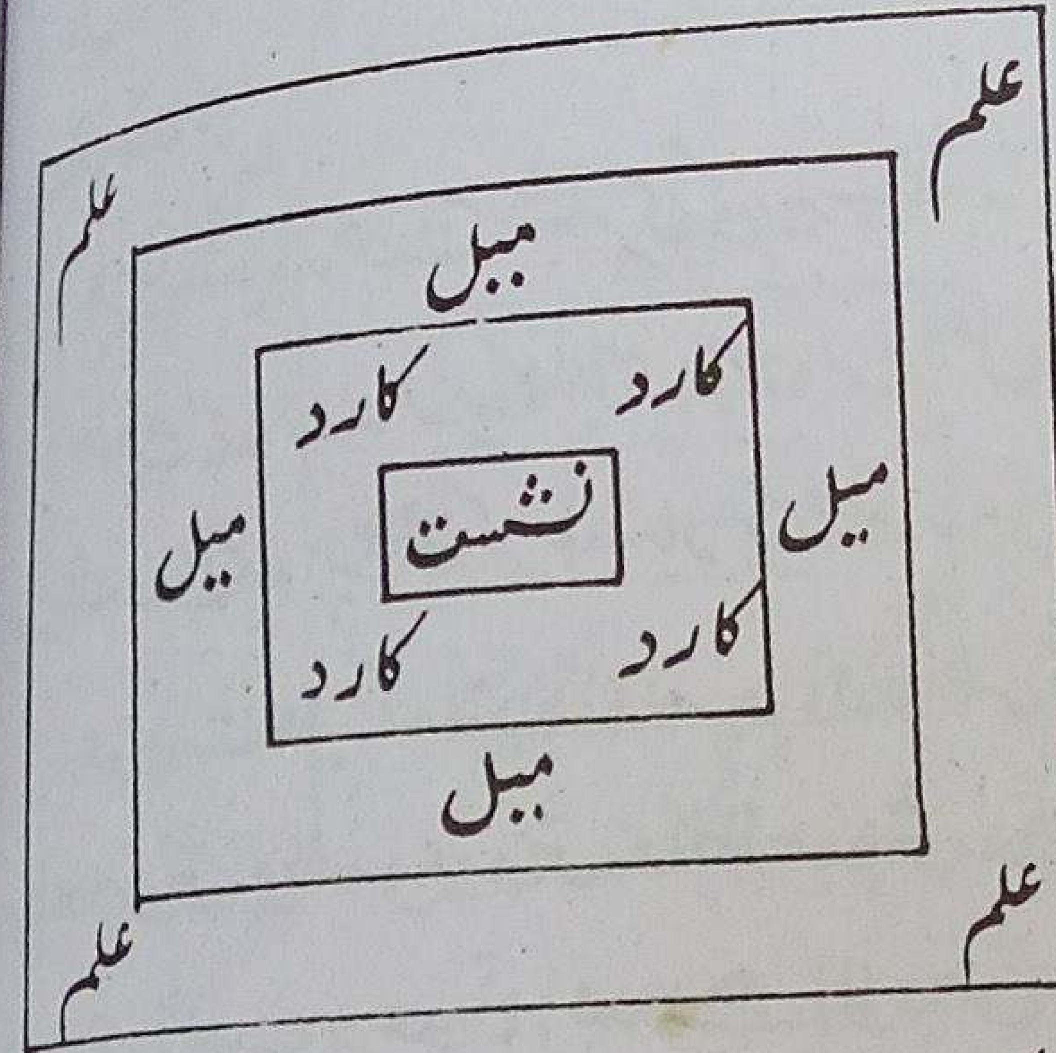
مدت اس عمل کی کل تین سو چھیاسٹھ دن ہے

فوائد اس عمل تسخیر کے یہ ہیں کہ عامل اس عمل کا تمام مخلوق کے دلوں کا حال جانتا ہے وہ جس کی چاہے صعب سے صعب مشکل آسان کر سکنے پر قادر ہوتا ہے جس شخص کو چاہے ہزاروں کوس کی مسافت پر بلا سکنے پر حاوی ہوتا ہے۔ تمام علوم اس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ وہ فرشتوں اجنہ اور دیگر روحانیوں سے گفتگو کرنے اور ان کی گفتگو سمجھنے کی قابلیت

رکھنا ہے۔

تسخیر زحل

صورت مربع تسخیر زحل کے عمل کی یہ ہے۔



علم کا ڈنڈا درخت کنیر کی لکڑی کا ہو اور پھریرا حریر سیاہ کا، میل اور کارد ہیں لوہے کی ہونی لازم ہیں۔

خاتم تسخیر زحل کی یہ ہے۔



بخور تسخیر زحل کا یہ ہے۔

کندر سیاہ، پوست خشخاش سیاہ، لادن، عنزروت، پوست، مصبر سب کو ہم وزن پیس کر گولیاں بنائے اور چھ چھ مثقال صبح وشام روشن کرے۔

عزیمت یا دعوت زحل کی یہ ہے۔

مربع میں حریر سیاہ کا لباس پہن کر داخل ہو اور بخور روشن کرنے کے بعد نشست گاہ پر بیٹھ کر ۱۰۷ دفعہ پڑھے۔

عزمت علیکم ایھا الملک العظیم القاھر الجبار القادر

الوانی الشانخ الفعر کثیر الخطر عظیم الغضب ذوالفضل الکامل طرمعاش حموعیش توتوش طوش دردوش میطیش ھمیطیس اسلک ایھا الشیخ المقدم الساکن المتین بحق اناقلک العظام۔

جب مربع سے باہر نکلے یہ چاروں اسم پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔

یاعید لوش قرھو عبطیاش موشطھاں موعویوش

مدت اس عمل کی اکہتر (۷۱) دن ہے۔

فوائد: اس عمل تسخیر کا عامل زیر زمین دفینوں اور خزینوں کو دیکھ سکنے پر قادر ہوتا ہے جس لشکر میں ہو گا وہ لشکر فتحیاب ہو گا۔ وہ نظر خلائق میں عزیز ہو گا جو پتھر ہاتھ میں لے گا الماس بن جائے گا۔ یہ شخص سدا جوان رہے گا اور تمام عالم کی زبان سمجھے گا۔

باب ۱۲

کالدی کاہنوں کا سحر اسود

ستاروں کے عملیات و نقوش

کالدہ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں اب "ارض عراق" واقع ہے۔ دنیا کے اکثر تاریخ دان اس سرزمین کو گہوارۂ بنی نوع انسان قرار دیتے ہیں یعنی انسان سب سے پہلے اسی سرزمین پر ظاہر ہوا لیکن جدید ماہرین علم النسل کی رائے یہ ہے کہ بیک وقت کئی مختلف علاقوں میں مختلف انسان ظاہر ہوئے جو اپنی اپنی نسل کے باوا آدم ہیں۔ بہر خیر یہ موضوع علم النسل کا ہے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ سب سے پہلی بار تہذیب انسانی نے "ارض کالدہ" یعنی اس میدان میں جو کہ دجلہ و فرات کے مابین واقع ہے جنم لیا۔ ماہرین علم طبقات الارض کا بھی یہی خیال ہے کہ جو آثار قدیم تہذیب انسانی کے اس علاقے میں ملتے ہیں وہ شائد کرۂ ارض پر دوسرے ملنے والے آثار و باقیات سے زیادہ پرانے ہیں۔

علم اللہ پاک نے انسان کی فطرت میں ودیعت کیا ہے بلکہ شاید اسی علم کی برکت سے ہی انسان کو مسجود ملائک ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ قدیم زمانہ میں جب انسان کو تن ڈھانپنے کے لئے لباس بھی میسر نہ تھا وہ شواہد فلکیہ پر غور و خوض کیا کرتا تھا۔ شاہد فطرت سے منہ موڑ کر جب وہ شواہد غیر اللہ کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کی توجہ کو سب سے پہلے مرعوب کرنے والے چاند، سورج، ستارے ہی تھے ان کے طلوع و غروب پر نور و ظلمت، سردی، گرمی اور بہار کی تبدیلیوں سے وہ اتنا متاثر ہوا کہ وہ انہی کو خدا اور اپنا خالق سمجھنے لگا۔ چنانچہ ان کو طرح طرح سے متشکل و متصور کر کے اس نے سب سے پہلے بت پرستی کو رائج کیا۔ قوم نوح ؑ بلکہ قوم ادریس ؑ و شیث ؑ کے بتوں کے ناموں میں ہیں نسر، یعوق، یغوث وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ ان میں سے تمام نر آسمان پر سیارگان و ثوابت کے باہم ملاپ سے بننے والی اشکال پر متصور کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ منزل قمری نسر (جس کے ستاروں کے باہم ملاپ سے نسر یعنی گدھ کی صورت بنتی ہے) کے تصور پر ہی ان کے بت نسر کی شکل و صورت تھی۔

قوم نوح ؑ کا مامن و مسکن بھی "کالدہ" کی سرزمین تھی اور پھر جب طوفان آیا اور تمام بسط ارض غرق آب ہو گئی تو بت پرست قوم بھی ساتھ تباہ و برباد ہو گئی۔ صرف وہ لوگ باقی رہ گئے جو نوح علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے لیکن طوفان کے دور ہونے کے بعد انہی لوگوں نے علم ثوابت اور سیارگان کو رائج کیا اور جب حضرت نوح ؑ کی وفات کے بعد قوم "کالدہ"

ایک دفعہ پھر کفر وطغیان میں غرق ہوئی تو اس پر کاہن و ستارہ شناس متصرف ہو گئے۔ ان کاہنوں میں ایک کاہن کا نام "حمورابی" تھا جو شان و شوکت میں اپنے وقت کے سلاطین و امراء سے بدرجہا زیادہ جاہ و حشمت رکھتا تھا۔

"حمورابی" نے کالدہ و آسوریہ دونوں اقوام کو باہم ملا کر ایک ملت کی بنیاد استوار کی جس کا مذہب ستارہ پرستی تھا چنانچہ ان لوگوں کے متعلق کلام مجید میں صابئین کا ذکر آیا ہے۔

حمورابی نے جس قوم کو متحد کیا اس کی حدود دریائے قارن سے دریائے نیل تک پھیلی ہوئی تھیں اور حمورابی بیک وقت اپنے وقت کا ایک عظیم الشان سلطان، ایک مذہبی پیشوا اور ایک متبحر عالم علوم مخفیات و روحانیات مانا جاتا تھا۔

بعض غیر ثقہ و متعصب تاریخ دانوں نے توریت کے دس احکام کو حمورابی کے مجوزہ قوانین سے گڈمڈ کر دیا ہے ان کے نزدیک حضرت موسیٰؑ کو پتھر کی سلوں پر بننے والی توریت دراصل حمورابی کے کتبے تھے جو اس نے کوہ طور میں جگہ جگہ کھدوائے ہوئے تھے۔ خیر یہ ایک مذہبی موضوع ہے ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ حمورابی ایک ستارہ پرست کاہن تھا اور اس نے ثوابت سے متعلقہ جو دعوتیں اور عملیات و نقوش پتھروں پر کھدوائے وہ آج بھی عراق و شام کے خرابات میں ملتے ہیں۔ یہ سب کے سب ثوابت سے منسوب ہیں۔

ان میں سے مشہور و قابل ذکر حسب ذیل ہیں۔

صالب :

اس ستارہ کو عرب ساحر "الدبران" کہتے ہیں اور عربوں سے اہل افرنگ نے یہ نام من وعن لے کر "اہل ڈابران" بنا لیا ہے۔ یہ ستارہ ۸ درجہ ۴۰ دقیقہ برج جوزا پر واقع ہے۔ کالدی ساحر یاقوت سرخ کو اس ستارے کا جوہر قرار دیتے تھے اور اس ستارے کے رب النوع یا موکل کی صورت ایک اڑتے ہوئے انسان کی شکل پر متصور کرتے۔ ان کے قرین اس ستارہ کے طلوع کے وقت اس موکل کی تسخیر کے اعمال سرانجام دیئے جا سکتے ہیں۔ خرابات تدمر اور طورسینا پر حمورابی کے کتبے اس ستارہ اور اس سے متعلقہ اعمال پر بہت کچھ روشنی ڈالتے ہیں۔

حمورابی کا ایک کتبہ حسب ذیل ہے۔

S 6 + × S ع ٩

"خط میخی" میں یہ کتبہ کالدی زبان کے مندرجہ ذیل منتر (دعوت) کو ظاہر کرتا ہے۔

"سان درا یودا صالب سلط عزّہ"

ترجمہ: اے سرخ آگ کی طرح چمکنے والے "صالب" ہمیں دولت اور عزت بخش۔

حمورابی لکھتا ہے کہ جو کوئی یاقوت سرخ گلے میں پہن کر اس ستارے کی پوجا کرتا ہوا اس منتر کو دس ہزار بار پڑھے گا اسے دولت و عزت نصیب ہوگی۔ حمورابی نے اس ستارے کا ایک نقش بھی تدمر کے ایک کتبے پر

کندہ کیا ہے اور وہ نقش یہ ہے۔

وہ لکھتا ہے کہ یہ نقش بھی حصول عزت و دولت کے لئے بہترین ہے لیکن وہ اس نقش کو سرخ پرندے کے خون سے لکھنا زیادہ پر تاثیر بتاتا ہے۔

یعوق

اس ستارہ کو عرب ساحر "الغول" کہتے ہیں اور اہل افرنگ "رسل باگ" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ ستارہ ۲۵ درجہ ۳ دقیقہ برج ثور پر واقع ہے، کالدی ساحر الماس کو اس ستارے سے منسوب کرتے ہیں اور اس کے مؤکل کی شکل ایک سر بریدہ انسان کی وضع پر متصور کرتے ہیں اور اس ستارہ کے طلوع کے وقت اس موکل کی تسخیر کا عمل سر انجام دیتے اور اس موکل سے سلاطین کے درباروں میں کامیابی حاصل کرتے۔ تدمر میں دریافت شدہ ایک کتبے پر اس عمل کا سارا حال کندہ ہے اور وہ یہ ہے۔

"ذرا ہتوا سا یعوق جاغار بوص شر دفا"

ترجمہ: اے شان و شوکت والے یعوق ہمیں حکام کا منظور نظر بنا۔ ہمیں طاقت ور بنا۔ بلاؤں کو ہم سے دور رکھ، دکھ

دینے والے کو دکھ پہنچا۔

حمورابی لکھتا ہے کہ جو کوئی الماس دائیں بازو سے باندھ کر طلوع "راس الغول" کے وقت اس منتر کو سات ہزار بار پڑھے۔ وہ حکام وسلاطین کا منظور نظر ہو جاتا ہے۔ بیمار ہے تو صحت مند ہو گا اور اگر سحر زدہ ہے تو سحر دور ہو گا بلکہ سحر الٹا سحر کرنے والے پہ واپس لوٹ جائے گا۔ حمورابی نے اس ستارے کا نقش بھی کتبے پر کندہ کرایا ہے جسے پہننے والا ہر قسم کے سحر جادو سے محفوظ رہے گا اور صحت درد منظور نظر سلاطین و حکام ہو گا۔

نقش معظم حمورابی یہ ہے۔

نسر

اہل عرب اسے "الغراب" کہتے ہیں۔ اہل افرنگ اسے "نوروی" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ ستارہ ۱۲ درجہ ۲۰ دقیقہ برج میزان پر واقع ہے۔ کالدی ساحر الماس اسود کو اس ستارے کا جوہر قرار دیتے ہیں اور ایک گدھ ایک سانپ یا ایک سیاہ فام حبشی کی صورت پر اسے متشکل کرتے ہیں۔ نزارت کے قریب ایک کھنڈر میں اس کے متعلق ایک کتبہ دستیاب ہوا ہے جس میں حمورابی نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کی پوجا کا منتر حسب ذیل بتایا ہے۔

"شہورا بلو مانسر شرا ہا طا خالما دانقی"

ترجمہ: اے اندھیرے کے بیٹے نسر ہمیں خوفناک طاقت بخش ہمیں ہمت دے، دشمن کو ڈراؤنے خواب دے اور اس کے جادو کو اسی کی طرف پھیر دے۔

حمورابی رقمطراز ہے کہ جو کوئی الماس سیاہ کو کمر میں باندھ کر "الغراب" کے طلوع کے وقت اس منتر کا تین ہزار بار جاپ کرے وہ قہرمانی قوتوں اور ہمت بلند کا مالک ہو جاتا ہے اور کسی کے سحر جادو کو اس پر پلٹ سکنے پر قادر ہوتا ہے۔ حمورابی نے اس ستارے سے متعلقہ جو نقش کندہ کرایا وہ حسب ذیل ہے۔



قہنب ؏

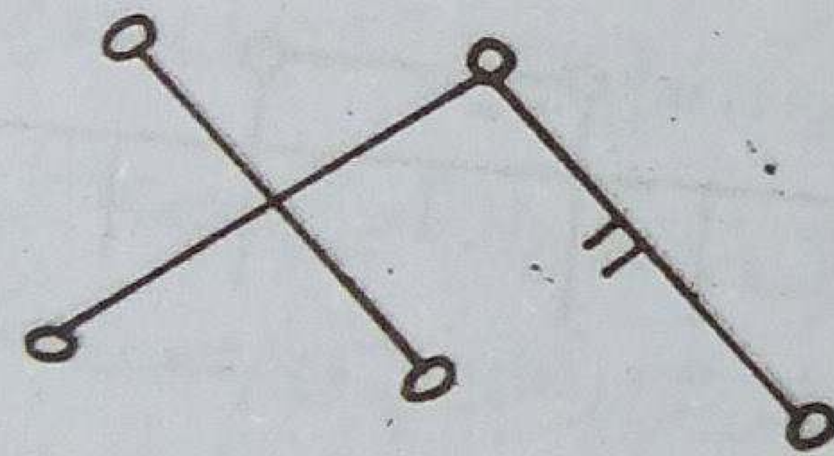
اہل عرب اس ستارے کو "الیننرالفکہ" اور اہل افرنگ "کہ دنا بوریاس" کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ ۱۱ درجہ ۱۰ دقیقہ برج عقرب پر واقع ہے۔ کالدی ساحر مشہور و معروف معدنی پتھر ٹوپاز یعنی عقیق زرد کو اس ستارے کا جوہر مانتے تھے اور اس کے موکل یا بت کو کبھی پر پھیلائے ہوئے مادہ عقاب یا پھر تاج زیب سر کئے ہوئے ملکہ کی صورت پر متشکل کرتے تھے۔ سینا پر دریافت شدہ کتبے پر اس ستارے اور اس کے موکل یا بت کی پوجا کا منتر حسب ذیل دیا گیا ہے۔

"تسون زار انفسا نو قرنب لاجفا دبیر طار د نفوض"

ترجمہ: اے بزرگ و برتر دیوی قرنب ہمیں نیکی محبت اور خوشنودی خلق عطا فرما۔

حمورابی لکھتا ہے کہ جو کوئی یاقوت زرد کو گلے میں پہن کر اس ستارے یا اس کی موکل کی پوجا کرتے ہوئے اس منتر کا جاپ گیارہ ہزار بار کرے گا وہ نیک و پارسا ہو گا۔ اگر عورت یہ عمل کرے تو اس کی عصمت محفوظ رہے گی غرضیکہ اس کا عامل عزیز یہ خلائق ہوتا ہے۔

حمورابی نے اس ستارے کے طلوع پر لکھا جانے والا مندرجہ ذیل نقش بھی کندہ کرایا اور اس کی تاثیر تالیف القلوب بتائی ہے۔



طارس ؏

عرب ساحر اس ستارہ کو "قلب العقرب" اور اہل افرنگ "انٹیٹرز" کہتے ہیں۔ یہ ستارہ ۸ درجہ ۲۹ دقیقہ برج قوس پر واقع ہے کالدی ساحر اس ستارہ کا جوہر گلمیدک نامی معدنی پتھر بتاتے ہیں اور اس کے موکل یا بت کو بچھو یا ایک آلات حرب سے آراستہ انسان کی صورت پر متشکل کرتے تھے۔ قدم

میں دریافت ہونے والے ایک کتبہ میں حموّرابی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

"بردمانو قاسا طارس حرودث تو بالقورادم"

ترجمہ: اے طارس ہمیں بدروحوں سے محفوظ رکھ اور ہمیں دشمنوں پر غالب آنے کی قوت بخش۔

حموّرابی لکھتا ہے کہ اگر کوئی گلمیدک اپنے دائیں بازو پہ باندھ کر ستارہ "قلب العقرب" کے طلوع ہوتے وقت موکل یا بت طاس کی پوجا کرتے ہوئے اس منتر کا ۱۳ ہزار بار جاپ کرے تو ایسے شخص کے دشمن تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اور وہ بدروحوں کو مسخر کرنے پہ قادر ہو جاتا ہے۔ حموّرابی نے اس مؤکل کا نقش بھی تحریر کیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

باب ۱۳

اہلِ یونان کا کالا جادو

شواھد فلکیہ کے طلسمی اعمال

یورپ کی قدیم یونانی تہذیب مشرقِ قریب کی قدیم ایشیائی تہذیبوں سے کو ہمسائیگی کا شرف زمانہ قبل از تاریخ سے حاصل رہا ہے۔ اہل یونان کی صنم پرستی تمام تر شواہد فلکیہ پر مبنی ہے وہ مشتری کو زئیس کہتے ہیں اور اسے تمام دیوتاؤں کا باپ مانتے ہیں اور یہ سچ ہے کہ مشتری قانون کیپلر کے مطابق وہ جرم فلکی ہے جس نے نظام شمسی کے باقی اجرام کو جنم دیا ہے یعنی کیپلر کہتا ہے کہ دوران نقائے تکوین میں سورج اور کوئی دوسرا جرم عظیم قریب آگئے۔ جس پر سورج کی کشش ثقل نے اس جرم فلکی کے مختلف حصص کو حباب وار اپنی طرف کھینچ لیا۔ یہاں تک کہ اس کا

ایک بہت بڑا حصہ باقی رہ گیا جو خود سورج کے گرد گھومنے لگ پڑا اور یہی وہ بڑا حصہ سیارہ مشتری ہے۔

خیر یہ ایک فلکیاتی موضوع ہے یونانی اور اطالوی مدرسۃ الفکر نے جہاں کئی سیارگان مشتری، زہرہ، شمس، قمر وغیرہ کو زئیس، افرودتی، اپولو، جونو وغیرہ کے لباس میں پوجا ہے وہاں اس نے ثوابت سے بھی مختلف اصنام وابستہ کئے ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل نہایت مشہور ہیں۔

اینڈرومیڈا: یہ دیوی زن وشوہر کے درمیان رشتہ محبت ومودت مضبوط کرتی ہے اور دو شریک زنا ہستیوں کو ایک دوسرے کے قریب تر لاتی ہے۔

اکولا: یہ پرانے تفاخر قائم رکھتی ہے اور نئے اعزاز بخشتی ہے۔

ارا: یہ عصمت پوری اور پارسائی بخشتی ہے۔

آرگوناوس: یہ دیوی پانی میں محافظت کے فرائض سرانجام دیتی ہے۔

کانس میجر: یہ موتی جھرہ کی بیماری کو دور کرتی تھی پلیگ کو دور کرتی ہے اور بہائم سے محفوظ رکھتی تھی۔

کاسی اوپیا: یہ دیوی کمزور اجسام کو تندرست بناتی تھی۔

قنطارس: یہ دیوتا صحت اور طویل زندگی بخشتا تھا۔

قیطس: یہ دیوتا اپنے عابدین کو خلائق کا منظور نظر بناتا تھا اور گمشدہ اشیاء واپس دلاتا تھا۔

سگنوس: یہ دیوتا تشنج کی بیماری کو دور کرتا تھا۔

ڈراکو: یہ دیوتا فریب کاری میں کامیابی بخشتا تھا۔

ہرکولیز: یہ دیوتا جنگ اور نزاع میں فتح بخشتا تھا۔

ہائیڈرا: یہ دیوی ذہانت اور دولت بخشتی اور زہر سے بچاتی تھی

لیپس: یہ دیوتا فریب اور جنون سے بچاتا تھا۔

اوفیوکس: یہ دیوی سانپ بچھو جانور گزندہ سے حفاظت کرنے والی تھی

اوری اون: یہ دیوتا جنگ میں فتح بخشتا تھا۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل سات دیوی دیوتا بھی یونانیوں کے طلسمی اعمال میں پوجے جاتے تھے ان کے اعمال حسب ذیل ہوتے تھے۔

عمل ارکچورس: ستارہ ارکچورس (سماک رامح) کے طلوع کے وقت اس کی طرف مشک و عنبر اور لوبان کی خاک پھینکتے ہوئے سات سو دفعہ مندرجہ ذیل منتر پڑھا جاتا تھا۔

"ڈس لابیمپر اٹرا ارکچورس اموا ساگوٹا"

اور پھر ایک ناچتے ہوئے آدمی کا پتلا بنا کر اس کی پوجا کرتے تھے اس طرح وہ سمجھتے تھے کہ ہم نے بخاروں کو دور کرنے کی قوت حاصل کر لی ہے اطالیہ، یونان، قبرص، مصر اور قریطش کے طبابت پیشہ حضرات یہ عمل اکثر کیا کرتے تھے وہ ایک تعویذ بھی اس امر یعنی بخاروں کے دور کرنے کے لئے دیا کرتے اور اس تعویذ کی تحریر حسب ذیل ہوتی تھی۔

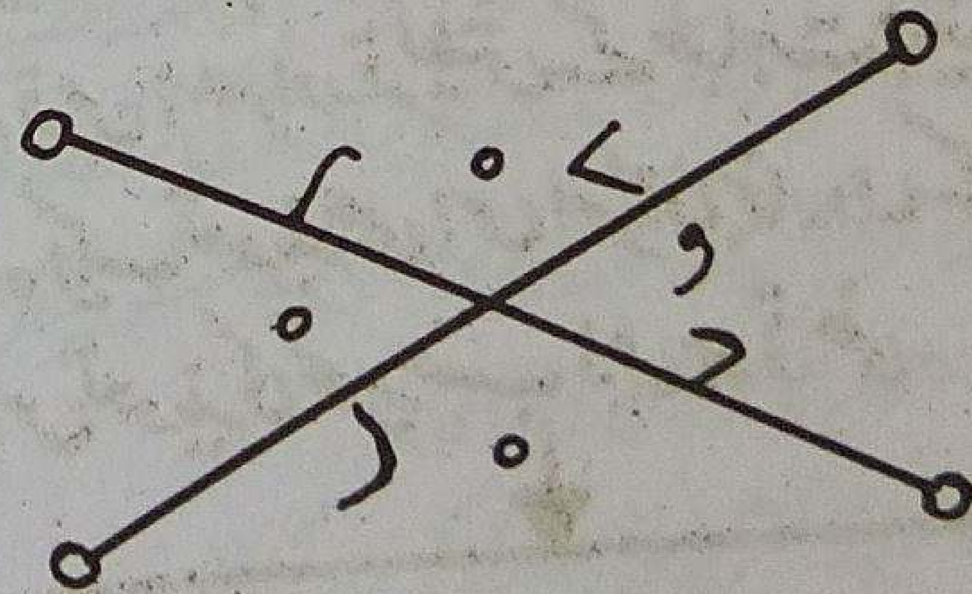
عمل کا پیلا

کا پیلا دیوی کی شکل ایک رقاصہ کی صورت پر متصور ہوتی تھی۔ یونانی ساحر جو تھریس کے سمندروں کے کنارو پر کا پیلا دیوی کے مندر بنا کر اس کی پوجا کیا کرتے تھے تسخیر خواتین وسلاطین و امراء کا ایک عجیب التاثیر عمل جانتے تھے چنانچہ انہی سے ہیلن کے عاشق نے اس کی تسخیر کے لئے عمل کرایا اور پھر اسے لے بھاگا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پیرس کی بین الاقوامی جنگ چھڑ گئی اور اس جنگ میں وقت کے بڑے بڑے سورما صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔

تھریس اور تھسلی کے ساحر کا پیلا دیوی کا سحر جگانے کے وقت مسلٹو یعنی نیاز بو کا بخور جلاتے اور مندرجہ ذیل منتر پانصد بار پڑھتے۔

"دائیولا کا پیلا اڑی امبراطورا ہوا سا گا چا"

اس عمل کے ذریعہ وہ خواتین سلاطین و امراء کو مسخر کر لینے میں کامیاب ہو جاتے۔ ٹیلی پولی کے ایک مندر میں کا پیلا دیوی کا جنتر بھی بطور تعویذ حُبّ دیا جاتا تھا اور وہ جنتر حسب ذیل تھا۔

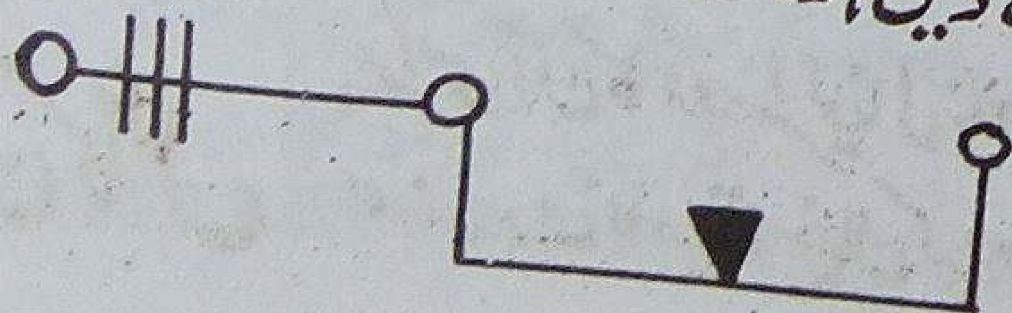


پلاتیڈیز کا عمل

پلائیڈیز شاہ اطلس اور ملکہ پلی اونی کی سات بیٹیوں کو عرف عام میں کہا جاتا ہے اور انہیں ڈائنا دیوی کی مصاحبت حاصل تھی۔ یہ سات کنواریوں کے سات بت ہوتے تھے جن کی پوجا مرض "اٹھرا" اور اندھاپن دور کرنے کے لئے کی جاتی۔ ویسے یونانی کاہن جن کے معبد اکثر تھسلی کی دلدلوں میں تھے۔ ان سات دیویوں کی پوجا کشف و کرامات حاصل کرنے کے لئے کرتے تھے۔ یہ عمل کرتے ہوئے وہ صندل اور زیتون کے خشک پتوں کو ملا کر بطور بخور جلاتے اور سات سو مرتبہ ان سات بتوں کے سامنے سر بسجود ہوتے ہوئے مندرجہ ذیل منتر پڑھتے۔

"لاڈسنوا ٹونائی ٹولا پلائیڈیز وائی لمپراٹہ ڈی گاڈز ڈز رونا کوننس"۔

ساحران یونان کا یہ خیال تھا کہ اس عمل سے روحیں اکٹھی ہو جاتی ہیں اور خوش ہو کر پجاری کو کشف و کرامات کی بے پناہ قوت بخش دیتی ہیں اور وہ اٹھرا اور آنکھوں کے جملہ امراض دور کر سکنے پر قادر ہو جاتا۔ ایتھنز کے جادوگر پلائیڈیز کا جنتر بھی اٹھرا کے مرض کو دور کرنے کے لئے دیتے تھے اور وہ جنتر حسب ذیل ہوتا تھا۔



پولارس کا عمل

پولارس مقدونیہ کے متوطن گوجروں کا دیوتا تھا ان کے پیشوا جادوگر کاہن لوگ ہوتے تھے جو اس دیوتا کی شکل ایک بچھڑے کے سر والے انسان کی وضع قطع پر متصور کرتے وہ اس دیوتا کی پرستش بالعموم اندھیری راتوں میں کرتے اور اس پرستش کے عمل کا عامل ارواح خبیثہ کو دور کرنے پر قادر ہوتا تھا۔ پولارس دیوتا کی پوجا کے عمل کے وقت وہ گوگل کا بخور جلاتے اور مندرجہ ذیل منتر دو ہزار بار پڑھتے تھے۔

"سرلا مہونا پولارس ڈس بیلا ڈوسنٹا روفا"

اوران کاہنوں نے پولارس کا ایک جنتر بھی ترتیب دے رکھا تھا جسے وہ مسافروں کا محافظ سمجھتے تھے جس طرح ہم لوگ سفر پر جانے والے کو اس کی محافظت کے لئے حضور سیدنا امام ہشتم علی رضا علیہ السلام کو ضامن قرار دیتے ہوئے ان کے نام کا سوا روپیہ مسافر کے بازوئے راست پر باندھتے ہیں۔ اسی طرح مندرجہ ذیل جنتر حفاظت بدوران سفر کے لئے مقدونی ساحر دیا کرتے تھے۔

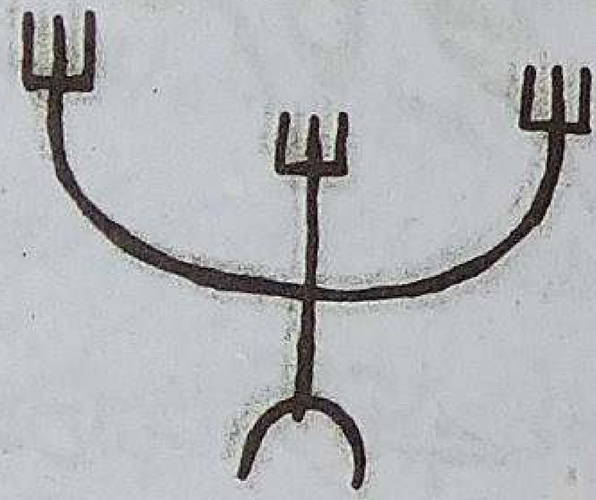
پراسی آن کا عمل

پراسی آن کا دوسرا یونانی نام پوسائیڈن ہے یہ سمندروں کا دیوتا خیال کیا جاتا ہے اس دیوتا کی

پوجا بالعموم سمندر کے کنارے ادا کی جاتی ہے۔ گلاب کی خشک پتیوں کا بخور جلاتے ہوئے مندرجہ ذیل منتر کا جاپ گیارہ سو مرتبہ کیا جاتا۔

" ذرا تو مانپورع پوسائیڈن گلوٹاپ سونا ئیو برا توٹانیوے "

اس عمل کا عامل دیوتاؤں کا منظور نظر خیال کیا جاتا اور اسے دیوتاؤں کی طرف جادو سحر کو سحر کرنے والوں پر پلٹ دینے کی قوت ودیعت ہوتی تھی۔ یونانی ساحر اس دیوتا کا ایک جنتر بھی ارواح خبیثہ اور امراض کو دور کرنے کے لئے دیتے تھے وہ جنتر حسب ذیل ہوتا تھا۔



باب ۱۴

فراعنۂ مصر کا سحرِ اسود

کلام پاک میں رب ذوالجلال ارشاد فرماتا ہے "ہم نے ہر اک شے کو پانی سے زندگی بخشی ہے۔" انسان کی تاریخ اس پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔ انسان کی قدیم و جدید تہذیب کا دار و مدار ہی پانی پر ہے۔ قدیم انسانی تہذیب بڑے بڑے دریاؤں کے کناروں یا سمندروں کے کناروں پر آباد ہوئیں۔ کلدانی، مصری، یونانی، لاطینی، ایرانی، بازنطینی، ہنود، اہل چین جو ازمنہ قبل از تاریخ سے تہذیب انسانی کے علم بردار چلے آتے ہیں۔ سب طویل و عریض دریاؤں کے کنارے آباد تھے۔

مصر کو تو آج بھی تحفۂ نیل کہا جاتا ہے۔ قدیم شاہان مصر فرعون کہلاتے تھے۔ فرعون قدیم قبطی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں جہاں کا نور۔ قدیم مصری اور قبطی حقیقت میں مصرائیم کی اولاد تھے جو حام بن نوحؑ

کی اولاد سے تھا۔ طوفان نوحؑ کے بعد حام بن نوحؑ کی اولاد ارض کلدان سے نکل کر جنوب مغرب کی طرف پھیل گئی اور اتنی پھیلی کہ اس کی وسعتیں رود نیل سے ٹکرانے لگیں۔ یہاں چونکہ زمین زرخیز تھی لہٰذا نیل کے کنارے کنارے بڑی بڑی بستیاں آباد ہونے لگیں جنہیں سب سے پہلے ارکسوس نامی سردار نے مسخر کر کے ایک باقاعدہ حکومت کی بنیاد ڈالی۔ ارکسوس ہی پہلا فرعون تھا۔ چونکہ اُن دِنوں بڑے بڑے آلات حرب ایجاد نہ تھے جن کی مدد سے قبائل کو بزور فتح کر کے یکجا و شیرازہ بند رکھا جاتا۔ لہٰذا ان کا کام روحانی قوت سے لیا جاتا اور سردار حاکم یا بادشاہ کو مظہر خداوندی سمجھا جاتا تھا۔ اسی اصول سیاست پر فرعون کو جہاں کا نور سمجھ کر خدا کا قائم مقام سمجھا جاتا تھا۔

فراعنہ مصر اپنی روحانی سربلندی قائم رکھنے کے لئے انسان کی ان قوتوں سے کام لیتے تھے جنہیں آج عرف عام میں استدراج، خرق عادت وغیرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان فراعنہ نے مختلف مظاہر قدرت جن میں ارضی و سماوی دونوں قسم کے مظاہر شامل تھے ارباب الانواع قرار دے کر خود کو ان کا اجارہ دار قرار دیا تھا۔ ان دیوی دیوتاؤں میں مشہور و معروف دیوی دیوتا رع، طوطمس، سیت، ارناطر، شموز، ممف اور قابس تھے۔ ان ساتوں کو قبطی کاہن سبع سیارگان پر بھی منطبق کر لیتے تھے۔ رع کو وہ شمس پر، طوطمس کو قمر پر، سیت کو مریخ پر، ارناط کو عطارد پر، شموز کو مشتری پر، ممف کو زہرہ پر اور قابس کو زحل پر منطبق کرتے تھے۔ اس طرح ان شواہد فلکیہ کے طلوع و غروب، عروج و زوال پر ان کے یہاں مختلف عبادات مقرر

تھیں اور ان مواقع پر وہ ان سبع کواکب سے متعلق قسم قسم کے سحر بھی کیا کرتے
رہتے تھے جن میں سے مندرجہ ذیل پانچ اعمال سحر اسود ان کے یہاں بڑی
اہمیت رکھتے اور ان کے عامل کو سفر و حضر میں بڑی قدر و منزلت حاصل
ہوتی تھی۔

ا۔ عمل رع

جس وقت شمس ستارہ ذنب الجدی سے مقرون ہوتا ان دنوں معبد رع میں جو اسکندریہ سے کچھ دور
ہٹ کر جانب مغرب دریائے نیل کے ڈیلٹا کی ایک شاخ پر واقع تھا
ایک بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ اس میلہ میں چالیس ڈونی، مارجورام نامی دو
جڑی بوٹیاں بڑی کثرت سے بکا کرتی تھیں۔ یہ بوٹیاں آج بھی دریائے نیل
کے دہانہ کی دلدلوں میں کہیں کہیں پائی جاتی ہیں۔ ان کو سلگانے سے ایک
عجیب وغریب خوشبو پھیلتی ہے جس کے اثر سے انسان میں قوت خود اعتمادی
پیدا ہوتی ہے۔ رع دیوتا کی بت کی شکل ایک انسان کی صورت پر ہوتی تھی
جس کا چہرہ مثل آفتاب کے درخشاں ہوتا ہے اور یہ بت ٹھوس سونے کا
تھا۔ اس بت پر سرخ بکری یا ہرن کی قربانی کی جاتی تھی اور عبادت کے وقت
مندرجہ ذیل منتر پڑھا جاتا تھا۔

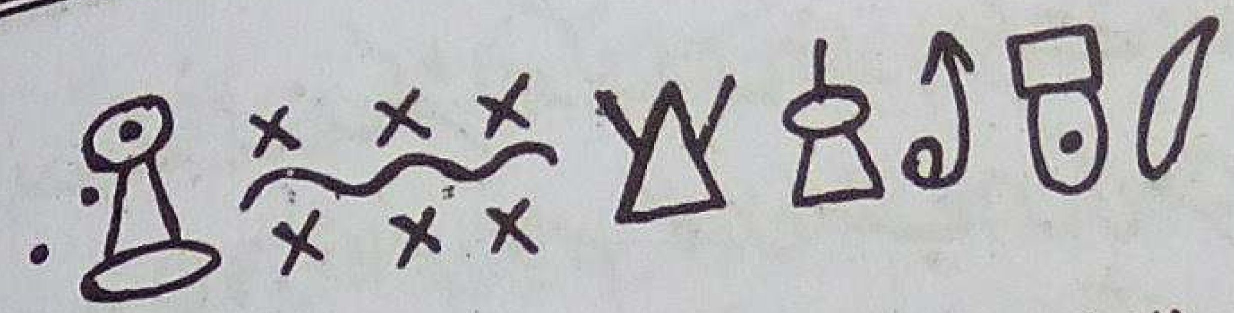
[illegible]

"تمزونارا کارع سربی مارجورام"
لے پرندوں کی اڑان سے بھی اونچے خدائے شمس ہم تیرے حضور میں
ہرن کی قربانی دیتے ہیں۔ مارجورام جلاتے ہیں تو ہم پر مہربان ہو۔

اس منتر کو دریائے نیل میں کھڑا ہو کر دس ہزار بار پڑھنے والا تسخیر شمس کا
عامل ہو جاتا ہے۔ بادشاہ، حکام، عوام، کاہن سب اس کی عزت و تکریم
کرتے اور وہ آسمان پر پرواز کرنے کی طاقت پالیتا تھا۔ وہ شخص صاحب
اثرونفوذ ہونے کے لئے آنکھ کے ایک اشارے سے دنیا کی تمام نعمتیں اکٹھی
کرسکتا تھا اور خدائے شمس سے ہم کلام ہو سکتا تھا اور تمام امراض کو صرف
چھو کر دور کرسکتا تھا۔ رع کے قبطی کاہن عمل رع سے متعلقہ ایک تعویذ
بھی دیا کرتے جو کشائش رزق، تسخیر حکام اور دافع امراض وسحر کے لئے تیر
بہدف ثابت ہوا کرتا تھا۔ تعویذ حسب ذیل ہوتا تھا۔

ب۔ عمل سیت

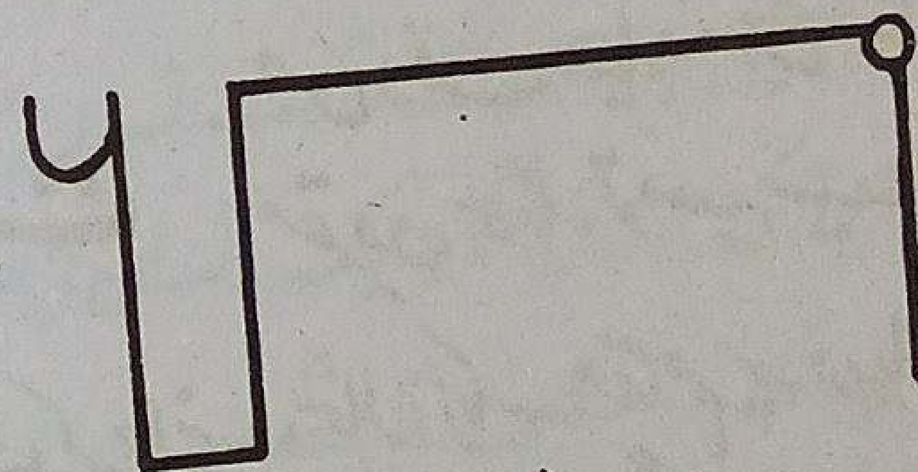
جس وقت سیارہ مریخ ستارہ قلب الاسد سے مقرون ہوتا۔ تو معبد سیت میں جو موجودہ قاہرہ
سے کچھ دور ہٹ کر جانب شمال ایک مقام پر دریائے نیل کے کنارے
تعمیر تھا۔ ایک بڑی دھوم دھام والا میلہ لگتا۔ اس موقع پر مریخ دیوتا کے
بت پر جس کی شکل ایک شمشیر بکف دیو کی سی ہوتی تھی اور اس پر نرگربہ
کی قربانی کی جاتی تھی یا پھر بعض مواقع پر انسانی قربانی بھی دی جاتی۔ اس
کی عبادت یا عمل کے وقت رومی مصطگی کا بخور جلایا جاتا تھا اور عبادت
اور عمل کے وقت مندرجہ ذیل منتر پڑھا جاتا۔
منتر یہ ہے۔



"نزبو قاضعان سیتامر بوشایو مانفرتتی"

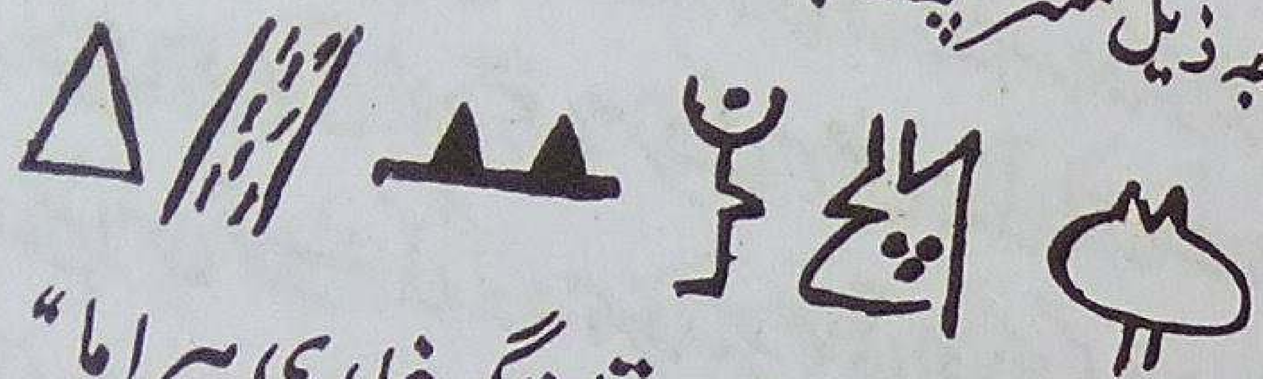
اے صاحب جلال وعظمت سیت ہم تیرے اور کورنگین کرتے ہیں تو ہمارے دشمنوں کو پامال کر۔

اس منتر کو دریائے نیل کے کنارے ارد گرد آگ روشن کرکے ایک نشست میں ڈیڑھ ہزار بار پڑھنے سے انسان اس کا عامل ہو جاتا اور وہ اکیلا ہزاروں لاکھوں کی افواج پر بھاری ہوتا ہے۔ جس شخص کو نظر بھر کر دیکھتا وہ وہیں بے ہوش ہو جاتا۔ قبطی کاہن مندرجہ ذیل نقش سیت، بغض وعداوت، مقہوری وہلاکت اعداء کے لئے بھی دیا کرتے تھے۔



ج: عمل شموز ستارہ شعری یمانی سے مشتری کے قران کے وقت آسوان بند کے قریب معبد شموز میں ایک بڑا بھاری میلہ لگتا تھا جہاں بالعموم سپیرے جوگی وغیرہ اور لوگ بھاری اکثریت سے اکٹھے ہوتے تھے۔ اس میلہ کے موقع پر شموز کی عبادت کی جاتی۔ شموز کی شکل و صورت بل ڈاگ کتے کی سی اور جسم انسان کا ہوتا تھا اس کی عبادت کے وقت لوبان کا بخور جلایا جاتا تھا اور خرگوش کی قربانی دی جاتی تھی اور

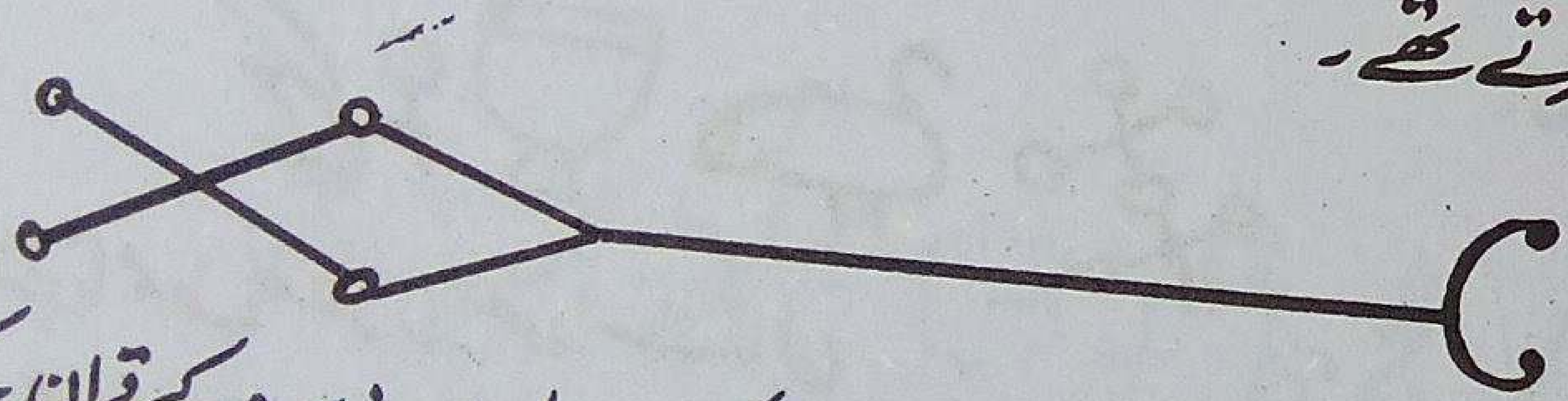
مندرجہ ذیل منتر پڑھا جاتا تھا۔



"شرونا شموز تیرا بانوحفتا ناگر خاری ہیراما"

"اے عظیم الشان شموز خرگوش تیری سواری کے لئے حاضر ہے۔ ہمیں عزت دے دولت دے اور بادشاہوں کی مہربانی عطا فرما۔

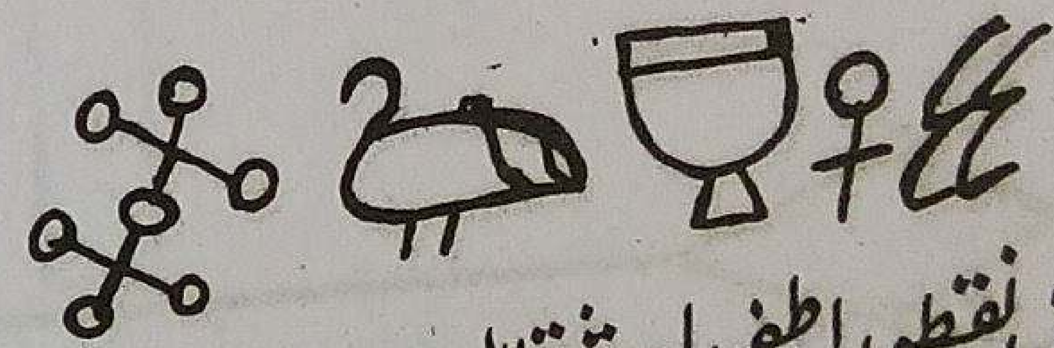
اس منتر کو کھلی فضا میں قران مشتری یا شعری یمانی کی ساعتوں میں بوقت نیم شب بارہ ہزار بار پڑھنے سے انسان اس کا عامل ہو جاتا۔ اسے مدفون خزانے نظر آنے لگتے اور وہ صورت بدلنے پر قادر ہو سکتا تھا۔ سلاطین و خواتین عظام اس کی تعظیم بجالاتے تھے۔ قبطی کاہن تسخیر حکام وسلاطین اور ترقی منصب وجاہ مال و دولت کے لئے مندرجہ ذیل نقش شموز نہیں دیا کرتے تھے۔



د: عمل ممف ستارہ سماک اعزل سے زہرہ کے قران کے وقت شہر ممفس میں ممف حسن وجمال کی مصری دیوی کے معبد میں ایک عظیم الشان میلہ لگتا تھا۔ اس میلہ میں دور دور سے حسین وجمیل دوشیزائیں اکٹھی ہوتیں اور اپنی مرادیں حاصل کرتی تھیں اس موقع پر انسان کی ذہنی وعملی عیاشی اپنے منتہائے کمال کو پہنچ جاتی تھی معبد

کے پاس ایک دیوار تھی جس کسی کے ہاں اولاد نہ ہوتی وہ برہنہ ہو کر اس دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو جاتی اور جس مرد کی مرضی ہوتی اس سے مواصلت کر لیتا اس طرح بالعموم اس عورت کی گود ہری ہو جاتی اور بچہ کو ممف یعنی مصری زہرہ کا انعام سمجھا جاتا تھا۔

ممف یا زہرہ کی عبادت کے وقت کراسولائی نامی ایک جڑی بوٹی سے تیار کردہ بخور کو سلگایا جاتا۔ اس سے ایک مدہوش کن اور مست و بے خود کر دینے والی خوشبو ساری فضا میں پھیل جاتی۔ ممف دیوی کا مجسمہ ایک حسین قتالۂ عالم دوشیزہ کی شکل و صورت اور وضع قطع پر بنایا گیا تھا، جس کو زرق برق لباس و زیورات سے ملبوس کیا گیا تھا اور اس مجسمہ کو ایک نہایت خوبصورت سفید رنگ بیل پر سوار کرایا گیا تھا۔ عبادت کے وقت جو منتر پڑھا جاتا ہے وہ حسب ذیل تھا۔



ذبوتا ممف نقطورا طفودا شتابل

اے حسین و جمیل ممف (زہرہ) تو سفید بیل پر سوار ہے۔ ایک جہاں تیری محبت میں سرشار ہے تو پرندوں کی اڑان سے بلند و بالا ہے۔ ہمیں زندگی بخش رزق دے اور محبت میں کامیابی عطا فرما۔

اس منتر کو کھلی فضا میں بیٹھے ہوئے چھ ہزار بار پڑھنے سے انسان ایک زبردست مقناطیسی قوت کا مالک بن جاتا تھا وہ طبقہ اناث کو پل بھر

میں تسخیر کر سکتا تھا اور لوگوں کی نظر سے مخفی ہو سکتا تھا۔ وہ تانبا چاندی سونا وغیرہ دھاتوں کی قلب ماہیت کرنے پر قادر ہوتا تھا۔

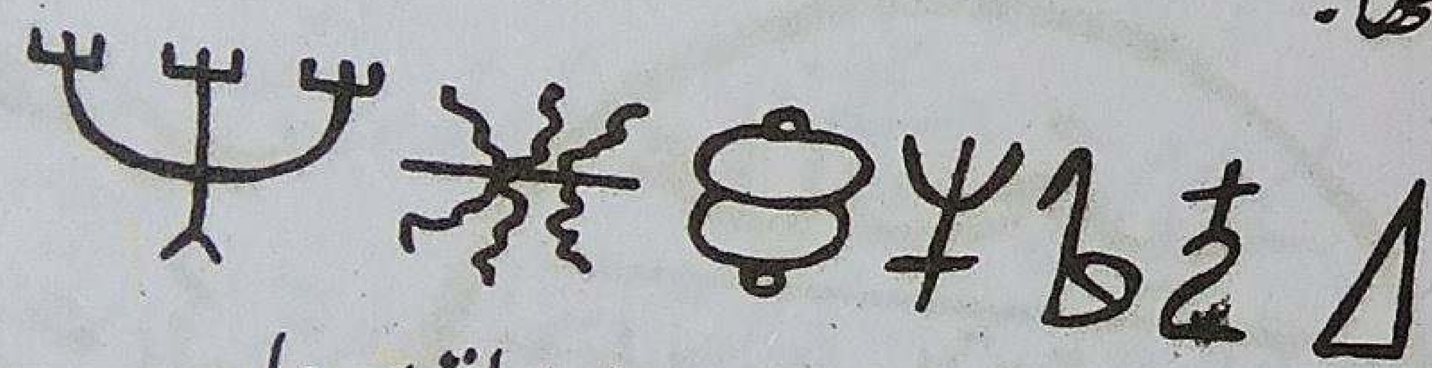
قبطی کاہن حب و تسخیر خواتین کے لئے ممف کا ایک نقش بھی دیا کرتے تھے اور وہ نقش حسب ذیل ہوتا تھا۔



ستارہ نسر واقع سے زحل کے قران کے وقت

۵: عمل قابس

خرطوم کے قرب و جوار میں معبد قابس میں ایک بھاری میلہ لگا کرتا تھا جس میں اہل علم اور تشنگان سرچشمہ حقیقت اکٹھے ہوتے اور قابس علم و فضل کے دیوتا کی پرستش کی جاتی۔ زندہ انسان کی قربانی دی جاتی اور مندرجہ ذیل منتر جگایا جاتا اور بخور اس وقت صندل و زعفران کا جلایا جاتا تھا۔



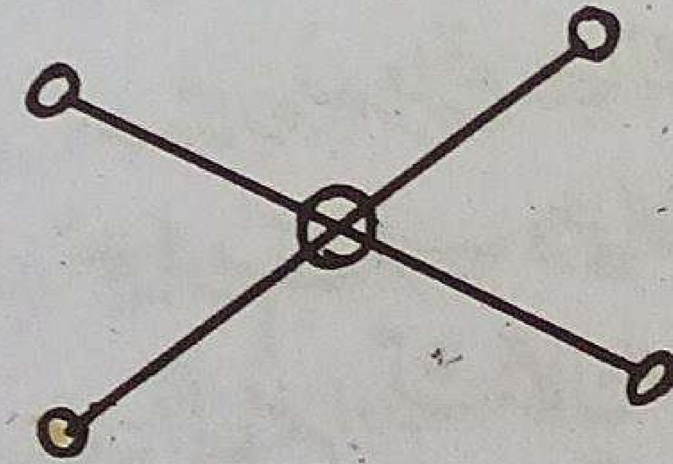
ہراما قابس زارون شاجہ وصفورا بارلق سرجا۔

اے قابس اعظم اے ارواح کے مالک، اے زراعت کے اگلنے والے اور بارش کے برسانے والے ہمیں فیضان روحانی بخش ہمارے چراغ روشن کر دے۔

اس منتر کو اٹھارہ ہزار بار دریائے نیل کے پانی میں کمر تک کھڑا رہ کر

پڑھنے سے مصری لوگ تسخیر زحل کا عمل سرانجام دیتے تھے اور اس عمل کا عامل طی الارض پر قدرت رکھتا اور پل بھر میں مشرق سے مغرب میں جا سکتا تھا وہ لوگوں کو فیضان روحانی بخش سکتا تھا اور دیوتاؤں کی مانند طاقت اور قوت رکھتا تھا۔ قبطی کاہن رفع امراض کہنہ کے لئے قابس کا نقش دیا کرتے تھے۔

نقش حسب ذیل ہوتا تھا۔



باب ۱۵

سحرِ بنگالہ

بنگالی جادوگروں کے حیرت انگیز شعبدے

بنگال اور آسام کا جادو دنیا بھر میں مشہور ہے۔ ممالک مغرب یورپ اور امریکہ میں جن ہندوستانی اہل کمال نے خراج تحسین حاصل کیا ہے وہ اکثر بنگال اور آسام کے رہنے والے تھے۔ بنگال میں ماقبل اسلام پال اور سین نامی خانوادوں کے مہاراج حکومت کرتے تھے۔ ان مہاراجوں کے دربار نامی ساحروں اور اہل کمال جادوگروں سے بھرے ہوتے تھے اور ان کے مابین اکثر جنگ و جدال ہوتے رہتے تھے۔ سلطان علاؤالدین خلجی اور حضرت محی الدین اورنگ زیب علیہ الرحمۃ کے عہد ہائے حکومت بالعموم ان بنگالی جادوگروں کی فتنہ پردازیوں کے قصوں کے باعث مشہور آفاق ہیں،

اورنگ زیب عالمگیرؒ کا فرستادہ صوبہ دار بنگال شہباز خاں مجبور ہو کر سنگنی فرقہ کے بنگالی جادوگروں کے تلامذہ میں شامل ہوگیا تھا اور آخر کسی عہد کی شکست کے باعث اسے اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے تھے۔

سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتیؒ کے نظر کردہ شہنشاہ جہانگیر کے دربار میں بنگالی جادوگروں نے جو شعبدے دکھائے تھے ان کی تعریف میں ہندوستان کا یہ مطلق العنان بادشاہ اپنی خود نوشت تزک جہانگیری میں رطب اللسان ہے۔

آسام کے قدیم البنیاد شہر گوہاٹی کے قریب لکھیا دیوی کا مندر ہے، جو کامروپ کے جادوگروں کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ ان جادوگروں کے متعلق مشہور ہے کہ وہ تبدیلی ہیئت کے عمل کے اندر ید طولیٰ رکھتے ہیں،

چنانچہ ادارہ آئینہ قسمت کے رکن رکین علامہ احمد المنجم نے خود کئی بار ان جادوگروں کے شعبدوں کے متعلق آنکھوں دیکھے محیر العقول واقعات سنائے ہیں بلکہ ۱۹۵۴ء میں بنگال کا ایک ہندو جوگی ادارہ آئینہ قسمت میں مجھے ملنے آیا۔ جب میں نے اسے کوئی کمال دکھانے کے لئے کہا تو اس نے جواب دیا کہ ادارہ کے دفتر میں کوئی شخصیت اسے گورمنتر کا جاپ کرتی نظر آتی ہے لہٰذا وہ یہاں کوئی کمال دکھانے سے قاصر ہے اور وہ گورمنتر کیا تھا جو میں اکثر شب بیدار ہو کر اپنے اجداد کے فیوض روحانی کا شغل کیا کرتا ہوں۔

اس مہاجوگی نے ہندوستان اور پاکستان کی بڑی بڑی عظیم الشان

ہستیوں کے سرٹیفکیٹ دکھائے جن میں اس کے کمال فن کا اعتراف کیا گیا تھا
اس کے چلے جانے کے بعد میں ایک دن حضور قبلہ و کعبہ سردفتر عارفان
حضرت بابا سید جیون شاہ زنجانی قدس سرہ العزیز (والد بزرگوارم) کے
ملفوظات دیکھ رہا تھا۔ ان کاغذات میں مجھے دیوناگری رسم الخط میں لکھے
ہوئے چند کاغذات نظر آئے جن کا ترجمہ میرے ادارہ کے مدیر معاون نے
جب کیا تو وہ بنگالی جادو کے شعبدوں کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ نکل آئے
یہ ملفوظات حضرت قبلہ مرحوم قدس سرہ العزیز کے ایک بنگالی معتقد
نے لکھے تھے جو بنگالی استدراج کا ماہر اجل تھا۔ ان تحریرات کا ترجمہ
حسب ذیل ہے۔

جوئے میں کامیابی

جس اتوار کو ابھجت نچھتر ہو اس سنیچر کی شام کو چار درختوں کو نیوتا دے
آئے پھر صبح کو جا کر ان کو جڑوں سے اکھاڑ لائے اور اپنے مکان میں لا کر خوب
اچھی طرح صاف جگہ پر بیٹھ کر اس کو گوگل کی دھونی دیوے پھر اس کو بطور
تعویذ بازو پر باندھے۔ انشاء اللہ جیت ہوگی۔

گرویدہ بنانا

اگر کوئی شخص کسی کو اپنا گرویدہ بنانا چاہے تو ذیل کے نقش کو بروز
جمعرات عروج ماہ میں انار کی قلم سے بھوج پتر پر لکھ کر آگ پر رکھے

اور اس نقش کو پڑھ کر ایک ہزار مرتبہ روزانہ دم کرے۔ ایک ہفتہ تک
یہ کام کرنے سے کامیابی حاصل ہوگی۔ نقش پر جس جگہ فلاں کا نام آوے
اس کا نام لکھنا چاہیئے۔ ۶ ۱۱ ۱۶
۱۱۳ ۱۱۹ ۱۱ ۱۱ ۱۱۹ ۱۱۷۔ اب
فلاں بنت فلاں در محبت و عشق فلاں بن فلاں فریفتہ و بے قرار ہو کر
میرے پاس فوراً چلا آوے یہ دھواں اپنی کشش سے اس کو یہاں
کھینچ لائے۔

دولت حاصل کرنا

"ادم شری مہالکشمی دیوی"
اس منتر کو حفظ کر لیں۔ پھر بڑ کے درخت کے نیچے بیٹھ کر چالیس روز
تک اس منتر کو ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ دھوپ اور چندن کو اپنے
پاس جلا دیں اور کوئی میٹھی چیز اپنے پاس رکھیں اور جاپ ختم ہونے پر وہ
شرینی بچوں کو دے دیا کریں۔ اس طرح چالیس روز میں لکشمی دیوی خوش ہو کر
داد دیتی ہے اور جس سے دولت حاصل ہوتی ہے۔

سانپ کو چلنے سے روکنا

مندرجہ ذیل ودھی کے مطابق نیچے لکھے ہوئے منتر کو پڑھے۔
ودھی: ایک کنکر زمین سے اٹھا کر فوراً اس پر مندرجہ ذیل منتر

پڑھے اسی وقت سانپ رک جائے گا۔

منتر: وجری وجری وجہ کواڑ وجری کیلو آس کیلوں پاس جری سا ہوئے خاک۔ میرا اکیلا پتھر کیلا چھوٹے نہ میرا اکیلا چھوٹے میری بھگت گرد کی شکست پھرو منتر الیشوداج۔

سانپ چلنے لگے

مندرجہ ذیل ودھی کے مطابق منتر کو پڑھیئے۔

ودھی: زمین پر سے کنکری اٹھا کر اس پر مندرجہ ذیل منتر پڑھے اور سانپ کو مارے تو سانپ چلنے لگ جائے گا۔ منتر کا اثر جاتا رہے گا۔

کیلن بھٹی گیلن واچہ بھیا کوچ
جاؤ سرب گھر اپنے چک پھو چاروماس

سانپ بھاگ جائے

مندرجہ ذیل ودھی کے مطابق نیچے لکھے ہوئے منتر کو پڑھے تو سانپ بھاگ جائے گا۔

ودھی: اس منتر کو مٹی کا ڈھیلا لے کر اس پہ پڑھ کر گھر میں پھینک دیں سانپ بھاگ جائے گا۔

منتر: اوم ویلا سرپ کلے سواہا اسیل کل سروپ کلائے سواہا۔

سانپ کا زہر دور ہو جائے

مندرجہ ذیل منتر کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر اس کے بعد کتبا کے دانتوں کو سفید سوت میں لپیٹ کر بازو پر باندھے زہر فوراً دور ہو گا۔

"اُدم شری کرت کیبرت سنجاؤ سواہا"

بھوت پریت پر قبضہ کرنے کا منتر

مندرجہ ذیل طریق کے مطابق ذیل کے منتر کا جاپ کرے تو بھوت پریت پر قبضہ ہو۔

ودھی کسی جنگل میں جا کر کیکر کے درخت کے نیچے سمادھی لگاوے، ایک اور خیال رہے کہ جنگل میں مولا نچھتر میں تین روز جاپ کرے (منزل قمری زنجانی جنتری ۸۸ء میں ملاحظہ کریں) دوسری بات یہ کہ ۱۰۸ بار ہر روز پڑھے۔ ایسا کرنے سے ہر چوتھے روز حاضر ہو کر درشن کرے گا اور کہے گا مانگو کیا مانگتے ہو جو مانگو گے فوراً مل جائے گا۔ دیر ہرگز نہیں ہو گی۔

منتر: ادم شری دھن بھون بھوتیشوری کم کر دھر سواہا۔

بھوت وغیرہ دُور کرنے کا منتر

مندرجہ ذیل عمل کو نیچے دیئے ہوئے طریقہ پر پڑھیں۔ بھوت دور ہو جائے گا۔

طریقہ : ایک مور چھل حاصل کر کے نیچے لکھے ہوئے منتر کو اس پر پڑھیں اور جھاڑ کریں۔ اس سے بھوت دور ہو جائے گا۔

منتر : ادم نوادم مہرین مہرین مہر دون نمو بھوت نا ٹینگا سمیت بھون بھو کان سادھے ہوئی۔

حاضرات کا منتر

اس نیچے لکھے ہوئے منتر کا ایک لاکھ بار جاپ کر کے اس منتر کو سدھ کرے اس کے بعد جس شخص کا دل میں تصور کرو گے فوراً حاضر ہو گا۔

منتر : ادم برین جامنڈے چال پر چول سواہا

دیوی ڈاکنی کو حاضر کرنے کا منتر

مندرجہ ذیل طریقہ کے مطابق منتر کا جاپ کریں۔ دیوی حاضر ہو گی جب کبھی سورج گرہن یا چاند گرہن لگتا ہو۔

گھی کا چراغ جلا دیں، تیل کا چراغ ہر گز نہ جلاویں ورنہ کام بگڑ جائے گا۔ چراغ جلانے کے بعد ایک لات پر کھڑے ہوئے ۱۰۸ مرتبہ مندرجہ ذیل منتر کا جاپ کریں۔ ڈاکنی حاضر ہو گی۔ اس کی ڈراؤنی شکل سے ڈرنا نہیں جو مانگنا ہو مانگ لینا۔ انشاء اللہ جلد حاضر ہو گی۔

منتر : ادم نمو چڑھو شور بیر دھرتی چڑھ جانا تپال چڑھ مک پال چڑھ ہاگ دیر ہنومت پر چڑھاؤ دھون سے پسلی چڑھو نسلی ہو یا

چڑھ رہیا ہون چھاتی چڑھ چھاتی ہے کھمیا کنٹھ چڑھ کنٹھ سے آلھ لکھ چڑھ مکھ سے جھاسے۔ چڑھ کان سے آنکھ، چڑھ آنکھ سے لاٹ، چڑھ لاٹ سے نیں چڑھ سیس سے کہاں سے چوٹی چڑھ ہنومان نرسنگھ بیر جل بیر سدھ بیر میکھ کر بیر آگیا۔ بیر سون سو بیر پر چڑھو۔

باب ۱۶

جادوگری ایران

ایرانی نسل کے اعتبار سے آریائی ہیں بلکہ بعض ماہرین علم الالسنہ کی یہ رائے ہے کہ لفظ ایران آریانہ سے بگڑا ہوا ہے اور آریانہ اقوام آریہ کے وطن کا قدیم نام تھا۔ چنانچہ ایران قدیم کی تہذیب قریب قریب وہی تھی جو قدیم ہندوستان کی تھی۔ یہ لوگ آگ، ہوا، پانی، مٹی اور عناصر اربعہ کی پرستش کرتے تھے اور اسی شمار کے مطابق ان کی قومی تقسیم بھی تھی بالکل اسی قسم کی قومی تقسیم ہندوؤں کے ہاں بھی پائی جاتی تھی۔

ہندو مت جس طرح علماء کا ایک خاص طبقہ ہوتا تھا۔ اسی طرح قدیم ایرانیوں میں بھی ایک خاص طبقہ تھا جو مذہب کا سربراہ خیال کیا جاتا تھا ان کو دناتیر کہا جاتا تھا۔ یہ لوگ پیش از زرتشت معابد پیشوا اور بعض ازاں تشت آتشکدوں کے منتظمین اعلیٰ ہوتے تھے۔ اس دور میں

پیر مغاں کہا جاتا تھا۔ لفظ مغاں ہی بگڑ کر یونانی لفظ ماگس بنا جس کا مطلب جادوگر ہے چونکہ ایران کی کیانی حکومت کے عہد عروج میں خطۂ ایران کے جملہ علوم مخفیہ انہی اعلیٰ منتظمین آتشکدہ کے گرد گھوم رہے تھے۔ لہٰذا ان پیر مغاں علماء کی علمیت ان کے خوارق عادات کارناموں کی شہرت جب ممالک افرنگ میں پہنچی تو وہاں کے لوگ انہیں جادوگر ہی خیال کرنے لگے۔

اسلام کی فتوحات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر جب ایران کے طول و عرض پر محیط ہوا تو ایران کے تمام آتشکدے بجھ گئے اور پیر مغاں اور ان کی جادوگری خس و خاشاک کی طرح بہہ گئی۔ یہ طوفانی ریلہ جب ذرا تھما تو ایران میں عیاشیوں کا دور دورہ تھا۔ یہ سلاطین گو عرب تھے لیکن عجم نواز ضرور تھے۔ ان کی مردم شناسی کہو یا علم دوستی۔ ان کی توجہات نے ایک دفعہ پھر ایران کے قدیم علوم کے تن مردہ میں ایک تازہ روح پھونک دی۔ پرانے پیر مغاں، برامکہ کے روپ میں نمودار ہوئے اور ایران کے قدیم علوم کا ایک دفعہ پھر ڈنکہ ایران کے طول و عرض میں بجنے لگا۔

اس وقت عرب سحر و ساحری جو زیادہ تر ارواح خبیثہ، اجنہ اور نحوست سیارگان سے متعلقہ مختلف اعمال پر مبنی ہے۔ ایران میں کافی سے زیادہ رائج ہو چکی ہے لہٰذا جدید عرب سحر و ساحری اور قدیم ایرانی جادو نے باہم مل کر ایک عجیب و غریب شکل اختیار کی۔ جسے آج

طول و عرض ایران میں حقہ سازی کہا جاتا ہے۔ حقہ سازی سے متعلقہ اعمال حسب ذیل ہیں۔

عمل اوّل

خدا کا نام لے کر ہُدہُد کو چوبیس روز قفس میں بند کرے اور حب السوسن کا دانہ کھلائے اور پانی کے بجائے گلاب پلائے اور پچیسویں روز سرخ تانبے کی ایک چھری لے کر جو پہلے سے بنوا رکھی ہو اور یہ طلسم اس پر جو اسم اعظم ہے کندہ کر لیا ہو۔ ایسے وقت میں جب کہ قمر خداوند طالع یعنی اس شخص سے جو عامل ہے متصل ہو اور قوی الحال ہو اور وہ طلسم یہ ہے۔

۸۶۱ ۱۱۱۱ ۵ ۵ و ۵ ۱۱۱۱ ۸ ۱۱۱۱ ۶ و ۱۱۱ح ۱۱۱۱ ۶ و ۱۶۱ دم

اور یہ طلسم اس سے بھی بہتر ہے

ام ۱۱۱ھ ۸۱۱ ۱۱۱۱ ۷ و ۱۱۱ح و ۱۱۱۱ ۷ و ۱۸۱ ۹ و دم

اس کے بعد "اھورامزدا افرد باگ" ۱۲ بار پڑھ کر اس چھری سے ہُدہُد کو ذبح کرکے اس طرح کہ ایک جستے کے برتن میں اس کا خون اکٹھا ہوتا جائے۔ ایک قطرہ خون کا اِدھر اُدھر نہ گرے۔ اس کے بعد ہُدہُد کے سر کو اس کے بدن سے جدا کرے اور دل کو علیحدہ کرے اور تاج کو قینچی سے کتر کر الگ رکھے اور دونوں بازو اور دم کے سب سے لمبے تین پروں کو بھی جدا نکال لے۔ پھر سر اور دل کو علیحدہ کرلے اور تاج کو بھی باقی پروں سمیت الگ کرے۔ باقی جو ہڈیاں رہ جائیں ان کو ہانڈی

میں ڈال کر چولھے پر رکھ دے اور نیچے آگ روشن کر دے۔ آگ یہاں تک جلتی رہے کہ ہڈیاں گوشت و پوست سے الگ ہو جائیں۔ اس امر کا خیال رکھے کہ کوئی ہڈی جلے نہ اور نہ ہی شکستہ ہو۔ ان ہڈیوں کو الگ الگ کرکے پانی کے بھرے ہوئے ایک شیشہ کے جار میں ڈالے اور دیکھتا رہے کہ کونسی ہڈی پانی کی تہہ میں جا بیٹھی ہے کونسی پانی کے اندر تیر رہی ہے اور کونسی پانی کی سطح پہ تیر رہی ہے۔ پانی کی سطح کے اوپر تیرنے والی سب سے بڑی ہڈی پانی کے اندر تیرنے والی سب سے بڑی ہڈی اور پانی کی تہہ میں بیٹھنے والی سب سے بڑی ہڈی کو نکال کر ہُدہُد کے خون، دل، تاج اور دم وغیرہ کے ساتھ الگ الگ رکھ لے اور ان ہڈیوں پر باقاعدہ نشان لگا دے تاکہ ان میں یہ تمیز ہو سکے کہ کونسی تہہ نشین ہے کونسی پانی کے اندر اور کونسی سطح آب پر تیرنے والی ہڈی ہے۔

اس کے بعد باقی جو ہڈیاں بچ رہی ہوں ان کو ایک شیشہ کے برتن میں بند کرکے گل حکمت کر دے اور آگ جلائے اور ان کی راکھ بحفاظت رکھے۔ اس راکھ کا نام رمادِ اوّل ہے۔ خاصیت اس کی یہ ہے کہ انسان کو جس صورت میں چاہے بنا دے۔ اس عمل میں بخور اصل ہے جس کی ترکیب یہ ہے۔

حب الخروع، حب الآس، حب الوردد اور حب بیروج ایک ایک درم۔ ہر ایک کو جدا جدا خوب باریک پیسے یہاں تک کہ مثل غبار

ہو جائیں۔ اس کے بعد ان سب کو ملا لے۔ جتنی مقدار ان چاروں کی ہو اتنی مقدار میں رماد اوّل ان میں ملا دے اور بقدر ضرورت فصد انسانی کا خون ان میں ملا کر خمیر کرے اور گولیاں بنا کر رکھ لے۔ پھر جب عمل کرنا مقصود ہو تو ایک گولی گلاب اور فصد انسانی کے خون میں گھس کر سیاہی تیار کرے اور کنیر کی قلم لے کر اس میں مندرجہ ذیل عبارت حریر سفید پر لکھے۔

اور بارہ دفعہ کہے "اہورمزدا فروباگ" اور جس شخص کو جس پرندہ یا حیوان کی صورت بنانا مقصود ہو اس پارچہ حریر کو اس پر مار کر کہے "بصورت فلاں پرندہ یا حیوان اختیار بکن" پس وہ وہی صورت اختیار کرے گا۔

عمل دوم

عمل متذکرہ بالا میں جو ہڈی پانی کی تہہ میں بیٹھنے والی ہے وہ خاکی مزاج رکھتی ہے۔ اس کے موکل کا نام وَرَت ہے اور عمل اس کا معدنیات، نباتات کوہ و صحرا کے متعلق ہوتا ہے۔ اس کی ایک مہر بھی ہے جسے مہر اطاعت بھی کہتے ہیں اور یہ مہر اس عمل میں بمنزلہ عزیمت کے ہے پس اس مہر کو مع اسم روحانیت یعنی موکل کے نام کے ساتھ متذکرۃ الصدر استخوان پر لاجورد سے لکھے۔ وہ اسم یہ ہے "اہورا مزدا ورت" اور وہ مہر یہ ہے۔

اور جب عمل کرنا چاہے تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک بڑا طشت تانبے یا پیتل کا لے کر یہ ہڈی اس میں رکھ دے اور صاحب یوم و ساعت سے مدد کامرانی کے لئے مانگے اور ۵۱ بار اسم متذکرۃ الصدر "اہور مزدورت" پڑھے۔ وہ طشت حاضرین کی نظروں سے غائب ہو جائے گا اور جب تک وہ ہڈی کو طشت میں سے نہ اٹھائے گا۔ طشت غائب ہی رہے گا۔

عمل سوم

وہ ہڈی جو پانی کے اندر تیرتی رہتی ہے۔ ہوا کا مزاج رکھتی ہے اور اس کے موکل کا نام "زاوان" ہے۔ مہر اس کی عمل کی یہ ہے۔

اسم اس عمل کا مندرجہ ذیل ہے۔ "اہورا مزدا زادان"۔ اس ہڈی کے اعمال، ہوا، برق، ابر اور پرندگان میں ہیں مثلاً جب کوئی شخص یہ دکھاتا چاہے کہ وہ گویا آسمان پر چڑھ رہا ہے تو اس ہڈی پر مُہر مع اسم روحانیت تحریر کرے اور ایک رسی آسمان کی طرف پھینک کر صاحب یوم و ساعت سے مدد مانگے اور ۴۹ بار کہے۔ "اہورا مزدا زاوان بگیر چشماں" اور پکار کر کہے اے حاضرین مجلس دیکھو میں آسمان پر جاتا ہوں۔ لوگوں کو

ہی نظر آئے گا جیسے وہ آسمان پر رسی کے ذریعے جا رہا ہے حالانکہ وہ وہیں بیٹھا ہوگا اور سب لوگ اس ہڈی کے تصرفات پر متحیر ہو رہے ہوں گے۔

عمل چہارم وہ ہڈی جو پانی کے اوپر تیرتی رہتی ہے آتشی مزاج رکھتی ہے اس کے موکل کا نام "مہران" ہے اسم اس ہڈی کا مندرجہ ذیل ہے۔

"اہورا مزدا مہران"

مہر اس کی یہ ہے۔

اور عمل اس ہڈی کا معاملات آتشی میں ہی ہوتا ہے مثلاً اگر یہ دکھانا مقصود ہو کہ آتش عظیم روشنی ہے اور عامل اس کے بیچ میں بیٹھا ہے اور آگ سے کھیل رہا ہے تو اس ہڈی پر بطریق مذکورہ بالا اسم روحانیت اور مہر لکھ کر بیالیس ۴۲ بار کہے۔

اور اس کے بعد صاحب یوم و ساعت سے مدد مانگے اور لوگوں کو پکار کر کہے "ملاحظہ کریں میں آگ میں جاتا ہوں" اس وقت لوگوں کو ایک بڑی آگ دکھائی دے گی اور سب کو نظر آئے گا کہ عامل آگ میں چلا گیا ہے اور وہاں آگ سے کھیل رہا ہے حالانکہ وہ وہیں موجود ہوگا۔

باب ١٧

ماورائے خطِ استوا کا سحرِ اسود

ماورائے خطِ استواء بحر الکاہل کے مونگے کے جزیرے نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، مجمع الجزائر شرق الہند کے جزیرے، جنوبی افریقہ اور جنوبی امریکہ کے ممالک واقع ہیں۔ زمین کے اس حصے کی اصل آبادی سیاہ فام حبشی ہیں۔

آدم و حوا کی یہ ننگ دھڑنگ تہذیب و تمدن سے عاری اولاد متنوع قبیلوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ہر قبیلہ اپنی خاص صفات کے لئے مشہور ہے۔

ان سیاہ فام ابنائے آدم کے ماہرین روحانیات اسی قسم کے لوگ ہوتے ہیں جیسے کہ ہمارے ہاں دم جھاڑا کرنے والے نیم حکیم ہوتے ہیں اور یہ مقامی طور پر جادوگر حکیم کے نام سے مشہور ہوتے ہیں۔

جادوگر حکیم پیدائش مرض کا سبب بھوت پریت، ارواح خبیثہ، جونز یا دیوتاؤں کی ناراضگی بتایا کرتے تھے چنانچہ بھولے بھالے عوام کو اسی ڈھنگ سے مرعوب کر کے یہ لوگ سیاسی قوت حاصل کر لیتے ہیں اور اپنی من مانی کارروائیاں کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔

ان لوگوں کے ہاں سحر کو ایک انفرادی حیثیت بھی حاصل ہے اور مندرجہ الصدر علاقوں میں اکثر جادوگر ڈاکٹر پیدائش امراض کا سبب سحر قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک ساحر اور جادوگر ان اشخاص پر جنہیں وہ تکلیف کا شکار بنانا چاہتے ہیں نہ صرف براہِ راست جادو کے الفاظ پڑھ کر پھونکتے ہیں اور بری نظر کا شکار کر لیتے ہیں بلکہ ان کے ناخنوں اور بالوں وغیرہ پر بھی جادو کر کے انہیں مبتلاء امراض و آلام کر سکتے ہیں۔ یہ خیال ہندوستان کے بعض قدیم ہندو فرقوں اور صوبجات متوسط و دکن وغیرہ میں کسی قدر مختلف صورتوں میں اب بھی پایا جاتا ہے اور دیہات کے علاوہ شہروں میں بھی کم و بیش موجود ہے۔ کچھ عرصہ ہوا "گلوب" ایجنسی کی وساطت سے یہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ ہندوستان کے اکثر حصوں میں لوگ اب تک جادو پر یقین رکھتے ہیں۔ اس کا ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہے جو ضلع پٹنہ کے ایک شہر میں ہوا ہے جہاں ایک پچپن سالہ بوڑھی عورت کو اس علاقہ کے لوگوں نے کنوئیں میں پھینک کر ہلاک کر دیا۔ یہ عورت کئی سال سے جادوگری کے لئے بدنام تھی اور بہت سے بچوں کی موت کی ذمہ دار گردانی جاتی تھی۔ لوگوں نے یکا یک مشتعل ہو کر اسے موت کے

گھاٹ اتار دیا اور اس کی وجہ ایک نو سالہ لڑکی کی اچانک موت تھی جس کی ذمہ دار گردانی گئی تھی۔

تسمانیہ (آسٹریلیا) برما، ملایا اور مڈغاسکر (جنوبی افریقہ) کی بعض قدیم اور جاہل اقوام ایسی ہیں جو مردہ اشخاص کی روح کو پیدائش امراض کا باعث قرار دیتی ہیں اور ان ارواح خبیثہ کے ذریعہ طرح طرح کے اعمال سحر منسوب کرتی ہیں۔

وحشی جادوگر ڈاکٹر عام طور پہ دو طرح سے جادو کیا کرتے تھے۔

۱۔ یہ فرض کر کے کہ علت اور معلول میں کافی مشابہت ہوتی ہے یعنی کسی عمل کی نقل سے اصل ظہور پذیر ہوتا ہے۔ مثلاً کسی پتلے کی ٹانگ یا ہاتھ توڑنے سے دشمن کا وہی عضو توڑا جا سکتا ہے گویا اشیاء کی ہیئت کے ہمراہ ان کی اصلیت بھی مشترک سمجھی جاتی ہے۔

جادو کے اس طریقہ کار کا ایک عمل نہایت مشہور ہے یعنی ایک پتلا بنا کر اس میں سوئیاں چبھو دی جاتی ہیں اور پھر جس کو تکلیف دینی مقصود ہو اس پتلا کو اس کی راہ میں جلا دیتے ہیں اس طرح ان کے اعتقاد کے مطابق ان کے دشمن کی روح جل جاتی ہے۔

۲۔ ان کے جادو کا دوسرا طریقہ کہ دشمن کے بال یا ناخن لے کر ان کو جلا دیا جاتا ہے اور اس طرح اعتقاد کر لیا جاتا ہے کہ دشمن کی روح جل گئی ہے۔ اس طریقہ کا اصول یہ ہے کہ وہ اشیاء جن کا آپس میں کبھی تعلق رہا ہو دائمی طور پہ ایک دوسرے سے منسلک ہو جاتی ہیں۔

ذیل میں ان وحشی جادوگر ڈاکٹروں کے چند عمل درج کئے جاتے ہیں۔

عمل حُبّ

جس لڑکی کو بس میں لانا ہو اس کے سر کے بال یا دس ہاتھ کی انگلیوں اور دس پیر کی انگلیوں کے بیسوں ناخنوں کو لے کر کسی پھول میں لپیٹ لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس لپیٹے ہوئے پھول کے پتے کو دھوپ میں سکھا لیا جاتا ہے اور جب یہ اچھی طرح خشک ہو جائے تو جادوگر ڈاکٹر اس کو پیس کر سرمہ کر لیتا۔ اب جونہی کہ ہلال طلوع ہوا اس سرمہ کو جلتے ہوئے شعلوں کی نذر کر دیا جاتا ہے اور جادوگر ڈاکٹر ہلال کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ منتر پڑھتا ہے۔

"ہولائے زونا عاشق کرونا لائے دومک سلئے (یہاں اس لڑکی کا نام لیتا ہے) بولوچک رابا تونی رادومک سائے (یہاں طالب کا نام لیتا ہے)"

اس کے بعد اعتقاد کر لیا جاتا ہے کہ وہ لڑکی اب چند دن میں ہی طالب کے قبضے میں آنے والی ہے۔ چنانچہ اکثر اوقات ایسا ہی ہوتا۔

عمل ہلاکت دشمن

اس کے لئے جادوگر ڈاکٹر ایک پتلا تیار کرتا ہے۔ یہ پتلا یا تو پرانے کپڑوں کا ہوتا ہے جس میں پرانی روئی بھری ہوتی ہے یا پھر موم کا پتلا تیار

کیا جاتا ہے اس کے ان مقامات پر سوئیاں گاڑ دی جاتی ہیں جو انسان کے جسم میں سوراخ کا مقام رکھتے ہیں یعنی دو آنکھ کے، دو کان کے، دو ناک کے نتھنے، ایک منہ ایک مقعد اور ایک سوراخ آلۂ تناسل یعنی کل نو ۹ مقامات پر سوئیاں گاڑ دی جاتی ہیں۔ اس کے بعد اسی پتلا کو اس شخص کی گزرگاہ میں جلا دیا جاتا ہے جس کا ہلاک ہونا منظور ہوتا ہے چنانچہ اس کے چند ایام بعد ہی وہ شخص نشانہ تیر قضا ہو جاتا ہے۔

عمل بغض و عداوت

یاد رہے کہ متذکرۃ الصدر ممالک الجزائر میں مار کژدم وغیرہ جانور ان ایذا دہندہ کی افراط ہے یہاں ایک بچھو اس قسم کا پیدا ہوتا ہے جو نیش مارے تو پل بھر میں ہاتھی کو بھسم کر دے۔ اس بچھو میں ایک تاثیر یہ بھی ہے اس کے تیل سے تانبا وغیرہ مردہ دھاتوں میں روح پیدا کرنے کا کام لیا جاتا ہے اور اسے اکسیر کا ایک جزو اعظم مانا جاتا ہے۔

اس بچھو کے جوڑے کو لے کر تنکوں کی ایسی ڈبی میں بند کر دو جہاں سے یہ نکل نہ سکیں۔ ایک ہفتہ ان کو اس ڈبیہ میں بند کرنے کے بعد نکالو اور ان کے مابین ایسے دو شخصوں کے بال رکھ دو۔ جن کے مابین بغض و عداوت ڈالنا مقصود ہو۔ اس کے بعد ان بالوں کو باہم ملا کر خوب بٹ لو اور ان سے ایک بچھو کے ڈنگ کو باندھ لو پھر دوسرے سرے سے دوسرے بچھو کا ڈنگ باندھو اور پھر اسی ڈبیہ میں بند کر کے زمین میں بند کر کے

زمین میں گاڑ دو۔ جب تک یہ بچھو زمین میں دفن رہیں گے اور باہر نکال کر الگ الگ نہ ہوں گے وہ ہر دو اشخاص جن کے بالوں سے وہ بندھے ہیں آپس میں ایک دوسرے کے جانی دشمن رہیں گے۔

ـــــ ـــــ ـــــ

من نہ گویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بین د کار آساں کن

(منجم اعظم)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۵۰
فون نمبر ۳۰۱۱۱۶
۳۰۲۲۲۷

ہماری مایہ ناز

فلکیاتی مطبوعات

استخارہ سجادیہ
مصنفہ حضرت ... صاحب

استخارہ قرآنیہ مع مجربات صدری
مترجمہ: حضرت منجم اعظم صاحب

مصباح المخفی (مکمل)
حصہ دوم (زیر طبع)
مصنفہ حضرت منجم اعظم صاحب
قیمت مجلد ۲۵ روپے

سحر اسود
مصنفہ حضرت منجم اعظم صاحب ربانی
قیمت مجلد ۵ روپے

مصباح النجوم
مصنفہ حضرت منجم اعظم صاحب

مصباح الاعداد
مصنفہ حضرت منجم اعظم صاحب

مفاتح الغیب (اردو ایڈیشن)
۱۰ روپے

مصباح الفراست حضرت منجم اعظم
المشہور دنیا والوں کے ہاتھ

آپ کی تاریخ ولادت؟
مصنفہ حضرت منجم اعظم صاحب
قیمت مجلد ۱۰ روپے

منیجر
مکتبہ آئینہ قسمت